انسان کی زندگی پر پتھروں کے گہرے اثرات

انسان اور قدرتی پتھر

صفدر شاہین

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام .... انسان اور قدرتی پتھر

مرتب .... صفدر شاہین

پرنٹر .... خالد پرنٹر

اشاعت 2002ء

ناشر .... ذیشان اکیڈمی

قیمت .... -/60 روپے

اسٹاکسٹ

سٹی بک پوائنٹ کتاب مارکیٹ نیو اردو بازار کراچی

پیش لفظ

پتھروں اور نگینوں سے انسان کا ہر دور میں تعلق رہا ہے نہ صرف محبت و عقیدت کا مظہر رہا بلکہ پتھر ہر زمانے میں بنی نوع انسان کی ضرورت بھی رہا ہے پتھر کو انسان نے نہ صرف آرائش حسن کے لیے اپنے بدن کی زینت بنایا بلکہ اسے گھروں، مسجدوں، مندروں، گرجوں، مقبروں، یادگاروں، تاریخی عمارتوں اور دوسری اہم تعمیرات میں بھی استعمال کیا۔ پتھر اپنے خواص و اثرات چمک دمک اور خوبصورتی کے سبب زیورات اور تعمیرات میں اب بھی بے دریغ استعمال ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

انسان کے پتھروں سے اسی تعلق کی بناء پر ہی میں نے کتاب کا عنوان ''انسان اور قدرتی پتھر'' تجویز کیا ہے۔ کیونکہ یہ تعلق ابدی ہے اور جب تک زمین پر انسان کا وجود باقی ہے، پتھروں سے انسان کا رشتہ برقرار رہے گا۔ سبب یہ ہے کہ انسان ہی نے اس بے جان چیز کو دریافت کیا، اس کی خصوصیات اور زندگی پر اس کے اثرات محسوس کیے اور پھر اسے نکھارا، سنوارا، تراشا اور چمکایا۔ اس کے لیے بھی انسان کو اپنی ذہانت، توانائی اور وقت کی قربانی دینا پڑی، تب یہ انسان کے لیے مختلف شعبوں میں استعمال کے قابل ہو سکا۔ پتھر سے انسان نے فائدہ اٹھانے کے لیے کتنی محنت اور جستجو و لگن سے کام لیا۔ اس کا اندازہ شاعر کے اس مصرے سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ۔

سو بار عقیق کٹا، تب نگیں ہوا

میں نے زیر نظر کتاب میں انسان کے اس قدیم ترین بلکہ ازلی ساتھی کے بارے میں بے حد ریسرچ کر کے اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کیا ہے۔ اگرچہ کرۂ ارض پر سب سے پہلا پتھر وہی کہلا سکتا ہے جو فرزند آدمؑ قابیل نے ہابیل کے سر پر مارا تھا لیکن اس کتاب میں اس پر بحث کرنے کی بجائے میں نے انسانی استعمال میں آنے والے قیمتی پتھروں کی ماہیت، فوائد، اثرات اور خصوصیات بتانے کی کوشش کی ہے تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

پتھر اور نگینوں سے دلچسپی رکھنے والے حضرات چاہیں تو ان پتھروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور اپنے لیے مفید نگینہ معلوم کرنے کے لیے جوابی لفافہ کے ہمراہ مجھے خط لکھ سکتے ہیں۔

صفدر شاہین

اللہ والی کالونی بلاک 6 پی ای سی ایچ ایس کراچی۔

Scanned with CamScanner

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قیمتی جواہرات	7	نیلم اور ہیرا (مبارک یا منحوس پتھر)	23
جواہرات کا جادو	9	حاضرات الحجر	25
پتھروں کا ابتدائی استعمال	9	نیلم (ماہرین جواہر کی رائے)	26
پتھروں کی تاریخی اہمیت	10	عقیق	28
جادوئی خصوصیات	11	سب سے بہتر عقیق	29
جواہرات بطور دوا	12	افعال و خواص	30
عشق و محبت کی نشانی	14	ارشادات نبوی ﷺ	31
پیدائشی پتھر	15	ارشادات بزرگان دین و آئمہ معصومین ؑ	32
پتھروں کے اثرات/ ادوائی جواہرات	16	اوپل	33
جدید سائنسی تحقیق	18	وزن، کثافت اور انعطاف	34
نیلم، نیلم کی اقسام	19	اصلی اور نقلی اوپل	35
نیلم کے رنگ	20	اوپل کے عناصر	36
طریقہ شناخت	21	ٹرانسپیرنٹ اقسام	37
نیلم کے طبی افعال	22	پہچان کے چند اصول	38

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
منحوس پتھر کا لیبل	39	سنگ ستارہ	64
اوپل کی مشہور اقسام کے خواص	40	بلڈاسٹون	65
اوپل کے خواب اور تعبیر	42	مرجان	66
قدیم رومن عقائد	44	پکھراج	73
اوپل کی قیمت	45	بیروج	78
زبرجد	46	زرقون	81
ماہیت	47	ایمے تھسٹ	84
مقدار شرباء	48	مرواریڈ یا موت	87
زبرجد کے کیمیائی عناصر	49	حجرالیہود	93
تاریخی اہمیت وحیثیت	50	الیگزینڈرائٹ	96
چند مشہور پتھروں کے طبی وسحری خواص	51	روا کھ	97
یاقوت سرخ	51	زرنجف	99
زمرد	52	حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد	100
لاجورد	53	پریڈٹ	100
عقیق	55	علم نجوم سے تعلق	101
فیروزہ	57	سنگ یشب	102
حجرالشمس	58	طبی خواص	103
ترمری	59	اپی ڈوٹ	104
سنگ سیم یا حجرالسیم	61	سنگ سلیمانی	106
سنگ حدید یا حجرالحدید	62	لہسنیا	108

قیمتی جواہرات کے اثرات وفوائد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا۔ مٹی زمین سے لی گئی اور زمین پر اللہ تعالیٰ نے مٹی کے ساتھ ساتھ اور بھی بے شمار چیزیں تخلیق فرمائیں جن میں پتھر بھی شامل ہیں۔ پتھر کا تعلق مٹی سے ہے اور مٹی کا آدم سے۔ پس ثابت ہوا کہ پتھر کا انسان سے بھی تعلق ہے اور یہ تعلق اس وقت قائم ہو گیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پتھر کا انسان کے ساتھ تعلق جتنا قدیم ہے اتنا کسی اور شے کا نہیں ہے یہ تعلق لاکھوں برس پرانا بھی ہے اور انتہائی قریبی تھی۔

حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت سے انسان اور پتھر کے درمیان جو رشتہ قائم کیا وہ وقت کے ساتھ ساتھ اہمیت اختیار کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ آج بھی یہ رشتہ موجود ہے۔ انسانی شعور نے ترقی کی اور پتھر کی رفاقت سے فوائد حاصل کرنا شروع کر دیے۔ پھر جب انسان نے پہلی مرتبہ چمک دار پتھر دیکھا تو اس کی چمک نے انسانی ذہن کو متاثر کیا اور وہ پتھروں سے محبت کرنے لگا۔

انسان کی پتھروں کے ساتھ محبت نے پتھروں کو ایک خاص مقام عطا کیا اور اسے ہیرے موتی کا درجہ دے کر اس کی اہمیت اور قدر و قیمت میں اضافہ کر دیا۔ نتیجے میں خاص اور اہم پتھر عام آدمی کی دسترس سے نکل گیا اور بادشاہوں اور امراء اور صاحب دولت لوگوں کے لیے مخصوص ہو کر رہ گیا۔ بادشاہ کے تاج کی زینت بھی بنا اور ملکہ کے زیورات میں بھی سجا۔

قدرت نے پتھر کو اس طرح اوصاف سے نوازا ہے جیسے اپنی دوسری تخلیقات کو جوہر عطا فرمائے ہیں۔ خاص طور پر پتھر کو قدرت نے انسان کے لیے پاک و محترم بنا کر جو عزت بخشی ہے وہ

اس کے تمام اوصاف پر بھاری ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ تعمیر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک پاک ومقدس پتھر خانہ کعبہ میں تنصیب کے لیے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اس قدر عزت بخشی کہ اسے عظیم پیغمبروں کے ذریعے دیوار کعبہ میں نصب کرایا اور مومنین کے لیے لازم قرار پایا کہ وہ اس پتھر کو چومیں۔ چنانچہ صدیوں سے مسلمان عمرہ اور حج کے ارکان کو بجالانے کے دوران اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں۔

خانہ کعبہ میں نصب ہونے کا شرف رکھنے والا یہ پتھر سنگ اسود ہے اور اسی فضلیت کے سبب انسان پر اس کا احترام واجب ہوا۔ انسان سے پتھر کا ساتھ جنت میں بھی رہا کیونکہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام جہاں رہے وہاں سنگ اسود بھی تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پتھر کو جو عزت وفضلیت عطا ہوئی۔ غالباً اس سے متاثر ہو کر انسانوں نے پتھر کے صنم بنائے اور اب تک انسان پتھر کے خداؤں کی پوجا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتوں کی پوجا سے منع فرمایا ہے لیکن آج بھی غیر مسلم اور گمراہ لوگ پتھر کو دیوتا بنا کر اس کی پرستش میں مصروف ہیں جو کہ شرک ہے اور شرک کرنے والا یقیناً کافر ہوتا ہے۔

پتھر سے انسانی محبت اور انس ہزاروں برس پرانا ہے۔ ہیرے جواہرات بھی پتھر ہیں اور ان میں خاص چمک ودمک ہوتی ہے۔ دور قدیم میں یہ چمک دار پتھر بادشاہوں کے تاج میں لگے ہوتے تھے۔ دنیا کا مشہور ومعروف پتھر کوہ نور ہیرا مغل فرمانرواؤں کے تاج کی زینت بنا رہا جو جنگ آزادی 1857ء کے بعد آخری مغل حکمران سے انگریزوں نے چھین کر ملکہ برطانیہ کے تاج میں لگا دیا تھا۔ اس پتھر کی اہمیت کا سبب اس کی شاندار چمک دمک تھا لیکن زمانہ قدیم میں انسان ایسے پتھر کو ان کے خواص کے سبب استعمال کرتا تھا۔ آپ نے سلیمانی انگوٹھی کے بارے میں اکثر ماورائی قسم کی باتیں سنی ہوں گی۔ اصل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس یہ انگوٹھی تھی جسے وہ مہر نبوت یا مہر حکمرانہ کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں بھی ایک پتھر جڑا ہوا تھا۔ یہ نگینہ یا پتھر انتہائی خوبیوں کا حامل تھا۔

انسان کو پتھر سے عقیدت ہر دور میں رہی اسی عقیدت ومحبت کا نتیجہ ہے کہ پتھر ہر زمانے میں انسان کی ضرورت بنا رہا اور انسان نے اسے محض آرائش حسن کے لیے جسم پر ہی نہیں سجایا۔ اسے تعمیرات میں بھی استعمال کیا۔ یہ گھر، مسجد، مندر، گرجا، مقبرہ میں نظر آتا ہے تو یادگاروں اور تاریخی

عمارتوں میں بھی اس کا بے دریغ استعمال ہوا ہے۔ اپنے خواص وتاثرات اور چمک دمک کے سبب یہ زیورات میں بھی استعمال ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

قیمتی پتھروں یعنی جواہرات کا انسانی تصرف میں آنا تاریخ سے ثابت ہے۔ دیکھئے اس کی ابتداء کیسے اور کب ہوئی۔

جواہرات کا جادو

زیورات میں پتھروں کے استعمال کی تاریخ

اگرچہ موجودہ دور معاشرتی لحاظ سے غیر یقینی حالات کا حامل ہے۔ مگر پھر بھی ہم میں سے چند ہی ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس کسی قسم کا کوئی پتھر نہ ہو۔ یہ پتھر عام طور پر زیورات میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن مرد حضرات زیادہ تر انہیں انگوٹھی میں استعمال کرتے ہیں۔

زیورات کو روحانی سچائیوں کی علامت کہا جاتا ہے۔ بالکل یہی بات قیمتی پتھروں کے بارے میں بھی مشہور ہے۔ کیونکہ فوری طور پر ان پتھروں کی قوت ہمارے تخیلات پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہمارے مزاج میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہے اس طرح ہمارے آس پاس کی دنیا بھی ہمارے لیے بدل جاتی ہے اور ہمارے حالات بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔

پتھروں کے عجیب وغریب اثرات کا صحیح طور پر اندازہ لگانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم بھی ان کو اسی نظر سے دیکھیں جس طرح ہمارے آباؤ اجداد ان کو دیکھتے اور اہمیت دیتے تھے۔

پتھروں کا ابتدائی استعمال

ابتدائی طور پر قیمتی پتھروں کو مرد اور عورت جسمانی آرائش وزیبائش کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی جانوروں کے پنجے اور پر بھی آرائش کے لیے استعمال کیے جاتے تھے چہرے اور جسم پر مختلف رنگوں سے نقش ونگار بناتے تھے۔ سر کی سجاوٹ کے لیے خاص لباس یا زیور وغیرہ تیار کرتے تھے مگر یہ تمام چیزیں ابتدائی زمانے سے ہی اپنے پہننے والوں کے دماغوں پر اثر انداز ہوتی رہی ہیں ایک زمانہ تھا کہ لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ زیور سے جو روشنی منعکس ہوتی ہے۔ وہ پہلے کسی پر اسرار طریقے سے سورج سے زیور میں جذب ہوتی ہے اور ہر قیمتی پتھر کسی نہ کسی طاقتور روح کا مسکن ہے۔ جبکہ جدید نظریہ، یہ ہے کہ ہر قیمتی پتھر کسی نہ کسی مخصوص روحانی طاقت کا حامل

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے۔

پتھروں کی تاریخی اہمیت

تاریخ کے بالکل ابتدائی دور سے قیمتی پتھروں کو زیورات کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ درحقیقت بحیثیت زیورات ان کا استعمال ان رنگین سنگریزوں کے ہاروں وغیرہ سے شروع ہوا جو ماقبل تاریخ کے مرد اور عورتیں پہنتی تھیں۔

قدیم مصری قیمتی پتھروں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ موتی کو زبردست جادوئی خصوصیات کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ملکہ قلوپطرہ نے سچے موتیوں کو پیس کر شراب میں ملا دیا تھا جو اس نے محبت کے نذرانے کے طور پر انیتھونی کو پیش کی تھی۔

بیرو کے قبیلے کے لوگ زمرد کی پرستش کیا کرتے تھے۔ نیلم نے چند پتھروں کے بھی تاریخ میں حیرت انگیز کردار ادا کیا۔ عہد وسطیٰ میں عیسائیوں کے بشپ نے ان خاص پتھروں میں نیلم کو اپنی مصفی انگشتری کے لیے منتخب کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ نیلم کو عورتوں کی پاک دامنی کی آزمائش کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ اگر عورت خراب کردار کی ہوتی تھی تو پتھر کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔

ایک مشہور نیلم جو قدیم گال یعنی فرانس کے حاکم چارل میگنے کی ملکیت تھی۔ اس کے انتقال کے کافی عرصے بعد اور اس کے تابوت سے نکال کر نپولین بونا پارٹ نے ملکہ جوزیفائن کو پیش کیا تھا۔ یہ پتھر سونے میں جڑا ہوا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ جس کے پاس یہ پتھر ہوا سے پوری دنیا کی حکمرانی مل جاتی ہے۔ چنانچہ جب یہ پتھر نپولین کے پاس نہ رہا تو اس کی قسمت نے بڑی تیزی سے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

اس طرح انگلستان کے سلطنت کے تاج میں جو لعل جڑا ہوا تھا اس نے بھی خونی تاریخ مرتب کی ہے۔ کیونکہ پیڈرو کے دل میں اس پتھر کو حاصل کرنے کی اتنی شدید خواہش پیدا ہوگئی تھی کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے اس نے غرناطہ کے بادشاہ کو قتل کر دیا تھا۔

ہیرا عموماً ان واقعات کا سبب بنتا ہے جو ہمارے نزدیک انتہائی غیر دلچسپ ہوتے ہیں اور پہننے والے کے ذہن پر عموماً خطرناک مافوق الفطرت اثرات ڈالتا ہے مشہور کوہ نور ہیرا جسے ''روشنی کا پہاڑ'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے آدمیوں کو ایک دوسرے کو قتل کرنے یا اذیتیں دینے پر

اکسایا ہے ایک اور ہیرا جو ہندوؤں کے ایک مندر سے چرایا گیا تھا۔ جس کا نام ''اورلوف'' ہے جو بعد میں روسی شاہی ساز و سامان کا حصہ بن گیا تھا۔ اور پھر وہاں کے نشان خسروی میں لگا دیا گیا تھا۔

چونکہ چرائے ہوئے زیورات اور پتھر ہمیشہ بدقسمتی لاتے ہیں لہٰذا آج ہم دیکھتے ہیں کہ روس سے بادشاہت ختم ہو چکی ہے۔

اوپل کا تعلق بہت ہی المناک کہانیوں سے ہے۔ ایک خاص اوپل جو کئی اموات کا باعث بنا تھا۔ جب وہ اسپین کی ملکہ ماریا کرسٹینا کے پاس پہنچا تو اسے دور رکھنے کے لیے چرچ کو دے دیا تھا۔ کیونکہ یہ پتھر جس شاہی خاندان کے پاس پہلے تھا۔ وہاں تخت و تاج کے جانشینوں کے پیچھے موت سائے کی طرح لگی رہتی تھی۔ اس طرح رحم کے مذہبی شہنشاہ کے شاہی تاج میں لگے ہوئے اوپل کو بھی کچھ عجیب و غریب طاقتوں کا حامل سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ رات کو چمکتا تھا اور اسے ''شاہی عزت و مرتبے کے محافظ کی حیثیت سے طلسم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

بعض اوپل اس لیے چوری ہوگئے کہ یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ جو بھی اوپل پہنے گا وہ دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہو جائے گا۔ دوسروں سے پوشیدہ رہ کر عمارتوں میں چوری با آسانی کی جا سکے گی اس خیال نے کئی لوگوں کو اوپل چرانے پر مجبور کیا۔ آج کے زمانے میں لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اوپل اپنے پہننے والے کے لیے بدقسمتی لاتا ہے مگر پہلے ایسا نہیں تھا۔ پہلے اوپل خوش بختی لانے والا پتھر خیال کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ بدقسمتی کا لیبل اس وقت لگا۔ جب سر والٹر اسکاٹ کا ناول ''این آف جیسٹن'' Anne ofGeiestein چھپا۔ سر والٹر اسکاف نے اس پتھر کی شہرت کو متاثر کیا۔ وہ اس طرح کہ یہ پتھر ناول کی ایک کردار لیڈی سٹین فیلڈ کے لیے بدقسمتی لایا تھا۔

جادوئی خصوصیات

قدیم زمانے سے علماء اور فضلاء قیمتی پتھروں کی قوت و طاقت کے ذریعے تحقیق کرتے رہے ہیں۔ اور کئی ایک نے تو اس راز کو تحقیق کے سلسلے میں اپنے جوابات جادو کی قدیم کتابوں میں لکھے بھی ہیں۔ سترہویں صدی میں ایک تجربہ کرنے والے نے پتھروں کے خفیہ رازوں کو خود اپنے اوپر ان کے اثرات کا اندازہ لگانے کے لیے لعل، موتی، اور زمرد کو پیس کر ان کا پاؤڈر بنایا تاکہ ان

کے خفیہ اثرات کا نچوڑ حاصل کر سکے بعد میں اس نے لکھا کہ اس کا پورا ورکشاپ بنفشے کی خوشبو سے بھر گیا تھا۔ جو بعد میں بھی کئی دن باقی رہی۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ قیمتی پتھر ایسی خصوصیات کے مالک ہوتے ہیں جن کے متعلق کچھ وضاحت سے کہنا مشکل ہے پہلے زمانے کے لوگ زیورات کو جادوئی علامت کے نقطہ نگاہ سے استعمال کرتے تھے۔ مثال کے طور پر یہ کہا جاتا تھا کہ بعض پتھر اگر رنگ بدل لیں تو ان کا پہننے والا جلد دنیا سے جانے والا ہے۔ سولہویں صدی میں زار روس نے ایک انگریز سے اپنے خزانے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مونگوں نے اپنا رنگ تبدیل کر دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں مرنے والا ہوں۔

جواہرات کی معجزانہ قوتیں

معجزانہ قوتوں کی وجہ سے گوہر عموماً بری ارواح اور بد قسمتی کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ عقیق یا سنگ سلیمانی اپنے پہنے والوں کو مکڑی کے کاٹنے سے بچاتا تھا۔ مونگا جو آج بھی مقبول یورپی طلسم ہے وہ بھی پہننے والے کو برے اثرات اور بری ارواح سے بچاتا ہے۔ ہیرا پہننے کا مشورہ ان لوگوں کو دیا جاتا تھا۔ جنہوں نے مہم جوئی کی خاطر جنگلی جگہوں پر جانا ہوتا تھا۔ کیونکہ ہیرا جنگلی جانوروں کو بھگاتا ہے اور ڈراونے خوابوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

تقریباً ہر قسم کے ممکنہ خطرے سے یہ قیمتی پتھر اپنے مافوق الفطرت اثرات کے ذریعے بچا سکتے ہیں۔ عقیق سلیمانی سانپوں کو گھر سے دور رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جن لوگوں کی صحت خراب ہو انہیں عنبر استعمال کرنا چاہیے۔

جواہرات بطور دوا

تہذیب کے ابتدائی دور میں علاج کرنے والوں کو امراض کے متعلق بہت کم معلومات تھیں۔ لہٰذا اس دور کے طبی مسائل کی وضاحت کرنا مشکل ہے۔ تاہم قدیم زمانے سے شیطان اور بری اروح کے جسم میں حلول کرنے کو بیماری کہا جاتا تھا۔ پھر یہ شیطانی ارواح جو تباہی لاتی تھیں۔ اسے آج ہم نے موت کا نام دے دیا ہے۔ اس زمانے میں جسمانی علاج کا روحانی علاج سے گہرا تعلق تھا۔

انہوں نے یہ دریافت کیا تھا کہ موسیقی اور خاص طور پر مذہبی منتر انسانی ذہن کو تسکین

پہنچاتے ہیں اس سے سنجیدہ نوبت کی بیماریاں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے بیمار آدمی کے سامنے مذہبی منتر پڑھے جاتے تھے۔

خوشبوئیات اور خوشبودار جڑی بوٹیاں بھی اس سلسلے میں خاص کردار ادا کرتی تھیں۔ مگر قیمتی پتھروں کو بہر حال زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ہیرے ذہنی سکون کا باعث بنتے ہیں۔ جبکہ لعل طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔

قرون وسطٰی کے معالج کیمیا کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ چنانچہ اس سے پتھروں کی اہمیت میں کس قدر کمی واقع ہوئی۔ اس زمانے میں آنتوں کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے رہن کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اور گردوں کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے سلیکا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم قدیم زمانے میں علم نجوم کے وجود میں آنے کے بعد ہی مختلف پتھروں کا مختلف بروج سے تعلق قائم ہوا۔

بروی نظام کے مطابق بروج کے متعلقہ پتھر یہ تھے۔

برج دلو	یاقوت
برج حوت	ایمے تھسٹ
برج حمل	بلڈ اسٹون یا مجرالدم
برج ثور	نیلم
برج جوزا	عقیق یا سنگ سلیمانی
برج سرطان	زمرد
برج اسد	سنگ سلیمانی
برج سنبلہ	کارنیلین
برج میزان	زبرجد
برج عقرب	نیلگوں بلور
برج قوس	پکھراج
برج جدی	لعل

ابتدائی دور کے عیسائیوں نے ان جادوئی نظریات کو نظر انداز کر دیا تھا۔ مگر یہ ضرور مانتے تھے کہ یہ پتھر مافوق الفطرت خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ دراصل یہ پتھر پہننے والوں کے

Scanned with CamScanner

جذبات اور نقطۂ نگاہ پر بے حد اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ مختلف پتھر اپنے پہننے والوں پر جو اثرات ڈالتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پکھراج	ذہنی نزاکت اور زود حسی
ایم تھسٹ	ہوشیاری، متانت، مضبوطی اور استحکام
زبرجد	پاکیزگی، خلوص، نفاست
عقیق سلمانی	ملنساری، خوش مزاجی

جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ ہر دور کے فلسفی اور مفکر نے ان پتھروں کے جادوئی اثرات کو سمجھنے کے لیے کوئی نہ کوئی باضابطہ بنیاد بنانی چاہی تھی۔ اگرچہ کئی نظام وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو چکے ہیں۔ مگر کسی دور میں کسی نے قیمتی پتھروں کے اثرات سے انکار نہیں کیا۔ اور انہیں محض تخیل یا وہم قرار نہیں دیا۔

عشق و محبت کی نشانی

بہت قدیم زمانے سے پتھروں کو محبت کے لیے طلسم کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ قدیم فرانسیسی بادشاہ چارلیس میگنے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سونے کی انگوٹھی میں جڑے ہوئے پتھر کی وجہ سے محبت میں گرفتار ہوا تھا۔ اس کے علاوہ انگلستان کے بادشاہ ہنری ہشتم پر ایک ایسے جادوگر کا اثر تھا جس کے پاس ایک پتھر تھا جس کے ذریعے وہ کئی چیزوں پر اپنا اثر قائم کر لیتا تھا۔

آج کے زمانے کی منگنی کی انگوٹھی بھی دراصل قدیم زمانے کی جادوئی روایت ہی ہے۔ لعل، ہیرے، نیلم اور زمرد وغیرہ آج کل بہت پسند کیے جا رہے ہیں۔ لیکن قدیم زمانے سے ہی ان کو خوش بختی لانے والے پتھر خیال کیا جاتا ہے۔

تاہم یہ یاد رکھنا بہتر رہے گا کہ معاملات میں وہی پتھر خوش بختی لاتے ہیں جو آپ کے پیدائشی پتھر ہیں۔ آج کل کے میاں بیوی عموماً فیروزے کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ گھر میں ابتری اور پریشانی لاتا ہے۔ اس طرح اوپل بھی شادی شدہ زندگی کی مضبوطی کے لیے ایک خطرہ ہوتا ہے۔

عام طور پر سچے موتی بطور تحفہ لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ شادی شدہ زندگی میں ناخوشی لاتے ہیں۔ اس بات سے تو سب ہی واقف ہوں گے کہ آنسوؤں کو موتیوں سے تشبیہ دی جاتی

ہے۔ لیکن محض اس بے بنیاد وہم کی وجہ سے موتیوں سے پرہیز نہ کریں۔ کیونکہ بعض موتی تو بہت خوش قسمت ثابت ہوتے ہیں کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک نجات کی علامت ہے میانما بدھ کی تیسری آنکھ ہے۔ مسلمانوں میں عقیق کی سب سے زیادہ قدر ہے۔

پیدائشی پتھر

گزشتہ کچھ سالوں سے پتھروں کی جادوئی قوتوں میں بے اندازہ دلچسپی لی جا رہی ہے۔ اور ان کو اکی اہمیت پر بھی بہت زور دیا جا رہا ہے۔ آج کے دور کے کئی ستاروں نے پتھروں کی خود اپنی مرضی سے درجہ بندی کر دی ہے۔ جو درجہ بندی زیادہ مقبول ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

ماہ پیدائش	پتھر
جنوری	گارنٹ
فروری	ایمے تھسٹ
مارچ	نیلگوں بلور
اپریل	ہیرا
مئی	زمرد
جون	موتی
جولائی	لعل
اگست	عقیق سلیمانی
ستمبر	نیلم
اکتوبر	اوپل
نومبر	پکھراج
دسمبر	فیروزہ

لیکن سچائی اور خوبصورتی کے شائقین کے لیے یہ درجہ بندی بہت کم اہمیت رکھتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات بے معنی ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات کسی ایک پتھر کو حاصل کرنے کی خواہش اتنی شدید ہوتی ہے کہ اسے کسی طرح دبایا نہیں جا سکتا۔ اس کی قوت ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ آپ کے دل میں محبت کے جذبات پیدا کر رہا ہے۔ چنانچہ جس پتھر کی سب سے زیادہ خواہش

Scanned with CamScanner

ہو۔اسے پہنیے۔

پتھروں کے اثرات

کرہ ارض پر آمد کے ساتھ ہی پتھروں سے انسان کا رشتہ استوار ہوگیا تھا۔ پتھر انسان کے لیے ہتھیار کا کام دیتے تھے وہ اس سے اوزار بناتا تھا اور آگ روشن کیا کرتا تھا۔ پتھروں سے بنے غار میں اسے موسموں کی گرم وسرد سے پناہ ملتی تھی۔ پھر جیسے ہی اس نے مرحلہ وار تہذیب کی منزلیں طے کیں پتھروں سے اس کا تعلق گہرا ہوتا چلا گیا۔

پتھروں سے شفایابی

قدیم ترین تہذیبوں سے لے کر آج تک جواہرات اپنے حسن میں پراسرار اثرات اور شفا بخش خوبیوں کی وجہ سے انسانی توجہ کا مرکز بنے۔ جواہرات کے شفا بخش اثرات پر توجہ دی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ یونانی دور آیوویدک طبی نظاموں میں خاص الخاص ادویہ جواہرات ہی کی مدد سے بنائی جاتی ہیں۔ قیمتی، زوراثر اور شفا بخش دوائیں انہی پتھروں کی مرہون منت ہیں۔

دوائی جواہرات

جواہرات سے تیار ہونے والی چند ایک آیورویدک دواؤں میں جوہری کیپسول شامل ہے جو مختلف پتھروں سے خاص طور پر قوت کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔ اور آیوودیک تجربات سے پتہ چلا ہے کہ یہ کیپسول آنکھوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لیے موثر ہے۔ اسی طرح سفوف مرجان یہ ٹی بی کے علاج کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نسوانی بیماریوں میں مثلاً لیکوریا، اور ایام کی خرابی نیز خون کو صاف کرنے میں اس کے اثرات بہت شفا بخش ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے طاقت، توانائی اور جنسی رطوبتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ایک اور آریوویدک دوا سچے موتیوں کا سفوف ہے۔ اس کے استعمال سے دمہ کم ہوتا ہے جلد کی جلن میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور زہریلے اثرات کم کرتا ہے۔ موتی کے اس سفوف سے طاقت بڑھتی ہے۔ قبض میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ایک دوسری آیورویدک دوا سونے کے سفوف کے جواہرات کے سفوف سے ملا کر تیار کی جاتی ہے جس سے ٹی بی کا علاج، ذہنی عوارض اور دم گھٹنے کے عارضوں میں آرام دیتی ہے۔ اس سے بھی طاقت وتوانائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

جواہرات سے بننے والی یونانی دواؤں میں خمیرہ، مروارید پر (سچے موتیوں کا خمیرہ) شامل ہے اس کے استعمال سے جسم کا درجہ حرارت نارمل رکھا جاسکتا ہے۔ قلب ودماغ کو قوت بخشی جاسکتی ہے۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا خاص۔ یہ دوا خاص طور پر عنبر یعنی کہربا، موتیوں اور دیگر جواہر کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصی دوا قلب وذہن کو تقویت تو پہنچاتی ہی ہے ساتھ ہی ساتھ یاد داشت، قوت سماعت اور سونگھنے کی حس کا علاج بھی کرتی ہے۔

ایک اور، دوا عنبر اور موتیوں سے تیار کی جاتی ہے۔ جس سے یادداشت سے محرومی کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ اور دل کو تقویت دی جاسکتی ہے اس سے دماغی ضعف دور ہوتا ہے۔ جواہرات سے بنا ہوا سرمہ آنکھوں کے لیے ایک نعمت ہے۔ اسے مختلف جواہرات اور موتیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ منوتیا پن سے بچاتا ہے اور آنکھوں کی دیگر بیماریوں کے لیے بھی مفید ہے۔ سونے اور سچے موتیوں کو باہم ملا کر تیار کی جانے والی دوا، جگر، دماغ کو تقویت فراہم کرتی ہے۔ جبکہ عنبر سے کشید کیا جانے والا عرق جس میں دیگر جواہرات بھی شامل کیئے جاتے ہیں یہ نہ صرف جسم کو توانائی فراہم کرتا ہے بلکہ بہتے ہوئے خون کو روکتا ہے کھوئی ہوئی قوت کو بحال کر کے اضافہ بھی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یونانی آیورویدک سسٹم میں اور متعدد دوائیں ہیں جن کے زوراثر اور شفا بخش اثرات کا علم ہزاروں برس پہلے تو تھا ہی آج سائنسی طور پر بھی صحیح ثابت ہوا ہے۔

ہزاروں برس پہلے فنا ہوجانے والی تہذیبوں کے افکار پتھروں کو لازمہ حیات کی طرح استعمال کیا کرتے تھے یہ محض اسے زیب وزینت ہی کے لیے استعمال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ انہیں علم تھا کہ ان پتھروں کے جسم سے مس ہونے کے نتیجے میں انہیں مختلف مسائل سے نجات مل سکتی ہے۔

مصری تہذیب جو انتہائی ترقی کے مراحل طے کرنے کے بعد تباہ ہوئی اس کے ارکان پتھروں کو جس طرح استعمال کرتے تھے اس کا ثبوت اہرام مصر میں برآمد ہونے والی فراعنا کی لاشوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

ان لاشوں کے ساتھ بادشاہوں کے زیر استعمال رہنے والے جواہر دستیاب ہوئے۔ عام آدمی کے لیے بھی جواہرات کا استعمال ناگزیر تھا۔ وہ اپنی استطاعت کے مطابق کم قیمت،

جواہرات کو استعمال کرتے تھے۔ تاہم امیر و غریب سب کو جواہرات کے پراسرار اور شفا بخش اثرات کا علم تھا۔ وہ مختلف مسائل سے نمٹنے کے لیے مختلف پتھر استعمال کیا کرتے تھے۔ اور انہیں اس طرح پہنتے کہ جسم سے مس ہوتے رہیں۔

قدیم یونانی، عرب اور رومن تہذیبوں کا بھی یہی حال تھا۔ ان تہذیبوں کے افراد میں جواہرات کو اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔

یہ عجیب بات ہے کہ تاریخ کے کسی بھی حصے میں جواہرات کا استعمال متروک نہیں ہوا۔ ازل سے آج تک جواہرات یکساں اہمیت اور دلچسپی کے ساتھ مسلسل استعمال کیے جا رہے ہیں۔

جدید سائنسی تحقیق

جدید سائنس نے جواہرات میں موجود اثرات کی تصدیق کردی ہے۔ قدیم ماہر علوم نجوم کی طرح جدید منجم لوگوں کو ان کی ضرورت کے مطابق جواہرات پہننے کا مشورہ دیتے ہیں۔ سائنسی بنیادوں پر کام کرنے والے جدید منجم بھی زیادہ زور شور سے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ جواہرات کے درست استعمال سے زندگی میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔

یہ بات قابل فہم ہے کہ قدرت نے اس کائنات میں کوئی چیز بلا جواز پیدا نہیں کی اس پوری کائنات کو انسان کے لیے مسخر کردیا گیا ہے۔ اب بات صرف اتنی ہے کہ کون کس شعبے میں زیادہ محنت کرتا ہے اور اللہ کی کس نعمت سے کتنا فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

بہت سے لوگوں کے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ انہوں نے یا ان کے واقف کار نے کوئی خاص پتھر پہنا اور اس سے ان کی زندگی میں انقلاب آگیا۔ یا ان کا کوئی خاص مسئلہ حل ہوگیا یا کوئی غلط پتھر پہننے سے تکلیف لاحق ہوگئی۔ یہ روز مرہ مشاہدے کی باتیں ہیں۔ ان کے لیے کسی خاص تحقیق کی ضرورت نہیں۔ جس ہستی نے یہ جواہرات پیدا کئے ہیں اسی نے ان میں یہ پراسرار اثرات بھی رکھے۔ اصل ضرورت یہ ہے، سمجھنا کہ کون سا پتھر کس کے جسم سے مس ہونے کی صورت میں ہم آہنگ ثابت ہوگا اور کون سا پتھر اس کے لیے مضر ثابت ہوگا۔

جواہرات کی ماہیت

جواہرات دراصل انتہائی Radioactiale کرسٹلز ہوتے ہیں۔ ان میں کیمیائی

مادے شامل ہوتے ہیں۔ جن کے مختلف خواص ہوتے ہیں۔ اور یہ خواص انسانی جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ مختلف ستاروں کی شعاعیں جذب کرکے انسانی جسم میں داخل کرتے ہیں جو انسانی جسم پر اثر انداز ہوتی ہیں یہ کہنا غلط ہوگا کہ جواہرات آدمی کو پلک جھپکتے میں امیر یا غریب بنا سکتے ہیں۔ اصل صورت یوں ہے کہ ان کے اثرات انسان کے ذہنی، جسمانی روحانی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ اثرات اگر مثبت ہوں یعنی فرد نے اپنے جسم سے ہم آہنگ ہونے والا پتھر پہنا ہو تو ذہنی، جسمانی و روحانی صحت بہتر ہوتی ہے۔ شعور میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ درست فیصلے کرنے کی صلاحیت آتی ہے، قدم صحیح سمت میں اٹھتے ہیں۔ صلاحیتیں نکھرتی ہیں۔ جس سے کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں اور شخصیت پر نکھار آتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایسے فرد کو دوسروں کی مدد اور تعاون بھی حاصل ہوتا ہے جس سے ایسا فرد کامیاب ہوتا ہے۔

اگر مناسب پتھر نہ پہنا گیا ہو یا کوئی غلط پتھر پہن لیا گیا ہو تو اس کے مضر اثرات بھی رونما ہوسکتے ہیں۔ ذہنی سکون غارت ہوجاتا ہے۔ دماغی صحت خراب ہوسکتی ہے۔ اور ناکامیاں مقدر بن جاتی ہیں۔ اس لیے درست، سائز، رنگ اور وزن کا پتھر پہننا ضروری ہے جس کے لیے کسی ماہر کی رائے لینا ضروری ہے۔

نیلم SAPPHIRE

نیلم جسے سنسکرت مین نیلا، انگریزی میں سیفائر (Sapphire) فارسی اور عربی میں یاقوت ارزق کہتے ہیں۔ نہایت ہی عمدہ نیلگوں جواہر ہے۔ اس کی چمک دمک اور آسمانی نیلگوں رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ اہل ہنود اور اہل اسلام کی پرانی کتابوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اسی جواہر کے برابر کسی اور جواہر کے خواص سحری نہیں مانے جاتے۔ یونانی لوگ اپنے عظیم اور دیوتا دیویوں کی نذر کیا کرتے تھے۔

نیلم کی اقسام

اس کی پانچ اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

1: گورتو۔ جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو۔ اس کے پہننے سے دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

2: سنگرت۔ جو ہمیشہ چمکتا ہے۔ اس کے پہننے سے دولت اور محبت بڑھتی ہے۔

Scanned with CamScanner

3: ورناڑوی۔ جس کو سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں نکلیں۔اور اس کے پہننے سے مال اوراجناس حاصل ہوتے ہیں۔

4: پارشورت۔جس سے سنہری، روپہلی اور بلوزی کرنین نکلیں۔اوراس کے پہننے سے ناموری حاصل ہوتی ہے۔

5: رنج کیتو۔ جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھائی دے۔اس کے پہننے سے اولاد کی ترقی ہوتی ہے۔

ایک مہانیل نامی نیلم ہوتا ہے۔ جسے اس سے 100 حصے زیادہ دودھ میں ڈالیں تو اس کی چمک سے دودھ نیلا دکھائی دیتا ہے۔ایک اندرنیل نامی نیلم بھی ہوتا ہے۔آج کل جوہری اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں۔اول پرانا۔دوم نیا۔پھر ایک کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔

1: سبزیں۔نیلا یا نیلا مائل بہ سنہری۔2: ۔لال پن نیلا۔3: ۔خوب نیلا۔یعنی گہرا نیلا۔
اہل فارس نیلم کی ایک ہی قسم بیان کرتے ہیں۔وہ اسے یاقوت ارزق کہتے ہیں۔لیکن فی الحقیقت یہ یاقوت سے علیحدہ جواہر ہے۔

صلابت (سختی)

متقدین اِس سخت جوہر کا کاٹنا بہت مشکل سمجھتے ہیں۔اس لیے کہ زیورات میں مستعمل تھا۔یہ صرف الماس سے کاٹا جاسکتا ہے۔۹ درجہ کی سختی رکھتا ہے۔

نیلم کے رنگ

اہل ہنود کی کتابوں میں رنگوں کے لحاظ سے چار قسمیں لکھی ہوئی ہیں۔اگرچہ نیلم کا رنگ اصل نیلا ہے مگر کئی اور رنگوں کی جھلک ان میں نظر آتی ہے۔

1: ۔برہمن نیلم، سفیدی مائل بہ نیلا۔2: ۔چھتری یعنی سرخ مائل بہ نیلا۔3: ۔ویش یعنی زردی مائل بہ نیلا۔4: ۔مشودر یعنی سیاہی مائل نیلا۔

اس کی پیدائش کے متعلق مختلف بیان میں حکماء کہتے ہیں کہ جس طرح چاروں عناصر نے مل کر انسانی کی تربیت کی ہے۔اس طرح زمین کے اندر چاروں عناصر کے عمل سے نیلم بنتا ہے۔نیلم کے چاردں مادوں میں سے کسی ایک کو زیادہ ہونے سے اس کی مطابق نیلم کے رنگ ڈھنگ پر اثر

انداز پڑتا ہے۔اس لحاظ سے اس کے چاروں اقسام بیان کرتے ہیں۔

1: جس نیلم مین خاکی مادہ زیادہ ہو وہ زردی مائل نیلا ہوتا ہے۔

2: آتشی مادہ زیادہ ہونے سے نیلم سرخی مائل ہوجاتا ہے۔

3: جس عنصر میں آبی مادہ زیادہ ہو وہ سفیدی مائل نیلا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے۔اگر نیلم کی کان بہت مدت تک بند رہے تو نیلم میں ہر قسم کی چمک نمودار ہوں گی۔اور اس کا رنگ لاجواب ہی ہوگا۔

4: جس نیلم میں آبی مادہ زیادہ ہو وہ سفیدی مائل نیلا اور شفاف ہوتا ہے۔

قوت برقی

اس کے کیمیاوی مرکبات اور طاقت انعکاس و دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں۔نیلم اور یاقوت میں رنگ ہی کا فرق ہے۔نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یاقوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔نیلم کا رنگ مادہ کروم کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے۔گرمی کی تاب میں سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہوجاتے ہیں۔لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ہاں کم درجہ مدروں کا رنگ اینٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہوجاتا ہے۔اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

طریقۂ شناخت

نیلم خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ خالص ہو۔کیونکہ اکثر لوگ بلور یا کانچ کے نیلم بنا کر فروخت کرتے ہیں۔اور ایسی کاریگری سے رنگ بھرتے ہیں کہ ایک ناواقف تمیز نہیں کرسکتا۔اور بعض جعلساز بلور کے دو ٹکڑے لے کر ان میں ایک رنگ بھر دیتے ہیں۔یا بلور کے ٹکڑے پر اصلی نیلم کے چھوٹے چھوٹے باریک طبقہ لگا دیتے ہیں۔اور اصلی نیلم کی بجائے فروخت کرتے ہیں۔بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ قائدہ بیان کرتے ہیں کہ نیلم کو صاف وشفاف پانی میں موچنے سے پکڑلیں تو پانی میں نیلم کے رنگ دار اور بے رنگ حصے صاف صاف دکھائی دیں گے۔جس نیلم کا رنگ یکساں ہوگا اس کا پانی بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

مصنوعی نیلم کی شناخت ہے کہ ان کے رنگ اور میانہ کو خوب غور سے دیکھنا چاہئے اگر نیلم کا پردہ کسی قدر پتھر کا ہوگا تو ظاہر ہوجائے گا۔یکساں رنگ کے نیلم پانی میں بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

نیلم کے عیب

نیلم کی شناخت کرنے سے پہلے اس کے عیب دیکھنے چاہیں۔اس کے عیب یہ ہیں۔

1: ۔ چھائیاں۔2: ۔ دودھیا رنگ کا داغ۔3: ۔سفید شیشہ سی دھاریاں۔4: رنگ کا ایک جگہ منجمد ہونا۔5: ۔ریشم جیسے دھبے۔6: ۔شگاف۔ جس نیلم کا ارغوانی رنگ ہو۔اس میں ضرور ریشمی عیب ہوگا۔اگر اس کا رنگ سبزی مائل ہوگا تو اس میں دودھیا رنگ کی رگ ضرور دکھائی دے گی۔اس قسم کا کوئی بھی نیلم ہوا سے قطعی نہ خریدیں۔نیلم ان عیبوں سے پاک ہونا چاہیے۔عیبوں کی شناخت کے بعد نیلم کے رنگ کی پہچان کرنی چاہیے کہ آیا شوخ ہے یا ہلکا۔

اس کے علاوہ کتب سنسکرت میں کئی عیب اور نحس نیلم کے لکھے گئے ہیں جن کے پہننے سے کئی ضرر اور نقصان مقصود ہوتے ہیں وہ چھ ہیں۔

1: ۔ابراق۔جس کے اوپر کے حصے میں بادل کی سی چمک ہو اس سے عمر و دولت برباد ہوتی ہے۔

2: ۔تراش۔جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو۔اس سے ریچھ وغیرہ جانوروں سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

3: ۔ چترک۔جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی مختلف رنگ کا ہو۔اس کے پہننے سے قوم کی بربادی مقصود ہوتی ہے۔

4: ۔مرتے گریہ۔جس کا میلا سا رنگ نکھار ہوتا ہے۔اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے۔۔

5: ۔اسم گریہ۔جس میں پتھر کا سا ٹکڑا معلوم ہو۔اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے۔

6: ۔روکھی۔جس میں سفید چینی کی طرح داغ ہوں۔اس کے پہننے سے جلاوطنی کا ڈر ہے۔

نیلم کے طبی افعال

حکماء نیلم کے پہننے کے کئی ایک کرشمے بیان کرتے ہیں۔وہ دیکھتے ہیں کہ یہ مفرح ہے۔ دل و دماغ کو ترقی دیتا ہے۔اور قوت دیتا ہے۔ایک درم حل کر کے پلانا،صرع خفقان، طاعون اور نزف الدم کو فائدہ کرتا ہے۔دافع زہر،خون کو صاف کرتا ہے۔سرمہ اسی کا قوی بصر ہے۔

بخار کے مریض کے سینہ پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔جسے نکسیر جاری ہو اس کی پیشانی پر رکھیں تو خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔اگر کسی کے آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا جانور کیڑا ہو اور نہ

نکلے تو اس کو پیس کر اور گولی بنا کر آنکھ کے پپوٹے پر رکھیں۔گرد یا کیڑا نکل جائے گا۔آنکھوں کے ورم اور سفیدی چیچک دور ہو جائے گی۔اگر اسے پیس کر دودھ کے ساتھ کھائیں تو زہر کا اثر بخار اور وبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ہندو شاستروں میں نیلم کے پہننے کے لیے خاص ایام واقعات مقرر ہیں۔

اس کے پہننے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔جادو کا اثر نہیں ہوتا۔قید سے رہائی ملتی ہے۔جس گھر میں نیلم ہو وہ گھر آگ سے محفوظ رہتا ہے۔یہ شہوت انگیز خیالات کو کم کرتا ہے۔اس لیے پارسا لوگ اسے پاس رکھتے ہیں۔

یہ سچائی اور وفاداری کی علامت ہے۔کہا جاتا ہے کہ یہ تکلیف رفع کرتا ہے۔ان لوگوں کے لیے جو امراض چشم میں مبتلا ہوں نہایت مفید ہے۔اس سے ہر قسم کے رنج والم دور ہوتے ہیں۔

نوجوان لڑکی کے لیے خوش قسمتی لاتا ہے۔یہ زہرہ سے متعلق ہے اس کے پہننے سے زیور، ملبوسات اور دولت ملتی ہے۔شادی کے موقع پر یا منگنی کے موقع پر تحفہ کے طور پر لڑکی کو دیں تو خوش بختی اور دولت مندی دیتا ہے۔پارٹیوں اور مجلسوں میں کوئی شخص پہن کر جائے تو عزت دیتا ہے اور شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

یہ پتھر مقوی دماغ و بصر ہے۔پاس رکھنے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔پیشانی پر رکھنے سے نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جو صفراوی طبقوں کے ہوں۔ان کو لینا چاہیے تا کہ مشکلات سے محفوظ رہیں۔

نیلم اور ہیرا۔مبارک یا منحوس پتھر؟

سائنس دان ہمیں بتاتے ہیں کہ پتھروں پر، جو ہم پہنے ہوتے ہیں جب آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ان شعاعوں کے اثرات ان پر اپنا خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ان قیمتی پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اثرات رکھے ہیں۔سب سے زیادہ قوی اور براہ راست جو اثر پڑتا ہے وہ آفتابی کرنوں کا ہوتا ہے۔دیگر ستارے بھی ان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔چاند کی خوش گوار نورانیت بھی شدید اثرات کی حامل ہوتی ہے۔علم ہیئت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض قیمتی جواہرات اپنے اثرات کے باعث ان کے پہننے والوں کو بام رفعت پر پہنچا دیتے ہیں۔

بارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے ایک اہل اسرائے نے کہا تھا کہ نیلم سب قیمتی پتھروں کا سرتاج ہے۔غالباً آج بیسویں صدی میں ہم اس قول کی صداقت سے انکار نہیں

Scanned with CamScanner

کرسکتے۔ کچھ تو اس لیے کہ حسین خواتین کے مہدہ شباب رنگ سے نیلم کے نظر نواز رنگ کو ایک قسم کی مناسبت ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ اس کے غیر فانی حسن کو کبھی زوال نہیں ہوتا۔ نیلم آج بھی اس طرح مقبول ہے اور ہر دلعزیز جس طرح اب سے صدیوں پیشتر تھا۔

ایک حسین عورت کے ساتھ جواہرات کا تصور ناگزیر ہے۔ بیان نہیں کر سکتا کہ حسین عورت نفیس جواہرات کے زیوارات سے مرصع ہو کر کیا بن جاتی ہے۔ قدیم ترین زمانے سے شعراء فلسفی اور جذباتی انسان جواہرات کو تزئین حسن کے لیے بہترین سامان تسلیم کرتے آئے ہیں۔

جواہرات میں سے آج کل نیلم پہننا اعلیٰ سوسائٹی میں بطور فیشن رواج پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ اس پتھر کو جواہرات میں ممتاز تسلیم کیا جاتا ہے۔ بطور تمثیل انجیل میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ ''شاہی تخت ہے مانند ایک نیلم کے۔'' کہا جاتا ہے کہ یہ ایک متبرک پتھر ہے۔ اور یہ جنت کی بنیادوں میں لگا ہوا ہے۔ اور آسمانی رنگت سے مشابہ ہے۔ یہ اس کی دلکش آسمانی رعنائی ہی تھی کہ یونانی اپنے دیوتا اپالو کو اسے نذر کرتے ہیں۔ مشہور ہے کہ حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر جب اللہ تعالیٰ نے توریت کے دس احکام دیئے تو وہ نیلم پتھر پر کندہ تھے۔

ہیرا، یاقوت، اور زمرد جیسے جواہرات میں نیلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا نیلم نیویارک کے ایک میوزیم میں رکھا ہے۔ اس کا وزن ۵۴۳ قیراط ہے۔ لیکن سب سے عظیم ترین نیلم جو آج تک دنیا میں دستیاب ہوا ہے وہ برما سے برآمد ہوا ہے۔ اس کا وزن ۹۵۶ قیراط ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی قیمت ۳۵ ہزار پونڈ ہے۔ اس نیلم میں سے ۹ عدد شاندار نگینے تراشے جا سکتے ہیں۔ نیلم کے ساتھ ہزار ہا قصے وابستہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیلم نے بعض امراض کو اچھا کرنے میں اکثر موقعوں پر کمالات دکھائے ہیں۔

یہ ایک عام عقیدہ ہے کہ کمزور آنکھ کے مریض کے لیے نیلم کا نظارہ بہت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیلم کو سعادت، برکت، سچائی، استحکام، عشق کے لیے اور تفکر کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ عوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نیلم کے پہننے والے کو اگر نیلم راس آ جائے تو غریب سے امیر اور امیر سے امیر کبیر بنا دیتا ہے۔ اور ہر کام میں کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اور اگر راس نہ آئے تو پہننے والا مختلف مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وصف ہیرے، بلور، لہسنیا اور عوامی پتھروں کا ہے۔ جن نیلموں کا رنگ گہرا ہوتا ہے۔ انہیں نر نیلم کہتے ہیں۔ جن نیلموں کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔ انہیں مادہ نیلم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اصلی نیلم سفید بے رنگ ہوتا ہے نیلاہٹ کی جھلک اسی مادے کے

فطری امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نیلم کا جز و لازم ہے مگر یہ جھلک غیر منظم ہونے کی وجہ سے بکھری موتی معلوم ہوتی ہے۔ نیلم ساز اسے کچھ اس انداز میں کاٹتا ہے کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا رنگ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے۔

حاضرات الحجر

پتھروں کی تاثیرات معلوم کرنے کے لیے حاضرات کا عمل۔

جب کوئی شخص کوئی نگ، یاقوت، زمرد، فیروزہ، عقیق، اور الماس وغیرہ بازار سے خرید کر لائے تو چونکہ ہر پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ سے وزن، قوت کشش، قوت انعکاس اور قوت برقی میں اضافہ ہوگا۔ اس لیے اس کی سحری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے۔ ان خاصیتوں کا نہ تو فروخت کرنے والوں کو علم ہوتا ہے نہ خریدنے والوں کو یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے یا یہ پتھر پہننے والے کو کیا فائدہ دے گا۔ تو اس امر کے لیے حاضرات الحجر کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہاں ایک گول دائرہ بنالیں۔ اس قسم کا علیحدہ کاغذ بڑا سا تیار کر لیں۔ اتنا بڑا کہ اس کے اندرونی دائرہ کا قطر ۳/۴-۲ انچ ہو اور بیرونی قطر ۱/۴-۴ انچ۔ اب باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔ پھر سورۃ یٰسین ایک مرتبہ پڑھ کر نگ کو دائرہ کے وسط میں رکھ دیں۔ اور نگ کے اوپر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں۔ تاکہ سنگ حرکت کرے تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ انگلی صرف مس کرتی رہے اب آہستہ آہستہ بلا تعداد۔

انه من سليمان وانه ليس لها من دون الله كاشفه

پڑھتے جائیں۔ چند منٹوں کے بعد نگینہ حرکت پیدا کرے گا۔ جس میں اس کی خاصیت کا اثر لکھا ہوا ہے۔ اب عامل کو چاہیے کہ وہ اس خانہ کی عبادت نوٹ کرے۔ جس میں نگینہ نے قرار پکڑا ہے۔ یہی اس کی تاثیر ہوگی۔ اگر وہ نگ حرکت کرتا ہوا متعدد خانوں میں جائے تو وہ نگ اتنا ہی تاثیرات کا حامل ہوگا۔ اور اگر نگ حرکت نہ کرے تو اس میں کوئی تاثیر نہ ہوگی۔ یا وہ مالک کو فائدہ نہ دے گا۔ نگ کا وزن کم از کم بیس رتی ہونا چاہیے۔

اگر بہت سارے نگ امتحان کے لیے موجود ہوں تو تمام کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی بار سورۃ یٰسین پڑھ کر سب پر دم کر دیا جائے۔ البتہ ہر ایک نگ کا امتحان الگ الگ کیا جائے گا۔ کہ اس میں کیا تاثیر ہے تمام نگوں کی برکات جاننے کے لیے ایک ہی جلسہ میں کام کیا

Scanned with CamScanner

جا سکتا ہے۔

نیلم۔ماہرین جواہر کی رائے

جدید ماہرین جواہر کے مطابق نیلم کو اعلیٰ درجے کے جواہرت میں شمار کیا جاتا ہے۔ نیلے رنگ کے اس بیش قیمت پتھر کے مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں۔ مثلاً فارسی میں اسے یاقوت کبود۔ سنسکرت میں سوری تن۔ انگریزی میں سفائر (Sapphire) اور ہندی میں نیلم کہتے ہیں۔ اس کا مزا پھیکا، مزاج سرد اور خشک ہے یہ جسم و آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ ملین طبع ہے۔ اس کی انگوٹھی جسم کو جلدی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کا نیلا رنگ علامت وخلق حسنہ پیدا کرتا ہے۔

زردی مائل نیلا اور کیدد رنگ لیکن مثل مور کی گردن کا نیلا اچھا اور قیمتی ہوتا ہے۔ یہ ہر شخص کے موافق نہیں آتا۔ جس کی موافقت کرتا ہے اس کو ترقی اور مالا مال کر دیتا ہے۔ ورنہ سخت نقصان پہنچاتا ہے۔

نیلم اور اوپل کی خاصیت تقریباً ایک جیسی ہے۔ یہ پتھر اگر کسی کو راس نہ آئے تو اسے کسی بھی صورت میں نہیں پہننا چاہیے۔ کیونکہ راس نہ آنے کی صورت میں اس پتھر کے پاس سوائے بربادی اور تباہی کے کچھ نہیں۔ یہ پتھر دنوں میں شاہ سے گدا بنا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ تختہ دار تک لے جاتا ہے۔ کوئی بھی عیب دار نگینہ پہننے سے گریز کرنا چاہیے۔ جوہر شناسوں کے تجربہ اور نظر میں یہ ایک بدشگونی کی علامت ہے۔ اس طرح عیب دار نیلم پہننے سے مندرجہ ذیل حقائق کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

1: سفید داغ والا نیلم جلاوطنی کا موجب بن سکتا ہے۔

2: جس نیلم کے اندر علیحدہ پتھر کا ٹکڑا نظر آئے۔ وہ کسی حادثہ میں موت کا سبب بن سکتا ہے۔

3: چھائیوں والا اور چٹخا ہوا نیلم پہننے والا جانوروں اور درندوں کی خوراک بن سکتا ہے۔

4: وہ نیلم جس کا رنگ ایک جگہ بالکل شیشے کی مانند سفید اور دوسری جگہ کوئی ہیرا رنگ ہو تو باعث مقدمہ بازی ہے۔

5: جس نیلم کے اوپر والے حصہ میں بادل کی سی چمک ہو، وہ دولت اور عمر کا دشمن ہے۔

6: بہ رنگ (ایک سے زیادہ رنگوں والا نیلم) پہننے سے انسان غصیلا، جھگڑالو ہو جاتا ہے۔

7: نیلم میں کسی جگہ نیلے رنگ کی زیادتی یا دودھیا پن کاروبار میں نقصان کی علامت ہے۔

8: ریشہ یا دھبے والا نیلم باعث ذلت وخواری ہے۔

9: مٹیالے رنگ کا نیلم دائمی امراض پیدا کرتا ہے۔

عام طور پر تین رتی سے زیادہ وزن کا نگینہ زود اثر ہوتا ہے اس نگینے کی انگوٹھی، پہننے والے کے مزاج میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ کمزور آدمی خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ جفاکش اور استعمال کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے۔ صاحب انگشتری کو اپنی شہرت بہت عزیز رہتی ہے یہ پتھر صحت وتندرستی رکھنے میں بڑا معاون خیال کیا جاتا ہے۔ دلی تمناؤں میں معاون اور محبت بڑھاتا ہے۔

حکیم افلاطون نے لکھا ہے کہ نیلگوں نیلم استعمال کرنے سے دوستوں کی نگاہ میں انسان عزیز رہتا ہے۔ ہمت وحوصلہ بڑھتا ہے۔ اور آسمانی رنگ کا نیلم کسی فن میں کامل کرتا ہے۔ نیلم پہننے سے ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ عشرت شہرت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ آئیڈیل محبوب کے حصول میں مدد ومعاون ہے۔ یہ نگینہ پہننے والے کے علاوہ اس کی اولاد پر بھی اثر ڈالتا ہے اور ان کی قدر ومنزلت بڑھاتا ہے تحمل سکون بردباری، ثابت قدمی اور بلند حوصلگی پیدا کرتا ہے۔ شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

طبی نقطہ نگاہ سے نیلم کا سرمہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اس کا کشتہ زہر کے لیے تریاق ہے۔ دافع آسیب، دل ودماغ کو طاقت دیتا ہے۔ اور ان کی تمام بیماریوں کے لیے اکسیر ہے۔ خون کی تمام بیماریوں کی دور کرتا ہے۔ نکسیر پھوٹنے سے روکتا ہے۔ بخار کی شدت کو کم کرتا ہے۔

1: حضرت سلیمانؑ کا ایک تخت نیلم کا تھا۔

2: حضرت موسیٰؑ پر جو دس احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے گئے۔ نیلم کی سلوں پر کندہ کیے گئے۔

3: ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر اس کے تاج کی زینت بنا اور ملکہ کو راس آیا۔

4: واٹرلو کی جنگ میں نپولین کی شکست کا باعث بنا۔

5: برطانیہ کے نیشنل میوزیم میں گوتم بدھ کا ایک مجسمہ ہے۔ جو نیلم سے تراشا ہوا ہے۔

6: پیرس کے عجائب گھر لودر میں ۹۴۳ قیراط وزنی کنگھئی رنگ کا نیلم جو برما سے برآمد ہوا تھا۔ موجود ہے۔

7: امریکہ کے نیشنل میوزیم میں ۵۶۴ قیراط وزنی نایاب نیلم موجود ہے۔

نیلم سیلون، لنکا، برما، سیام اور آسٹریلیا سے دستیاب ہوتا ہے۔ اچھے قسم کا نیلم کشمیر میں بھی پایا جاتا ہے۔ لنکا جواہرات کی ایک بڑی منڈی ہے۔ سیام کے جنوبی مشرق حصے میں بھی نیلم پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی اس کے نکالنے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

عقیق CORNELIAN

ماہیت عقیق

عقیق ایک پتھر ہے۔ یہ بہت مشہور ہے اور اس کا معدن یمن ہے۔ یہ دریائے روم کے قریب بھی ملتا ہے۔ مگر اس کی بہترین قسم عقیق یمنی ہے۔ اس پتھر کو دنیا میں بہترین سمجھا جاتا ہے۔ عقیق اس کا فارسی نام ہے جبکہ اسے سنسکرت میں ہلیک اور انگریزی میں کارنے لین (cornelian) کہا جاتا ہے۔ اس کے دوسرے نام ایگیٹ کورز اور واگٹس وغیرہ ہیں۔

رنگ اور اقسام

عقیق یمنی سب سے بہترین سمجھا جاتا ہے جو صاف اور شفاف ہوتا ہے۔ یہ سخت ہوتا ہے بخلاف غیر یمنی کے جو کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ سرخ، زرد، سفید، سیاہ اور ہر ایک رنگین بینم رنگ زرد، جگری اور صاف وشفاف اور ناصاف وغیرہ شفاف اور ابلق و شجری اور زرد طبقات میں ہوتا ہے۔ جب عقیق کان میں سے نکالا جاتا ہے تو اس وقت یہ کم رنگ کا ہوتا ہے۔

رنگوں کی تبدیلی

عقیق کو کان سے نکالنے کے بعد اس کے صاف وشفاف ٹکڑوں کو چھانٹ کر پکاتے ہیں۔ اس وقت وہ رنگین ہو جاتا ہے۔ اس کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑی دیگ لیں۔ اسے پہلے تو نصف تک پانی سے بھرتے ہیں۔ پھر پانی کے اوپر دیگ کے گلے تک لکڑیاں رکھتے ہیں اور ان لکڑیوں پر عقیق چن دیتے ہیں۔ پھر دیگ کا منہ مضبوطی سے بند کر کے آنچ کو ہلکا اور نرم کر دیتے ہیں۔ پانی کے گرم بخارات عقیق کے ٹکڑوں تک پہنچتے ہیں اور ان کو رنگین کر دیتے ہیں۔ آج کل نئے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں اور نئی طرز کی بھٹیوں میں ان کے رنگوں کی تبدیلی کا عمل کیا

جاتا ہے۔ اس کے بعد مقررہ مقدار کے ان ٹکڑوں کو نکال کر تراشتے ہیں اور اپنی خواہش کے مطابق الگ الگ کرتے ہیں۔ ان میں سے جو ٹکڑے سب سے بہتر اور رنگین ہوتے ہیں یا صاف شفاف اور براق رنگ ہوتے ہیں۔ وہ بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ یہی دواؤں اور انگوٹھیوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ (رنگ تبدیل کرنے کے عمل میں کچھ عرصہ لگتا ہے۔)

اول قسم بہت سرخ اور شفاف و براق عقیق ہوتے ہیں۔ اس کے بعد زرد اور جن ٹکڑوں کے جسم میں کوئی شکل شبیہ بشاش، پہاڑیاں، درخت وغیرہ کی ہوتی ہے۔ اس کو شجری کہا جاتا ہے۔ جو ٹکڑا در طبقات کا ہوتا ہے یعنی ہر طبقہ کا رنگ مختلف ہو اسے جرع کہتے ہیں۔

عقیق کی تراش خراش

اکثر سنگ تراش نگینہ جرع کو اس طرح تراشتے ہیں کہ اس کے رنگین طبقے اوپر تلے رہتے ہیں تا کہ رنگین وخوش نما ہو۔ جس جرع کو عرض سے کاٹتے ہیں اس کی نگینی سطح پر مدور یا غیر مدور ہوں۔ اس کو سنگ سلیمانی کہتے ہیں اور فارسی میں اس کو باباغوری کہتے ہیں۔ یہ قسم اکثر سخت تر ہوتی ہے اور اکثر سنگ مہرہ اسی قسم کا بناتے ہیں۔

سب سے بہتر عقیق

یوں تو یہ پتھر کئی قسم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے یعنی سرخ، زرد، سفید، سیاہ، ابلق، شجری اس کے علاوہ سنگ وخوش، سنگ و جرع سلیمانی بھی اس کی اقسام ہیں۔ لیکن سب سے بہتر سرخ رنگ وشفاف قسم کا عقیق ہوتا ہے۔ جسے یمنی کہتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرا درجہ زرد کو حاصل ہے۔ پھر دوسری اقسام کو۔ کھمباتی عقیق بھی اچھا عقیق ہے لیکن بہترین میں شمار نہیں ہوتا۔ کھمباتی عقیق ہندوستان (بھارت) میں بمبئی کے قریبی علاقے کھمبات سے مختلف رنگوں اور سائز میں دستیاب ہوتا ہے اور اچھے تاثرات کا حامل ہے۔

بہترین عقیق یمنی کی بھی اقسام ہیں۔ یہ چار اقسام رنگوں کے لحاظ سے ہیں یعنی کلیجی (قہوی، جگری) زرد، سفید اور مثل پختہ اینٹ جو کہ افضلیت میں شمار کئے گئے ہیں۔

عقیق کا مزاج وتاریخ

عقیق کا مزاج دوسرے درجے میں سرد اور خشک ہے جبکہ جلایا ہوا عقیق تر مزاج رکھتا ہے

کیونکہ حرات احراق سے خشکی اس کی کم ہوجاتی ہے جلایا ہوا عقیق طبی نسخہ جات میں بہ کثرت مستعمل ہوتا ہے کیونکہ جلانے سے اس کی خشکی کم ہوجاتی ہے اور یہ لطیف اور تر ہوجاتا ہے۔

عقیق انتہائی قدیم پتھر ہے۔ اسے صوفیاء کرام درویش اور جوگی زیادہ تر اپنے استعمال میں رکھتے ہیں۔ یہ تاریخی اہمت کا حامل پتھر بارہ سو قبل مسیح سے استعمال میں آ رہا ہے۔ ایک مشہور روایت کے مطابق سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی تھی۔

افعال وخواص

عقیق کی احادیث شریف میں بہت فضیلت ہے اور اس کے بے شمار خواص ہیں۔

1:۔ عقیق پسا ہوا اکیلا یا سیب کے شربت کے ساتھ پینا تقویت قلب اور رفع خفقان کے لیے مفید ہے۔

2:۔ کسی دوا کے ساتھ اس کا استعمال حبس الدم، نفث الدم اور نزف الدم کے لیے نافع ہے۔

3:۔ ایسا حیض جو کسی طرح بند نہ ہوتا ہو اس کے لیے مناسب دواؤں کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

4:۔ سدہ کبد نکالنے کے لیے اور طحال کے لیے بھی مناسب دواؤں کے ہمراہ عقیق کا استعمال بہت فائدہ دیتا ہے۔

5:۔ عقیق کا سرمہ تقویت بصر کے لیے مفید ہے۔

6:۔ موتی اور مونگے کے ساتھ یا اکیلے جلایا ہوا عقیق کا منجن دانتوں کی تقویت، مسوڑھوں کی مضبوطی اور مسوڑھوں یا دانتوں سے آنے والے خون کو روکنے کے لیے مفید ہے۔

7:۔ دانتوں کا میل صاف کرنے اور دانت چمکانے کے لیے بھی استعمال نافع ہے۔

8:۔ تسکین کے لیے اس کا گلے میں لٹکانا مفید ہے۔

9:۔ تیزی، غصہ اور خصومت رفع کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

10:۔ قطع نزف الدم (چاہے کسی بھی عضو سے ہو) کے لیے عقیق کجی جو گوشت کے دھول کے رنگ جیسا ہوتا ہے۔ مفید ہے۔

11:۔ حیض کا خون جاری کرنے کے لیے خاص طور یہ پتھر مفید ہے۔

عقیق کی اہم خصوصیات

1:۔ عقیق کی انگوٹھی عصمت وشہادت کی طرف طبیعت کو راغب کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے میں صوفیا اور پرہیزگار لوگ اس پتھر کی مالا پہنتے تھے۔ یہ پتھر شعاعیں اخذ کر کے انگوٹھی پہننے والے کے جسم میں منتقل کرتا ہے اور اس کی شعاعیں جسم میں تیزی سے سرایت کرتی ہیں۔

2:۔ دنیاوی امور کے لیے عقیق بڑا مددگار معاون ثابت ہوتا ہے۔

3:۔ عقیق آدمی میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ جس سے آدمی کی خود پر بے اعتمادی، حوصلہ شکنی اور غیر مستقل مزاجی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

4:۔ اختلاج قلب خفقان ختم کرتا ہے اور دل کی دھڑکن کو معمول پر لاتا ہے۔

5:۔ یہ پتھر خفقان کو رفع کرتا ہے اور چڑ چڑا پن دور کرتا ہے۔

سرخ عقیق کے اثرات

1:۔ سرخ عقیق آدمی کے دل میں کینہ و نفرت کو ختم کر کے لطیف اور دوستانہ جذبات پیدا کرتا ہے۔

2:۔ اس پتھر کو ہاتھ یا گلے میں پہننے سے مزاج میں سنجیدگی اور بردباری پیدا ہوتی ہے۔

3:۔ یہ اپنے پہننے والے کے دشمنوں کو زیر کرتا ہے۔ اور بزدلی دور کر کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

4:۔ یہ پتھر شیاطین کے مکر وفریب کو دفع کرتا ہے اور غم وغصہ کو دور کرتا ہے۔

5:۔ اس پتھر کو استعمال کرنے سے آدمی مایوسی، خوف اور رنج وملال سے محفوظ رہتا ہے۔

6:۔ یہ پتھر کمزوریوں کو رفع کرتا ہے۔ اور کامیابی کو روشن وقریب تر کر دیتا ہے۔

7:۔ اس پتھر کو چنبیلی کے ذرا سے تیل میں گھس کر پیشانی پر لگا کر حاکم کے سامنے کوئی جائے تو حاکم اس پر مہربان ہوجاتا ہے۔

اسلام، احادیث نبوی ﷺ اور ارشادات بزرگان دین

ارشادات رسول اللہ ﷺ

1:۔ عقیق پہننا فقیری کو دور کرتا ہے۔

2:۔ میرے لیے بہشت سے حضرت جبرائیل علیہ السلام عقیق سرخ لائے تھے۔ مجھے اس کو

Scanned with CamScanner

پہننے کے لیے کہا تھا اور میری امت کو بھی اس کے پہننے کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔

3: ۔حضرت جبرائیل علیہ السلام حکم الٰہی سے حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا۔

"خداوند عالم بعد تحفہ درود وسلام فرماتا ہے اے رسول تم انگشتری دست راست میں پہنو اور اپنی پسر عم سے بھی یہی کہہ دو۔"

4: ۔عقیق سے متعلق کئی احادیث ہیں۔ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے چوروں کی شکایت کی کہ مجھے راستے میں چوروں نے لوٹ لیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا شر سے محفوظ رہے گا۔

5: ۔پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا۔

"یمن کے ملک میں ایک پہاڑ ہے۔اس پہاڑ نے اقرار وحدانیت رب العزت، میری رسالت وتمہاری اور تمہاری اولاد کی امامت کا اعتراف کیا ہے۔تمہارے دوستوں کو بہشت میں اور تمہارے دشمنوں کو جہنم میں داخل ہونے کا مقرر ہوا ہے۔جس کی وجہ سے قدرت نے اس (پتھر) کے استعمال میں بہت فائدہ رکھے ہیں۔"

6: ۔حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی دست راست میں پہننے والا مقربان خدا میں داخل ہوتا ہے۔حضرت علی نے عرض کیا کہ مقربان کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل اور میکائیل۔" (روایت حضرت سلمان فارسیؓ)

ارشادات بزرگان دین وآئمہ معصومینؑ

عقیق تمام نگینوں سے افضل نگینہ ہے۔انسان جن چیزوں سے ڈرتا ہے ان سے امان چاہتا ہے آئمہ معصومین کا ارشاد ہے کہ عقیق سفر میں تمام بلاؤں سے نگہبانی کرتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

حضرت امام موسیٰ کاظم نے فرمایا کہ مومن کو پانچ چیزیں اپنے پاس رکھنی چاہئیں۔

1: ۔انگشتری۔2: ۔تسبیح۔3: ۔سجادہ۔4: ۔کنگھی۔5: ۔مسواک۔

عقیق کی تسبیح پھرانے اور ذکر خدا کرنے سے ہر دانہ کے عوض چالیس حسنہ، آدمی کے نامہ اعمال میں پروردگار کی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔

2: ۔حضرت امام حسنؑ

روایت از ابوطاہر ہے کہ میں نے حضرت امام حسنؑ سے عرض کیا۔"آپ عقیق کے سوا دوسرے نگینوں کو کیوں اختیار (استعمال) نہیں فرماتے؟"

حضرت امام حسنؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

"عقیق کی فضیلت زیادہ ہے۔"

3: ۔حضرت امام رضاؑ

حضرت امام رضاؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو، وہ صبح بیدار ہوتے ہی کسی اور چیز پر نظر کرنے سے پہلے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف پھیر کر اسے دیکھے اور سورہ انا انزلنا پڑھے تو حق تعالیٰ اس شخص کو تمام دن آفات وبلیات سے محفوظ رکھے گا۔

واقعہ حضرت امام جعفر صادقؑ

روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ چند افراد کے ہمراہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے ۔کہ ایک ویران جگہ پر ایک آدمی کی لاش دیکھی جس کے ٹکڑے ہوئے پڑے تھے۔آپ نے وہاں رک کر ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ اس میت (لاش) کے ہاتھ میں دیکھو کہ انگوٹھی ہے یا نہیں؟

اس آدمی نے دیکھ کر بتایا کہ لاش کے داہنے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہے۔تب آپ نے انگوٹھی کے نگینہ سے دریافت فرمایا کہ تو نے اس شخص کی حفاظت کیوں نہیں کی؟

عقیق نے عرض کیا کہ۔"یہ شخص نجس تھا۔قزاقوں نے اس کو ہلاک کیا لیکن میں نے اس کا دست راست اور جسم کا بالائی حصہ ٹکڑے کیے جانے سے محفوظ رکھا۔"

اوپل OPEL

اوپل کی کرسٹل ساخت۔

اوپل کی کرسٹل ساخت Amorphous ہے۔تمام پتھر اس کرسٹل ساخت کے لحاظ سے درجہ بندی پاتے ہیں۔اس طرح ہمارے ہاں کل سات قسم کے جیم کوالٹی کے پتھر ہیں۔درجہ بندی کے حساب سے ان کے نام اس طرح مرتب ہوتے ہیں۔

TRIGONAL_:1

HEXAGONAL_:2

TETAGONAL_:3

CUBIC_:4

DRTHORHOMBIC_:5

MONOCLINIC_:6

TRICLINIC_:7

البتہ Amorphous وہ گلاس پتھر ہیں جو اتنی جلدی ٹھنڈا ہوا کہ کرسٹل کی شکل اختیار نہیں کر سکا۔ اس کی کیمیکل کمپوزیشن بالکل کرسٹل کی طرح ہے۔ مگر یہ Crystalline حالت اختیار نہیں کر سکا۔ اس میں ایک تا پانچ فیصد پانی بھی موجود ہوتا ہے۔ اس لیے یہ نان کرسٹلائن امورفوس (Non-Crystalline Amorphous) کہلاتا ہے۔ اس کا کیمیکل یا کیمیائی فارمولا sio_2nH_2o ہے۔ یعنی سلیکون ڈائی آکسائڈ اور پانی کا مرکب ہے۔ اس لیے یہ ان چند پتھروں میں شامل ہے جو بالآخر خشک ہو کر چٹک جاتا ہے اور رنگ تبدیل کرتا ہے۔ اگر اس کا رنگ تبدیل نہ ہو تو یہ لیبارٹری میں تیار شدہ نقلی اوپل ہوگا۔ اسی لیے اوپل وغیرہ جیسے پتھروں کے لیے ضروری ہے کہ روزانہ اسے کچھ دیر سادہ پانی میں یا نباتی تیل ملے پانی میں چھوڑ دیا جائے اور خشک کر کے استعمال کیا جائے۔

وزن، کثافت اور انعطاف

اوپل کی سختی عموماً اوسطاً 6 درجہ لکھی جاتی ہے۔ مگر چونکہ یہ مختلف چیزوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اس لیے یہ 5،5 درجہ سے 5،6 تک تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس کی کثافت (Density) بہت کم ہوتی ہے اس لیے اس کی Specficgravity وزن مخصوص 1.98 سے لے کر 2.10 تک ہو سکتی ہے۔ یہ پتھر میں موجود پانی کے تناسب پر منحصر ہوتا ہے۔

اوپل کا انعطاف نما (Refractive index) 1.47 تا 1.37 تک ہوتا ہے اس کا کوئی DR نہیں ہے۔ یعنی اس کا ڈبل انعطاف نما ممکن نہیں ہے۔

اوپل کی اقسام اور خواص

اس کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ ایک نایاب قیمتی قسم جو کہ کرسٹل کی طرح رنگ بکھیرتا ہے۔ دوسری عام قسم جو ہمارے ملک میں سنگ دودھیا کے نام سے مشہور ہے۔ اردو میں اس چمکدار پتھر کو دودھیا پتھر کہا جاتا ہے۔ جب کہ انگریزی میں اوپل اور سنسکرت میں لوپالا کہا جاتا ہے۔ اس پتھر کی بعض خصوصیات بڑی دلچسپ ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اگر یہ کسی کو راس آجائے تو پل بھر میں اس آدمی کو فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیتا ہے۔ یعنی انسان کی قسمت بدل کر اس کو خوش حال اور کامیاب انسان بنا دیتا ہے۔

ماہرین فلکیات نے جو تجربات کیے ہیں ان کی روشنی میں دیکھا جائے تو اوپل اور نیلم دونوں پتھر ایک جیسی خصوصیات رکھتے ہیں۔ دونوں پتھر عروج اور زوال کے لیے یکسان مزاج کے حامل ہیں یعنی فقیر کو بادشاہ اور بادشاہ کو فقیر (گداگر) بنا سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی وجہ سے انسان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اور بعض حالات میں اس شخص کو سنگ سنگسار کر کے مار دیا جاتا ہے کیونکہ یہ جلالی قسم کا پتھر ہے اور جب کسی شخص کو راس نہ آئے تو اس کو عرش سے پکڑ کر فرش پر لا پھینکتا ہے یعنی انسان کی تنزلی کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بادشاہوں کو فقیر و مفلس بنا دیتا ہے۔

اصلی اور نقلی اوپل

ایک سائنسدان گلسن (Gilson) نے ۱۹۷۳ء میں پہلی بار اوپل کی کامیاب نقل تیار کی۔ یہ نقل اس قدر خوبصورت اور جامع ہے کہ اس کے سامنے اصلی اوپل ماند پڑ جاتا ہے اور اچھی قسم کی مائیکرواسکوپ کے علاوہ اصلی اور نقلی پتھر میں تمیز کرنا ممکن نہیں ہے۔

ایک امریکی سائنسدان سلوچم (Slocum) نے بھی کئی سال پہلے (سائنسدان گلسن کے بعد) اوپل کی بہترین نقل تیار کی تھی۔ اس کے علاوہ پلاسٹک اور شیشہ سے اور Mother of pearl نامی سیپ سے کئی کامیاب پتھر اوپل کے نام سے فروخت کیے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک Latex opel بھی لیبارٹری میں تیار ہوتا ہے جو نہ صرف قیمت کے لحاظ سے سستا ہوتا ہے بلکہ کئی ظاہری وجوہات کی بناء پر بہترین اوپل کی مشابہت رکھنے کی وجہ سے تمام ملکوں میں اوپل کے ساتھ ہی فروخت ہو جاتا ہے۔

چونکہ اوپل کو لیبارٹری میں تیار کرنا اصلی اوپل کی کان کنی سے سستا پڑتا ہے۔ اس لیے پوری

دنیا میں بڑی تعداد میں نقلی اوپل مارکیٹ میں موجود ہیں۔

مقامات اوپل

کہتے ہیں کہ صرف آسٹریلیا میں اوپل پائے جاتے ہیں۔مگر حقیقت یہ ہے کہ اوپل پوری دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں۔البتہ فی الوقت بین الاقوامی مارکیٹ میں اوپل کی سپلائی کا بڑا حصہ آسٹریلیا ہی کے پاس ہے۔دوسرے ملکوں میں جہاں بہترین قسم کے اوپل موجود ہیں ان میں چیکوسلوواکیہ، امریکا، برازیل، میکسکو اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ اوپل کے چند مخصوص قسمیں گوئٹے مالا وغیرہ میں پائی جاتی ہیں۔

اوپل کے عناصر

اوپل میں مختلف قدرتی عناصر کے اجزا پائے گئے ہیں مثلاً ایلومینیم، کیلشیم، میگنیشیم اور ٹیٹنم آکسائڈ کے اجزاء۔اس پتھر کے کئی رنگ ہیں۔سفید، قوس وقزح کا رنگ، سفید مٹیالا رنگ نارنجی، زرد، سبز، دودھیا، گلابی، نیلا اور کالا رنگ، البتہ دودھیا رنگ کے اوپل کی اس کی جادوئی خواص کی وجہ سے شہرت حاصل ہے جبکہ سیاہ رنگ کا اوپل بہت نایاب پتھر کہلاتا ہے۔ایک اوپل سبزی مائل بھی ہوتا ہے جس کو ہیکسانول اوپل کہا جاتا ہے۔یہ اوپل آگ کی طرح سرخ ہوتا ہے اور جنوبی ایشا میں اسے آتشیں اوپل کہتے ہیں اس کے علاوہ سیاہی مائل اوپل منی لائٹ اور بلوری رنگ والے پتھر کو ہائی لائٹ کا نام دیا گیا ہے۔

اوپل کی ایک قسم زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے اور اسے جسپار اوپل کہا جاتا ہے۔کیچولانگ نامی اوپل نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔اور ریزن کریم کلر یا فیروزی رنگت والا ہوتا ہے۔جبکہ اس کی ایک اور قسم وڈ اوپل (Wood opel) کہلاتی ہے اور یہ لکڑی کی رنگت والا ہوتا ہے۔

''حوا کا چہرہ'' کے رنگ

قدیم تاریخ میں اوپل کو ''حوا کا چہرہ'' قرار دیا جاتا ہے کیونکہ حوا کی طرح اس کی بھی بے شمار قسمیں اور رنگ ہیں۔ساتھ ہی حوا کے موڈ کی طرح اس کی اکثر قسمیں رنگت اور چمک تبدیل کرتی رہتی ہیں۔(یہاں حوا سے مراد غالباً صنف نازک ہے۔)

اوپل کے بے شمار رنگوں میں قوس وقزح کے تقریباً تمام رنگ ہیں اس کے علاوہ بھی بے شمار

شیڈز میں پایا جاتا ہے۔جن میں سفید اور دودھیا سے ہلکے گرے تک، سفید سے کالے تک، زردی مائل سبز، اورنج، اسکائی بلیو، دھواں جیسا گرے کلر، مکمل سیاہی، لال، گلابی پیلا اور بے رنگ اوپل شامل ہیں۔

ٹرانسپیرنٹ اقسام

اوپل پتھر ٹرانسپیرنٹ، سیمی ٹرانسپیرنٹ اور نان ٹرانسپیرنٹ تینوں اقسام میں پایا جاتا ہے۔یہاں تک کہ کرسٹل کی طرح آب وتاب اور چمک دمک والا بھی مل جاتا ہے۔البتہ سب سے قیمتی اوپل مکمل سیاہ رنگ ہوتا ہے اور نادر و نایاب ہوتا ہے۔اس کے بعد سرخ اور اورنج (سنگترہ) رنگ کے کرسٹل نما اوپل۔ان کے بعد نیلے اور سفید مکس، نیلے اور سبز مکس، سفید سبزی اور زرد مکس وغیرہ کے سنگ دودھیا اوپل اس فہرست میں آجاتے ہیں۔

اوپل کی شناخت کا مسئلہ

اصلی اور نقلی قیمتی وارزاں اوپل کی شناخت بے حد مشکل اور ایک مسئلہ ہے۔بڑے سے بڑا پتھر شناس اور جوہری بھی آسانی سے دھوکا کھا سکتا ہے۔البتہ Synthetic سے یعنی لیبارٹری میں تیار شدہ اوپل کو طاقتور مائیکروسکوپ سے پرکھا جاسکتا ہے۔برصغیر اور خاص طور پر ہمارے پاکستان میں جہالت کے تناسب کے حساب سے کسی بھی پتھر کی گارنٹی لینا اور گارنٹی دینا بہت مشکل ہے۔مثال کے طور پر ہمارے ملک میں بلور کرسٹل کو نقلی زرقون کے نام سے عام فروخت کیا جارہا ہے۔حتیٰ کہ شہر کے مشہور و معروف اور تجربہ کار جوہری بھی اس مرض میں بتلا نظر آتے ہیں۔حالانکہ زرقون میں اتنی چمک (فائر) نہیں ہوتی جتنی کہ کرسٹل میں ہے۔جبکہ طبی وسحری خواص کے لحاظ سے اور کیمکل وفزیکل ویلیو کے حساب سے دونوں کے خواص میں زمین آسمان کا فرق ہے۔اسی لحاظ سے ان میں قیمت کا بھی بہت فرق ہے۔

اسی طرح ہمارے ملک میں زمرد بڑی تعداد میں پایا جاتا ہے۔اور چونکہ زمرد (Beryl) زبرجد فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔اس لیے زبرجد کی تمام اقسام جن میں ایکوامیرین۔بکس بائٹ، گوشینائٹ، ہیلیو ڈور اور مورگانائٹ وغیرہ سب ساتھ ہی نکلتی ہوں گی۔مگر یہ سب اقسام Synthetic پتھروں اور نقلی زبرجد کے نام سے مارکیٹ میں کوڑیوں کے بھاؤ بکتی ہیں۔جبکہ ان کے اصل خواص اور طبی سحری خواص سے عوام فائدہ اٹھانے سے قاصر رہ جاتے

Scanned with CamScanner

ہیں۔ بیرون ملک سے آنے والے افراد سستے داموں خرید کر گھڑیوں اور دیگر زیوارات و آرائشی اشیاء کی تیاری میں ان کا استعمال کرتے ہیں اور ہماری ملک کو نہایت مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔

پہچان کے چند اصول

1: ۔یہ پتھر سوڈیم میں حل ہو جاتا ہے۔

2: ۔یہ وزن میں بہت ہی ہلکا ہوتا ہے۔

3: ۔اس پتھر کو پسند کرنے والے نہایت فرض شناس اور بردبار لوگ ہوتے ہیں۔

یہ اصول پتھروں کے ماہرین نے مرتب و مقرر کیے ہیں۔اور اس پتھر کو پسند کرنے والوں کی خصوصیات کو بھی اوپل کی شناخت قرار دیا ہے۔یعنی اوپل پتھر کو صرف وہی لوگ پسند کر سکتے ہیں جو درج ذیل خصوصیات کے مالک ہوں۔دوسرے لوگ اس میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

1: ۔وہ لوگ جو بردبار اور فرض شناس ہوتے ہیں۔

2: ۔عملی زندگی میں محتاط طرز عمل رکھنے والے ہوتے ہیں۔

3: ۔ناکامیوں سے نہیں گھبراتے بلکہ انہیں چیلنج سمجھتے ہیں اور ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھاتے ہیں۔

4: ۔ذاتی اور کاروباری مخالفین یا دشمنوں کی پروا نہیں کرتے۔

5: ۔بے حد کاروباری قسم کے ہوتے ہیں۔

6: ۔اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے بڑی خاموشی اور پوری لگن سے کام کرتے ہیں۔

7: ۔خوش مزاج ہوتے ہیں اور ان کا حافظہ بہت مضبوط ہوتا ہے۔یعنی یادداشت بہت تیز ہوتی ہے۔

8: ۔دل کے مضبوط ہوتے ہیں اور پیٹ کے ہلکے نہیں ہوتے۔کوئی ان کے چہرے سے ان کے جذبات کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

9: ۔اچھی غذا اور اچھا لباس بہت پسند کرتے ہیں۔ان کی ازدواجی زندگی بہت کامیاب اور پرمسرت ہوتی ہے۔

10: ۔ان کا سینہ بہت سے رازوں کا مدفن ہوتا ہے۔جہاں سے کوئی راز باہر نہیں آتا۔

11: ۔سرخ اور گلابی اوپل کی یہ صفت بھی ہے کہ یہ انسان میں خوش مزاجی، صحت مندی، جرات اور قوت پیدا کرتا ہے۔

طبی اور سحری خواص

اوپل کو تمام بیماریوں کا دافع قرار دیا جاتا ہے۔اس کے ساتھ ہی اسے تمام بیماریوں کے حملے کو روکنے والا بھی قرار دیا گیا ہے اس کے بعض طبی خواص و فوائد درج ذیل ہیں۔

1: ۔یہ تمام قسم کے امراض چشم کو ختم کرتا ہے۔

2: ۔ہر قسم کے ریاحی امراض کو ختم کرنے کی تاثیر اوپل میں پائی جاتی ہے۔

3: ۔اختلاج قلب (دل کی گھبراہٹ) کو ختم کرنے کے لیے شافی ہے۔

4: ۔جگر کے امراض میں جگر کی گرمی اور جگر کی کمزوری کو ختم کرتا ہے۔

5: ۔امراض معدہ میں بہت نافع ہے۔یہ نفخ اور قولنج کو ختم کر دیتا ہے۔

6: ۔آنتوں کی سوزش اور پیچش و اسہال کو ختم کرتا ہے۔

7: ۔معدہ کے ورم اور سوزش کو دور کرتا ہے اور نظام ہضم کو ٹھیک کرتا ہے۔

8: ۔امراض طحال (تلی میں سوزش، ورم وغیرہ) کو ختم کرتا ہے۔

9: ۔یہ اعصابی نظام کو درست کرتا ہے۔برودت اور سدہ کو ختم کرتا ہے۔

10: ۔جسمانی عضلات کے عمل کو ٹھیک کرتا ہے۔

11: ۔خواتین کی خاص بیماریوں کے لیے بہت مفید ہے۔یہ حیض کی کمی و زیادتی کو درست اور درد حیض کو ختم کرتا ہے۔

12: ۔اس کے استعمال سے ازدواجی تعلق اور ملاپ کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔

13: ۔زخم بھرنے میں اوپل کو ید طولیٰ مانا جاتا ہے۔یعنی جسمانی زخموں کو جلدی مندمل کرتا ہے۔

منحوس پتھر کا لیبل

تاریخ میں نیلم اور ہیرے کے بعد سب سے زیادہ کہانیاں اوپل سے منسوب ہیں۔ سر والٹر اسکاٹ نے ۱۸۲۹ء میں ایک ناول لکھا۔ اس نے اس ناول (Anne of Geierstein) میں اوپل کی برائی بیان کی تھی۔سر والٹر اسکاٹ کی شخصیت اس قدر سائنسی تھی

Scanned with CamScanner

کہ لوگوں نے اس کہانی کو حقیقت جانا اور اوپل اول درجے سے گر کر درجہ سوم مین پہنچ گیا اور پورے یورپ میں اس کا کوئی خریدار نہ رہا۔

اوپل کو بیس سال تک "منحوس پتھر" سمجھا جاتا رہا۔ آخر کار جب ملکہ وکٹوریہ (برطانیہ کی ملکہ) نے اپنے تاج شاہی پر سیاہ رنگ کا اوپل لگایا تب جا کر اس کی قیمت بحال ہونا شروع ہوئی۔ کنگ ایڈورڈ ہفتم نے بھی اوپل کی خوب پذیرائی کی۔ چنانچہ پھر اس کی دوبارہ قدر و قیمت بحال ہو چکی ہے اور اس پر سے "منحوس پتھر" کا لیبل اتر چکا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اوپل سے متعلق بعض تاریخی واقعات ہیں۔

1:۔ نپولین کی بیوی

پیرس کے میوزیم میں نپولین بوناپارٹ کی بیوی جوزفین کے گلے کا ہار محفوظ ہے۔ اس میں اوپل جڑے ہوئے ہیں۔

2:۔ ادکارہ گریٹا کاربو

مشہور و معروف اداکارہ گریٹا کاربو کو اس کی ۳۵ ویں سالگرہ پر اس کے کسی مداح نے اسے اوپل کی بنی ہوئی چائے دانی بطور تحفہ دی تھی۔

3:۔ نیرو

روم جلتا رہا اور نیرو بانسری بجاتا رہا۔ اس نیرو کے دو دھاری خنجر کا دستہ اوپل کا بنا ہوا تھا۔

4:۔ نایاب اوپل

امریکا کے قومی عجائب گھر (نیشنل میوزیم) میں سیاہ رنگ کا ایک نایاب اوپل موجود ہے۔ اس اوپل کا وزن ۱۷۰ قیراط ہے اور یہ انتہائی نایاب اوپل ہے۔

اوپل کی مشہور اقسام کے خواص

1:۔ بے رنگ یا پانی اور دودھیا اوپل

یہ عمومی صحت کا ضامن اوپل ہے۔ خاص طور پر یہ تلی، معدے اور پیٹ کی بیماریوں میں مفید ہے اور ان اعضاء کو طاقتور و قوی بناتا ہے۔ سحری خواص میں یہ اوپل موڈی افراد کے موڈ میں

استحکام پیدا کرتا ہے۔ اس لیے جن لوگوں کا لکی عدد ۲ ہے ان کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ یہ انسان کو سوچ و بچار کی قوت اور یکسوئی فراہم کرتا ہے لہٰذا مراقبہ کے دوران اس کا پہننا نہایت مفید ہے یہ جذباتی انرجی اور ذہنی حلقوں میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

2:۔ سنگ دودھیا یا عام اوپل

یہ سفید اور دودھیا، زرد اور گلابی بیک گراؤنڈ کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ جسمانی کمزوری اور نقص کی وجہ سے بولنے کی دقت اور لکنت اور ارادی حرکت میں غیر ہم آہنگی کو دور کرتا ہے۔ مرگی کے مریض بھی اس سے شفایاب ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس کے طبع خواص ہیں۔ مثلاً

1:۔ یہ آنکھوں کے تمام امراض میں مفید ہے۔

2:۔ یہ دماغ کے pinal اور Pituitary گلینڈ کی کارکردگی بڑھاتا ہے۔

3:۔ یہ اوپل مردوں میں پائی جانے والی نسوانیت کو دور کرتا ہے۔

4:۔ کراؤن چکرا، تھرڈ آئی چکرا اور سولر پلکس چکرا کو کھولنے کے لیے اس کے ساتھ مخصوص مراقبہ کیا جاتا ہے جو قدیم یوگ کی کتب میں مرقوم ہیں۔

3:۔ اورنج کلر اور سرخ فائر اوپل

یہ کرسٹل اور زرقون کی طرح چمک دمک والا اوپل ہے مگر یہ صرف اورنج اور سرخ رنگ کے مختلف شیڈوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بھی کئی طبی اور سحری خواص ہیں یہ Eukemia کے یعنی خون نہ پیدا ہونے والے امرض میں اور دیگر خون کی بیماریوں کے لیئے اکیسر مانا جاتا ہے۔ اگر یہ مرض کو مکمل طور پر ختم نہ بھی کرے تو اس کی شدت میں خاصی کمی کرنے کے لیے مشہور ہے۔ اس کے خاص فوائد یہ ہیں۔

1:۔ یہ ذہن کو شفاف بناتا ہے اور پراگندہ ذہنی حالت کو ختم کر دیتا ہے۔

2:۔ یہ وجدان اور دیگر روحانی قوتوں کو ابھرنے میں بھی معاون ہے۔

3:۔ یہ اضطراب، ڈیپریشن، خوف اور مایوسی کو دور کر کے اعصاب کو سکون فراہم کرتا ہے۔

4:۔ یہ خون کے سرخ ذرات اور عضلات کی نشوونما کے لیے مفید ہے۔ اور خون کے تمام امراض میں بھی مفید مانا جاتا ہے۔

5 : ۔ یہ طبیعت میں جولانی، خوشی اور بشاشت لاتا ہے اور ترو تازہ طاقتور اور توانا رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اوپل کئی طرح سے یاقوت کی کوالٹی اور خواص کا حامل ہے۔ بہت کمزور ناتواں اور خون کی کمی کے شکار افراد کو دونوں پتھر ایک ساتھ دیے جاسکتے ہیں۔ مگر اس کا فیصلہ صرف ایک ماہر طب و نجوم ہی کر سکتا ہے۔ یہ ڈائمنڈ کی طرح قوت خود جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس وجہ سے تمام طبیب و حکماء سیکنڈ ہینڈ (استعمال شدہ) اوپل پہننے سے منع کرتے ہیں کیونکہ اپنے پہلے استعمال کندہ (پہننے والے) کے تمام منفی و مثبت خواص خاص طور پر منفی پاور کو جذب کر لیتا ہے۔

4: سیاہ یا بلیک اوپل

گولڈن براؤن بیک گراؤنڈ سے لے کر سیاہ بیک گراؤنڈ تک سب سیاہ اوپل میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اس اوپل کو نچلی سطح کے اور لیول کو مضبوط بنانے کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے جو بعد میں اور اکے کے بلند لیول کو اور آفاقی جذبہ محبت کو استحکام دینے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سیاہ اوپل مردانہ اور زنانہ تمام جنسی اعضاء خصوصاً نصیۃ الرحم، بیضہ دانی کے امراض میں اکسیر مانا جاتا ہے ۔اور ان اعضاء کی کمزوری اور نقائص کو دور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے یہ جگر، لبلبہ، تلی (طحال) وغیرہ کی حیثیت اور موذی بیماریوں کو دور کرنے میں بھی معاون ہے۔ بلکہ اکثر حالتوں میں مکمل شفا دیتا ہے۔

ایسے حضرات و خواتین جو جنسی طور پر ٹھنڈے ہوں ان کے لیے بھی سیاہ اوپل نفع بخش ثابت ہو چکا ہے۔ چونکہ اوپل خیال کی قوت کو استعمال کرتا ہے لہٰذا اس کے پہننے والے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ اپنی تمام سوچ کو مثبت بنالے۔ کیونکہ اس سے نفع حاصل ہونا لازمی ہے۔ سیاہ اوپل کو انگشتری میں یا گردن کے مقام پر پہننا مفید سمجھا جاتا ہے۔

اوپل کے خواب اور تعبیر

بعض لوگ خواب میں اوپل دیکھتے یا پہنتے ہیں لیکن وہ ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں سمجھتے اور انہیں اہمیت نہیں دیتے لیکن جو لوگ خوابوں کے اسرار سے آشنا ہیں اور انہیں اپنے خواب کی تعبیر سے دلچسپی ہوتی ہے وہ انہیں کبھی نظر انداز نہیں کرتے کیونکہ خوابوں کا ہماری زندگی سے اہم تعلق ہے۔ چنانچہ یہاں اوپل سے متعلقہ خوابوں کی تعبیر درج کی جا رہی ہے۔

1: ۔اوپل پہننا

خواب میں اگر آپ خود کو اوپل پہننے والا پائیں تو کسی معاملے میں غلط فہمی کا شکار ہوں گے مگر کلی طور پر غلطی پر نہ ہوں گے۔

2: ۔اوپل دور سے دیکھنا۔

اگر آپ خواب میں اوپل کو دور سے دیکھیں یعنی آپ کے جسم پر نہ ہو تو یہ دیکھنا خوش بختی کی علامت ہے۔

3: ۔اوپل میں چمک دیکھنا۔

خواب میں اگر اوپل میں چمک دیکھیں تو خوشیاں حاصل ہوں گی۔

4: ۔اوپل کو آسمان میں دیکھنا۔

اگر آسمان میں اوپل دیکھیں یا آسمان اوپل کی رنگت کا ہو جائے تو اپنے پسندیدہ فرد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

5: ۔تین اوپل ایک ساتھ دیکھنا۔

خواب میں اگر تین اوپل ایک ساتھ یا اکٹھے دیکھیں تو یہ جسمانی، جذباتی اور دینی ہم آہنگی کی دلیل ہے۔

6: ۔اوپل کو پاس دیکھنا۔

اوپل کو اگر اپنے پاس دیکھیں تو خود پر لاگو ہوگا۔ اگر کسی دوسرے کے پاس ہے تو اس پر (تعبیر و خواب) لاگو ہوگا۔

7: ۔کئی اوپل اپنے پاس دیکھنا۔

اگر اپنے پاس کئی یا بہت سارے اوپل دیکھیں تو آپ دوسروں کے مشورے یا خیالات کو بالکل دھیان دیے بغیر اپنا کام کرنے والے فرد ہیں اور لاشعور آپ کو تبدیل ہونے کا اشارہ دے رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

8:۔اوپل گم ہو جانا

اگر خواب میں آپ سے اوپل گم ہو جائے تو کوئی عزیز یا دوست وقتی طور پر آپ سے دور ہو جائے گا۔

جواہر کی رانی

اوپل زندگی میں محبت کا عنصر داخل کرنے والا پتھر بھی کہلاتا ہے۔اسے ''جواہر کی رانی'' کے نام سے بھی پکارا جاتا رہا ہے۔کیونکہ یہ نہ صرف آپ کو محبت سے آشنا کراتا ہے بلکہ خوشی اور طمانیت کا احساس بھی اجاگر کرتا ہے۔

اشتعال اور پاکیزگی

اوپل غصے کو دور کرتا ہے۔اور اشتعال انگیز طبیعت پر قابو پانے میں مدد دیتا ہے۔جاپان اور چین کی قدیم کتابوں میں لکھا ہے کہ اوپل امید بر لاتا ہے۔یعنی امیدیں پوری کرتا ہے اور پاکیزگی کا نشان ہے۔تمام بیماریوں سے بچاتا ہے جیسے کہ آپ خدا کی پناہ میں آ گئے ہوں۔

برتھ اسٹون

تمام جدید روحانی علوم کے ماہرین کہتے ہیں کہ اوپل انصاف لاتا ہے۔اگر آپ انصاف پسند نہ ہوں تو آپ کو نقصان بھی دے سکتا ہے۔اس لیے اوپل تو برج میزان والوں کا برتھ اسٹون قرار دیا گیا ہے۔آپ بھی اگر مثبت خیالات کے مالک نہیں ہیں اور آپ چڑنے والے، تنقید برائے تنقید کرنے والے اور حاسد فطرت کے مالک ہیں تو اوپل سے گریز کریں۔البتہ آپ اسے بیماری میں شفا کے لیے پہن سکتے ہیں۔

قدیم رومن عقائد

قدیم رومیوں کا عقیدہ تھا کہ اوپل نہ صرف آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے بلکہ نظر بد کو دور کرنے میں بھی اس کا کوئی جواب نہیں۔قدیم یورپین کہتے ہیں کہ اوپل انسان کو صحت مند، دولت مند اور عقل مند بناتا ہے۔

جاذب منفی خواص

روحانی علاج کے ماہرین اور روشن ضمیر حضرات کا کہنا ہے کہ اوپل ہیرے کی طرح تمام توانائی خود چوس لیتا ہے۔مگر ساتھ ہی کرسٹل (بلور) کی طرح مثبت توانائی پہننے والے کو 'اورا'' میں بکھیرتا ہے۔اس لیے کسی دوسرے کا اوپل نہیں پہننا چاہیے۔کیونکہ وہ اس کے تمام منفی عزائم وخواص آپ پر کچھ دیر میں منتقل کر دیتا ہے۔

اوپل کی قیمت

بین الاقوامی مارکیٹ میں اوپل کی قیمت ۴۰ ڈالر سے ایک لاکھ ڈالر تک ہو سکتی ہے۔مگر یہاں پاکستان میں سرخ، زرد سرخ، زرد اور سری لنکا کا وائٹ اوپل ۲۵۰ روپے فی قیراط کے حساب سے دستیاب ہے یہ اوپل درجہ اول میں دستیاب ہیں۔

اوپل (OPAL) کا خلاصہ

مختصر طور پر اوپل کے بارے میں مغربی اور ایشائی ماہرین جواہر کی تحقیقات کا خلاصہ اس طرح ہے کہ اوپل سفید رنگ کا دودھیا پتھر ہے۔جسے انگریزی میں اوپل opal اور عربی میں حجر الابیض کہتے ہیں۔اس میں مختلف خوبصورت رنگ کے معمولی نشانات اور ستاروں کی طرح گہری چمک دکھائی دیتی ہے۔اس کا مزاج خوش وہشاش رکھنے والا ہے اس کو پہننے سے طبیعت میں سادگی اور سنجیدگی پیدا ہوتی ہے۔یہ تجارت کی طرف رجحان پیدا کرتا ہے۔یہ محبت کرنے والوں کے لیے خوش قسمتی کا باعث ہے۔ازدواجی زندگی میں یہ پتھر خاص طور پر معاون ہے۔اس پتھر میں اچھی خواہشات کی علامت پائی جاتی ہے۔

اوپل جس قدر خوبصورت ہے اتنا ہی یہ ناپائیدار ہے اس کی زندگی غیر یقینی ہے۔ذرا سی چوٹ سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔یا اس میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔تیز دھوپ اور ہلکی گرمی بھی اس کے لیے بعض اوقات نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں سختی نہیں ہے۔اسے پہننے کے لیے بہت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔

اوپل کو اس کی رنگت کی بنیاد پر چار قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔کالا، سفید، آتشی اور آبی ۔ان چاروں اقسام کے علاوہ اور بھی بہت سی اقسام کے اوپل پائے جاتے ہیں اور مختلف قسموں

کے لحاظ ومناسبت سے ان کے نام بھی مختلف ہیں۔ یہ پتھر زیادہ گرمی میں چٹخ جاتا ہے۔اس لیے بہتر یہ ہے کہ اسے کبھی کبھی رات کو پانی میں ڈال کر رکھ دیں اور صبح نکال لیں۔اس سے اوپل کی زندگی میں اضافہ ہوگا،اس پتھر کو پانی کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔

اوپل کے مختلف رنگوں کو خوش قسمتی اور بد قسمتی کے لیے تصور کیا جاتا ہے ان سب باتوں کے باوجود اس پتھر کو آج بڑی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور اسے عوام کے ہر طبقہ میں پسند کیا جاتا ہے۔

زبرجد(BERYL)

زبرجد لفظ عربی کا ہے۔ سنسکرت میں پاوری بھوار، انگریزی میں بیرل(Beryl) اور مختلف زبانوں میں پاری ارمینا کہتے ہیں۔مزاج سرد اور خشک اور مزا تلخ ہے اس میں تابنہ کے اجزء بھی شامل ہیں۔اس کے متعلق سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ جب ہوا کی حرارت اور زمین کے بخارات تابنے کو اس کی کان میں پکاتے ہیں تو تابنے سے بھی بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بخارات گندھک سے متاثر ہو کر اور موسم کی تبدیلی سے ایک جگہ جمع ہو کر زبرجد بناتے ہیں۔ ہوا کی صفائی سے یہ پتھر مصفی ہو کر سبزی کی جھلک دکھاتا ہے۔از قسم جواہر ہے۔ یہ مثل زمرد کے سنہری مائل ہے ایک قسم زردی مائل بھی ہوتا ہے۔ یہ بلوری چمک کا بھی ہوتا ہے۔اور زمرد کی کان کا ادنیٰ پتھر ہے۔

اس کی انگوٹھی آنکھ ونظر کے لیے مفید ہے۔طبی طریقے میں کھانسی میں فائدہ رساں ہیں۔ دمہ کو دفع کرتا ہے۔ پتھری توڑ کر نکالتا ہے سرکے میں گھس کر داد کی جگہ لگانے سے شفاء ہوتی ہے۔ مرگی کے دورے نہیں پڑتے۔فراج میں سخاوت پیدا ہوتی ہے۔زبرجد پر اگر سانپ کی نظر پڑ جائے تو اندھا ہو جانے کا امکان ہے۔

یہ پتھر برے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔مشکلات سے نجات اور دماغی الجھنیں دفع کرتا ہے۔ سفر کا ساتھی ہے۔ اکثر تابنے کی کان سے دستیاب ہے۔اس کا منجن دانتوں کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔

یہ پتھر پاکستان، اسکاٹ لینڈ، مصر، امریکہ اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔

جزع یمانی

مثل عقیق سلیمانی ہوتا ہے۔اس میں مختلف رنگ کا جال یا لکیریں معلوم ہوتی ہیں۔ بعض میں سلیٹ کی طرح متوازی پرت بھی رہتی ہے۔ سفید، شربتی سیاہ اور بھورے رنگ کا پتھر ہے۔ اکثر نگینوں میں دھاریاں نمایاں نظر آتی ہیں۔ یہ ذوق عبادت بڑھاتا ہے۔قدیم چینی باشندے اس کو ناپسند کرتے تھے۔ یہ لوگ اسے انگوٹھی یا بطور لاکٹ استعمال نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ پاس رکھنا بھی اچھا خیال نہیں کرتے۔

جزع یمانی شیاطین کے مکروہ فریب کو دفع کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں کے گلوں میں بطور لاکٹ ڈالنا رال جاری کرتا ہے۔ارشاد رسول ﷺ ہے کہ

''اس نگینے کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہن کر نماز پڑھنا ستر نمازوں کے برابر ہے۔''

یہ نگینہ تسبیح واستغفار کرتا رہتا ہے۔اس کا ثواب انگوٹھی کے پہننے والے کے لیے لکھا جاتا ہے۔ یہ یمن وچین میں اچھا دستیاب ہے۔

حدید

اس پر مقناطیس کا اثر نہیں ہوتا۔عربی میں حجر خماہان، فارسی میں سلطان مہر یا صندل حدیدی کہتے ہیں۔ یہ نر و مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ مزاج سرد وخشک، رنگ بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔طبی اصول میں حکماء کے خیال کے بموجب کمزور عضو پر پیس کر لگانا عضو کو قوی کرتا ہے۔اس پتھر کو گھس کر جانور کے پیر سے ورم، سوزش اور ٹیس کے مقام پر لگایا جائے تو فائدہ رساں ہے۔اس میں لوہے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے۔

خفقان دفع کرتا ہے۔ خارش اور پلکوں کی سوزش میں بھی گھس کر لگانا بہت سودمند ہے۔

ماہیت

یہ ایک نہایت قیمتی پتھر ہے۔ حکیم ارسطاطالیس نے زمرد اور زبرجد کو ایک کان سے جانا ہے۔اور بیچ کان زر خالص کے پیدا ہوتا ہے۔ سیارہ زحل ستارہ قمر کے نزدیک مقابلتاً شمس کے اور کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ سبز صاف اور کم رنگ کو مصری کہتے ہیں اور زرد مائل بسرخی کو ہندی اور زبونی ترین اقسام میں سے ہے۔طبیعت اس کی تیسرے درجہ میں سرد اور خشک اور حکیم انکاسی نے چوتھے

درجہ میں کہا ہے۔ افعال وخواص طبی۔ سب افعال زمرد کے ہیں۔ جالی اور مفرح اور قاطع نزف الدم اور دافع عسر البول ہے اور عفنست دھاۃ ہے واسطے تقویت یا مرہ اور رفع کرنے جزام کے بہترین دواؤں میں ہے کہ ہر دن آدھا دورم اس کے کھائیں اور تعلق اس کا واسطے صرع اور عسر ولادت نافع ہے لیکن مسقط باہ ہے۔

مقدار شرباء

اس کی آدھے مثقال تک ہے۔ بدل اس کا زمرد ہے اور جو صورت کوئی مرکب کی قوت ہونے شمس کے برج حوت پر ہونے پر نقش کرے اور اس کی انگوٹھی بنادیں۔ اور بائیں ہاتھ میں پہنیں۔ باعث مسرت وانسباط اور ازالہ ہم اور تسہیل ولادت کا ہے اور بیچ طالع سرطان کے اس پر صورت مچھلی کی نقش کریں اور شیشے پر لپیٹ کر مچھلی کے جال میں لگادیں۔ مچھلیاں دریا کے اندر سے نکل کر جال میں پھنسیں اور کہتے ہیں کہ شراب پینا اس کے پیالہ میں مست ومدہوش نہیں ہونے دیتا۔ اور قرآن شمس وزہرہ یا تثلیث زہرہ ومشتری میں ایک تختی وزنی دس مثقال بنا کر اس پر نقاش سے دو تصویریں کھنچوا کر ایک عورت ایک مرد کی جو دونوں ہاتھ ملاتے سامنے ایک دوسرے کے بیٹھے ہوں۔ اور اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ صفردہ اوپر نقش کریں۔ اور نیچے الفاظ صفردہ میں نام عاشق ومعشوق کا اور اس پر تین صد بار آیت، یحبونہم کحب اللہ والذین امنوا اشد حب اللہ، دم کر کے مشک وعنبر کی دھونی دے کر زیر آگ یا زیر دیگدان رہے۔ گرمی آتش پہنچتے ہی خاتون مفظمہ اگر خاندان شاہی سے ہوگی تو بھی مچھلی کی طرح پھڑک کر فوراً گھنٹہ کے اندر رفتان وخیزان عاشق نامراد کے قدموں پر سر دھر دے گی۔ اور ایسی بے قراری ہوگی کہ جینا مشکل ہوگا۔ اگر شرف شمس میں ایک تختی وزن سات مثقال بنا کر اس پر الفاظ صفردہ میں۔

سلام قولا من الرب الرحیم، نقاش سے کندہ کرادیں اور اس پر نام الفاظ صفردہ کندہ کریں۔ حاکم جابر وظالم کا اور اس کو بغل میں دبا کر حاضر ہوں۔ بارگاہ جابر ظالم میں اگر سزاءے موت لکھنا ہوگی تو بھی قلم کو جنبش نہ ہوگی۔ تجربہ ہو چکا ہے اگر اس کی ایک تختی وزنی بہ مثقال کی تیار کرا کر ساعت مریخ جب کہ مریخ برج نحس میں گردش کر رہا ہو تو سورہ نوح جس سے آیت عظیم۔ ''رب لاتذر علے العرض من الکاترین دیالا'' کندہ کرائیں۔ الفاظ صفروہ میں نقاش سے کہ نقاش روزہ دار اور باوضو ہو اور اس پر نیچے الفاظ صفروہ میں کندہ کریں۔ اسم دشمن ظالم کا نام والدہ اس کے

اور دبائیں زیر زمین آست دشمن ظالم جابر قہار کے آگے کہ بادل مہیم آواز میں گرج رہا ہو۔ بجلی چمک رہی ہو تو بے نشان ہو جائے گا۔ وہ دشمن یا اس کی محفل کا کوئی آدمی زندہ نہ رہے گا۔ انشاءاللہ تجربہ ہو چکا ہے اور اگر ایک تختی وزنی مشتعال تیار کرا کر اس پر ''رب رنی مغلوب فانتصر۔'' کندہ کرائیں اور عود اور عنبر کی دھونی دے کر پارچہ حریر سبز میں بند کر کے گلے میں لٹکا کر مخفی رکھیں تو جس حاکم جابر یا بادشاہ ظالم یا محفل ظالمین میں آپ پیش ہوں گے تو بے خوف وخطر کامیاب ہو کر واپس آویں گے۔ اور اگر ایک نگینہ دو مثقال کا بنوا کر اس پر یا غالب کو کندہ کرائیں اور نگینہ انگشتری میں جڑوا کر ہاتھ میں پہنیں تو صاعقہ کے گرنے وموزی درندگان وحشی کے گزند سے محفوظ رہیں گے اور آپ بے خوف وخطر جنگل میں چلتے رہیں۔ ''شیر جیسے ظالم جانور بھاگ کر چلے جائیں گے۔ اگر دس مثقال وزنی تختی بنا کر اس پر نقاش سے آیت کریمہ **لاالہ انت سبحانک انی کنت من الظالمین** کے اعداد صفروہ کندہ کرا کر ڈالیں اس عورت کی گردن میں کے جو اسقاط کرتی ہو بچہ تو انشاءاللہ ہر آفت سے مامون رہے گی۔ اور اگر کسی عورت پر دشوار ہو جننا اس کا بچہ کا تو اس تختی کو پانی طاہر سے دھو کر پیلا دیں۔ فوراً جن دیوے گی۔ بچہ انشاءاللہ تعالیٰ

زبرجد کے کیمیائی عناصر

یہ پتھر انسان کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے اس کی اہمیت کی سب سے بڑی وجہ اس میں پائی جانے والی دھات ہے جس کا کیمیائی نام بیریلیم ہے اس دھات کو جب ریڈیم کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ تو اس میں نیوٹران اور الیکٹران پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دھات دو ہزار پچاس (۲۰۵۰) ڈگری فارن ہائیٹ تک نہیں پگھلتی اور لاکھوں برس تک اصل شکل میں رہتی ہے۔ یعنی اس پر وقت اور موسم کا اثر نہیں ہوتا۔ سائنس دانوں کو اس سے بہت دلچسپی ہے کیونکہ ایٹمی ہتھیار (ایٹم بم وغیرہ) کی تیاری میں الیکٹران و نیوٹران کا استعمال ہوتا ہے جو اس دھات کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام دھاتوں میں یہ سب سے زیادہ مستحکم اور ہلکی دھات ہے جو زبرجد میں پائی جاتی ہے۔

زبرجد کے کیمائی اجزاء میں ایکونائٹ، ہیلیم، سلیکا، بیریلیم، میگنیز، ریڈیم اور المونیم پائے جاتے ہیں۔

زبرجد کی مشہور اقسام

یوں تو زبرجد کی اقسام ۱۲ مشہور ہیں۔ لیکن چار اقسام زیادہ مشہور ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1:۔ گولڈن بیرل۔ یہ سنہری رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

2:۔ اکوامرین۔ اس کا رنگ زمرد جیسا ہوتا ہے۔

3:۔ مارگونائٹ۔ اس پتھر کا رنگ گلابی ہوتا ہے

4:۔ زمرد زبرجد۔ یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

تاریخی اہمیت وحیثیت

زبرجد کی مختلف حکماء، علماء دین، اکابرین اور ماہرین نے بہت تعریف کی ہے۔ یہ ایک معتبر اور متبرک پتھر مانا جاتا ہے جس کی اپنی ایک تاریخ ہے شہنشاہ ہمایوں نے اپنی طویل جلاوطنی کے دوران زبرجد کی انگوٹھی استعمال کی تھی۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ سفر کے دوران ہمیشہ زبرجد کی انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔ اوراس نے اپنے سفرنامے میں زبرجد کا خصوصی تذکرہ کیا ہے۔ کیونکہ یہ سفر میں بہترین مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ جنت کے محل مکان اور حوض وغیرہ سب اسی پتھر زبرجد کے بنے ہوئے ہیں۔

زبرجد کی شفایابی خصوصیات

زبرجد سے حکماء مختلف امراض کی کامیابی سے علاج کرتے ہیں۔ یہ پتھر بہت سی بیماریوں میں شفا بخش ہے اور اسے دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

1:۔ خواتین میں وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

2:۔ اس کا منجن دانتوں کی تمام بیماریوں میں بطور دوا اثر کرتا ہے۔

3:۔ یہ پتھر انسان کو ناگہانی اموات، آفات اور حادثات میں تحفظ دیتا ہے۔

4:۔ اس پتھر کا تعویذ بنا کر گلے میں پہننے سے مرگی کے مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

5:۔ بصارت چشم وتقویت نگاہ میں اضافہ کے لیے یہ پتھر بہت شافی ثابت ہوتا ہے۔

6:۔ یہ پتھر پرانی سے پرانی کھانسی کو ختم کر دیتا ہے۔

7:۔ اس پتھر کو استعمال کرنے سے مرض عسرالبول سے نجات ملتی ہے۔

8:۔ جذام جیسے موذی مرض کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے زبرجد زبردست دوائی اثرات کا حامل ہے۔

9:۔ یہ پتھر انسان کو سانپ کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس پر نظر پڑتے ہی سانپ اندھا ہو جاتا ہے۔

زبرجد زمرد کی کان سے نکلتا ہے اور یہ زمرد کی کان کا ادنیٰ پتھر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ زمرد پتھر کی شاخ کہلاتا ہے۔

چند مشہور پتھروں کے طبی اور سحری خواص

یاقوت سرخ (RUBY)

یہ درجہ اول کا پتھر ہے اس کی چار بڑی قسمیں ہیں۔ درجہ اول کا شفاف روبی کئی ہزار روپیہ قیراط ہوتا ہے۔ مگر طبی اور سحری فوائد حاصل کرنے کے لیے کسی بھی درجہ کا سرخ یاقوت پہنا جاسکتا ہے۔ لہٰذا کم قیمت ہونے کی وجہ سے درجہ سوئم Semiprecious کے سرخ یاقوت کا انتخاب کیا ہے تاکہ عام لوگ بھی اس کے خواص سے فائدہ اٹھاسکیں۔ اس کے بے شمار رنگ اور قسمیں ہیں۔

طبی افعال

پیٹ معدے کے تمام امراض، خون کے تمام امراض، امراض قلب، ہائی اور لو بلڈ پریشر (خصوصاً لو بلڈ پریشر) ام لعبیان (سوکھے کے مرض) اسقاط حمل (Palpilation) اختلاج قلب تھرمباس (Thrumbosis) اور نبض کی رفتار کو اعتدال میں رکھنے میں اس کا کوئی جواب نہیں۔ مرگی، پاگل پن، طاعون، گھٹیا، عرق النساء، نقرس، (Arthiritis) وغیرہ میں بھی خاصہ افاقہ دیتا ہے۔ مقوی جگر، وحشت اور ڈپریشن کو دور کرتا ہے۔ جریان، سیلان الرحم اور نقاہت (عام کمزوری) کے لیے بے حد مفید پایا گیا ہے۔ زہر کے اثرات کو دور کرتا ہے۔ سانپ اور دشمنوں کے زہر سے اس کا پہننے والا عموماً محفوظ رہتا ہے۔ آنکھوں کے قریب رکھنا، آنکھوں کے امراض میں بھی مفید ہے منہ کے قریب رکھا جائے تو منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ جن کو سردی زیادہ لگتی ہو ان کے لیے بہت فائدہ مند مانا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سحری خواص

روح کو طاقتور بناتا ہے۔ وسوسہ شیطانی دور کرتا ہے۔ دلی مرادیں حاصل ہوتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔ ترقی عزت و رفعت بھی حاصل ہوتی ہے۔ فراخ دلی اور محبت بڑھاتا ہے ازدواجی زندگی کے لیے نہایت مفید اور پرتاثیر مانا جاتا ہے۔ مزاج میں پھرتی اور چستی پیدا کرتا ہے۔ خود اعتمادی، ہمت، شجاعت، طاقت، ہوشیاری اور زیرکی پیدا کرتا ہے۔ خیالات کے ہجوم کو دور کرتا ہے اور ذہنی یکسوئی اور ارتکاز پیدا کرتا ہے۔ دشمنوں سے محفوظ رکھنے والا گردانا جاتا ہے۔ عرق النساء وجع مفاصل، گٹھیا کو دور کرتا ہے۔ اور اگر فیملی میں یہ بیماری ہو تو بچوں کو اس بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ تعلقات بڑھاتا ہے۔ پرخلوص دوستی اور محبت حاصل ہوتی ہے اس لیے اس کو زمانہ قدیم میں بہترین شادی کا تحفہ کہا جاتا ہے۔ پہننے والا اگر خطرے میں ہو تو اس کا رنگ پیلا مائل ہو جاتا ہے۔ اگر موجودہ نوکری یا کاروبار یا حالات سے مطمئن نہ ہوں تو اس کو پہنے۔ یہ ایسی تبدیلیاں لاتا ہے جو بہتر نتائج پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ کمزوری اور بے اصولی دور ہوتی ہے۔ اسٹاک، بروکر اور اسٹاک کے کاروبار کرنے والوں کے لیے مفید پتھر مانا جاتا ہے۔

زمرد (Emerald)

یہ زبرجد خاندان کا سب سے قیمتی پتھر ہے۔ ہمیشہ ہرے رنگ میں ملتا ہے۔ یہ شاذونادر ہی بالکل شفاف پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں اس کی قیمت لاکھوں روپیہ فی قیراط تک جاتی ہے۔ اس میں جھائیاں، ابر اور شگاف عام طور سے ملتا ہے۔

طبی افعال

افعال معدہ کے لیے مفید ہے۔ نبض کی حرکت کو اعتدال پر لاتا ہے۔ لو بلڈ اور ہائی بلڈ پریشر دونوں میں مفید ہے۔ دل و دماغ معدے اور جگر کے افعال کو درست کرتا ہے اور قوت دیتا ہے جذام، زہر، پیاس اور پتھری کے لیے تریاق ہے۔ زہریلے جانوروں کے ڈنگ سے محفوظ رکھتا ہے۔ حرارت عزیزی بڑھاتا ہے۔ مرگی اور امراض رحم کے لیے شفاء ہے۔ سر کے درد خاص طور پر (میگرین) درد کی صورت میں سر میں باندھنے سے عموماً فوراً افاقہ ہو جاتا ہے۔ ذیابطیس (شوگر) والوں کے لیے بھی مفید ہے مثانے کو قوت دیتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو کنٹرول

کرتا ہے۔ وضع حمل میں آسانی کے لیے رانوں پر باندھا جانا نہایت مفید ہے۔

سحری خواص

پانچ یا چھ قیراط کا پتھر اتنے ہی سونے یا چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہننے سے دشمنوں اور حاسدوں کے دل میں رعب پڑتا ہے۔ اور وہ دشمنی سے بعض آجاتے ہیں۔ دلی مرادیں عموماً پوری ہوتی دیکھی گئی ہیں۔ غم و غصہ دور کر کے طبیعت میں شگفتگی اور زندہ دلی پیدا کرتا ہے۔ اس کے پہننے والے کو حقیقی محبت ملتی ہے۔ زمرد پہنے والے کے ہاتھ میں اگر زہریلا کھانا آجائے تو چہرے پر پسینہ نمودار ہو جاتا ہے۔ اس کا پہننے والا اگر پاک دامنی سے ہاتھ دھو بیٹھے تو پتھر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ یا اس میں شگاف پڑ جاتا ہے۔ اگر یہ پتھر جادو، بیماری سائے یا نظر بد کو دور نہ کر سکے تو انگوٹھی میں کانپنے لگ جاتا ہے۔ یا گر جاتا ہے۔ اس کا زیورات سے نکل کر گر جانا یا کم ہو جانا ہمیشہ بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہوا ہے ایسی صورت میں کثرت سے صدقہ، خیرات اور استغفار کا ورد اور دعا ہی ان مصیبتوں کو ٹال سکتی ہے۔ یہ تقریری صلاحیت میں گرانقدر اضافہ لاتا ہے۔ استادوں، مبلغوں خطیبوں، سیلز مینوں کے لیے نہایت مفید سمجھا جاتا ہے شادی شدہ کی سالگرہ پر اس کا تحفہ دینا پائیدار اور حقیقی محبت سے آشنا کرتا ہے۔ مگر خیال رہے میاں بیوی کبھی ایک دوسرے کی زمرد والی انگشتری تبدیل نہ کریں۔ ورنہ محبت میں رکاوٹ اور خرابی کے شواہد ملے ہیں، ثور، سرطان، حوت والے افراد اس کو پہن کر فائدہ پاتے ہیں۔ تنگی معاش والے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے دیکھے گئے ہیں۔ جادو کا توڑ کرنے والا پتھر بھی کہلاتا ہے۔

لاجورد (Lapislazuli)

کبھی یہ درجہ سوئم کے پتھروں میں شمار ہوتا تھا مگر اس کی پیداوار میں کمی اور مانگ مین زبردست اضافے کے بعد یہ درجہ دوئم کے قیمتی پتھروں میں شمار ہونے لگا۔ لاجورد (Lazurile) اور (Lapis) ایک ہی خاندان کے دو مختلف پتھر ہیں۔ ہمارے یہاں دونوں ایک ہی نام سے فروخت ہوتے ہیں۔ دونوں میں معمولی سا فرق ہے۔ یہ ایک کم قیمت (Semi precious) پتھر ہے۔ مگر افادیت کے لحاظ سے کئی بڑے پتھروں سے زیادہ مانگ رکھتا ہے۔

طبی خواص

یہ خون کی گندگی کو صاف کرتا ہے۔ خون کے تمام امراض میں مفید ہے۔ یہ خلیوں کی یعنی صفراء، سودا، بلغم، خون کی صفائی میں سب سے بہتر ثابت ہو چکا ہے۔ شدید پیٹ کے درد میں فوری افاقہ لاتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔ اسقاط حمل کے خلاف سب سے موثر پتھر پایا گیا ہے۔ وہ خواتین جو تمام علاج کروا کر تھک چکی ہوں ان کو بھی اس پتھر نے بے حد فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ روحانی اور جسمانی قوت میں اضافہ لاتا ہے۔ نکسیر بند کرتا ہے۔ اشوب چشم، پلکوں کے ٹوٹ کر گرنے اور دانے بننے اور بلاوجہ آنکھ سے پانی جانے کے امراض میں بے حد مفید ہے۔ اس کو پانی میں گھس کر آنکھوں پر لگائیں۔ شدید درد میں بھی کارگر پایا گیا ہے۔ مرگی میں بھی مفید ہے۔ درد گردہ، درد جگر اور یرقان میں بھی خاصہ کارگر پایا گیا ہے۔ امراض قلب میں مفید ہے اور مقوی قلب و دماغ مانا جاتا ہے۔ جذام، مسوں میں خارش تر و خشک اور دیگر جلدی امراض میں بے حد نافع ہے۔ جذام کے مریضوں میں خصوصی فائدہ نظر آتا ہے۔ مالیخولیا اور غائب دماغی کے لیے بھی مفید ہے۔

سرکہ میں ڈبو کر یا سرکے کے ساتھ پتھر میں گھس کر مرض کے داغ پر لگانے سے داغ چند ماہ میں غائب ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی انگشتری میں پہننا مفید ہے۔ اس کے پوڈر کو روغن زیتون کے ساتھ ملا کر کسی بھی زخم یا ناسور پر لگانے سے جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ حکماء اور روحانی معالج اس کو چوبیس گھنٹے پہننے کی ممانعت کرتے ہیں۔ اسے صرف ۱۲ تا ۱۸ گھنٹے پہننا بہت ہے۔ کیونکہ یہ آپ کو مکمل طور پر روحانی دنیا کا باسی ہونے پر راغب کرتا ہے۔ ہلکا سا قبض بھی ہو سکتا ہے۔ نیز سماعت کمزور کرنے کا بھی خدشہ کیا جاتا ہے۔

سحری خواص

اکثر قدیم روایتوں میں مرقوم ہے کہ انجیل اور دیگر آسمانی کتابوں میں جس نیلم کا ذکر کیا گیا ہے وہ لاجورد تھا۔ اس لیے اس کو اکثر مذاہب میں متبرک مانا جاتا ہے۔ تقریباً تمام دنیا کے روحانی شفاگر، ہیلر (Healer) روحیت پسند افراد لاجورد اور ایمینلمسٹ ضرور پہننے پہنائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں پتھر عظیم تر روحانی قوت کے بہاؤ کو انسان کے تابع کر دیتی ہے۔ اور کائناتی توانائی کو اپنی مرضی کے موافق (ہیلنگ) شفاء بخشی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بدھ مت، لامہ، بھکشو، قدیم مصری، قدیم چینی بھی اس کو متبرک اور روحانی طاقتوں کا خزانہ مانتے تھے اور ہیں۔ چکرا

تھیراپی میں اسے تیسری آنکھ اور (کرراؤن) سہرا چکرا کھولنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ خوف وہراس ڈپریشن اور فکروں سے نجات دیتا ہے اور دل میں اطمینان اور سکون پیدا کرتا ہے۔

آج کی شہری زندگی کے مقابلے اور ٹینشن کی فضاء میں یہ نیم قیمتی پتھر نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ یہ نفسیاتی اور ذہنی عوارض سے محفوظ رکھتا ہے۔ خواب سے ڈرنے والے بچوں کے گلے میں لٹکانے سے خوف دور ہو جاتا ہے۔ اور برے ڈراونے خواب آنا بند ہو جاتے ہیں۔ روحانی شفاءگرہ معالج، حکیم اور عامل حضرات ایسے مریضوں سے ملتے وقت ضرور پہنا کریں۔ اس طرح کائناتی توانائی اور آفاقی صحت مند انرجی مریضوں کے اعصاب میں براہ راست منتقل ہو جاتی ہے۔ جس سے مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ انگلینڈ، امریکہ آسٹریلیا، برازیل اور یورپ میں اس کے استعمال میں کامیابی کی وجہ سے اس کی قیمت اور مانگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ بہت کمزور مریضوں کو یہ پتھر نہیں پہننا چاہیے اس کے بجائے معالج پتھر اپنے پاس رکھے۔ البتہ جب مریض توانا ہونے لگے تب آپ اسے چند گھنٹے یہ نگینہ پہننے کو ضرور دیں۔ قدیم مصری اس کی شفاء بخش قوت کے اس قدر قائل تھے کہ وہ اس پتھر کے برابر وزن کا سونا دے کر اسے خرید لیتے تھے۔

اس پتھر کے کناروں میں سونے کی کٹاری بنا کر لاکٹ بنا کر پہننا مستقل طور پر روحانی قوتوں سے رابطہ کروا سکتا ہے۔ یہ پتھر عقل، ذہانت مطانت، قوت گفتار اور صحیح فیصلے تک پہنچنے کی بہترین قوت عطا کرتا ہے۔ اس لیے بڑے بزنس مین، اسٹاک بروکز، سلیز و پرچیز کے بڑے افسران کو یہ پتھر ضرور پہننا چاہیے۔ یا بغیر تراشا ہوا پتھر ٹیبل پر بطور پیپر ویٹ رکھنا چاہیے اس طرح ان کی قوت فیصلہ میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ اور وہ نقصان دہ فیصلے کرنے سے نامون رہیں گے۔ خیال رہے کہ اگر آپ مستقل طور پر روحانی عامل بننا چاہتے ہیں تو اسے ۱۶ تا ۱۸ گھنٹے سے زائد اپنے سے مس کر کے نہ رکھیں۔ بہتر یہ ہے کہ دن میں پہن لیں اور سوتے وقت اتار کر الماری میں قریب رکھیں۔

عقیق (Agate)

درجہ دوئم (Semi precious) کا پتھر ہے۔ بے شمار رنگوں اور اقسام میں پایا جاتا ہے۔ یہ بھی تمام مذاہب و اقوام میں متبرک جانا جاتا ہے۔ یہ وہ واحد پتھر ہے جو سورج سے آنے والی الٹراوائلٹ شعاعوں کو جذب کر کے اور نیوٹرل کر کے جسم میں داخل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے

تمام بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا ہوتی ہے۔اور سورج کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔اور زرد، سرخ اور عقیق یعنی چھوٹے سائز کے پتھر نہایت معقول قیمت میں بازار میں موجود ہیں۔

طبی افعال

پاگل پن، جنونی کیفیت، دماغ و ذہنی امراض، نکسیر، کثرت حیض، دل اور معدہ سے بہنے والے خون، نیز تمام طرح کے (Hemmoride) یعنی اندرون اور بیرونی خون کو بہنے سے روکتا ہے۔یہ انجماد خون نہیں ہونے دیتا اس لیے امراض قلب اور اختلاج قلب دونوں میں نہایت مفید اور مفرح پایا گیا ہے اختلاج قلب (palpitqtion) والوں کو بڑا پتھر لاکٹ میں بنوا کر پہننا بے حد مفید دیتا ہے۔ہر قسم کی پتھری اور تلی کے امراض میں بھی نفع بخش اثرات پیدا کرتا ہے۔اس کا سرمہ آنکھوں کے تمام امراض میں مفید مانا جاتا ہے۔اس کے پوڈر کو کسی بھی منجن، خاص طور پر مسنون زرد کے ساتھ دانتوں پر ملنے سے بہت جلد پائریا اور دانتوں کے دیگر امراض سے کلی نجات ملتی دیکھی گئی ہے۔مکڑی بچھو اور زہریلے کیڑوں کے کاٹنے کی صورت میں اس کا پوڈر ملنا زہر کو پھیلنے سے روک دیتا ہے۔

سحری خواص

مذہب، شرافت، انسانیت اور پاکیزگی کی طرف راغب کرتا ہے۔گناہوں کی طرف دل اچاٹ کرتا ہے۔غصہ اشتعال انگیزی غم، زود حسی، تنگ دلی، چڑچڑاپن اور ڈپریشن کو دور کر کے تر و تازہ کرتا ہے۔مستقل مزاجی اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔کام کرنے کی لگن جاگتی ہے۔مستقل کام نہ کرنے والوں کے لیے بے حد فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔بے حوصلگی، پست ہمتی، کمزوری اور ڈر دور کرتا ہے۔اچھے بڑے سائز کے عقیق پہننا دشمن کے دل میں رعب و خوف کا باعث بنتا ہے۔طبیعت میں کینہ، نفرت کدورتوں، جھگڑالو پن میں نمایاں کمی لاتا ہے۔زہریلے کیڑوں اور جانوروں سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔یہ کم قیمتی مگر متبرک پتھر ہر شخص کے قوت خرید کے اندر ہے۔دھوپ میں کام کرنے والے افراد اور ریڈیشن کے قریب (چاہے ٹی وی اسکرین کی ریڈیشن ہی کیوں نہ ہو) اور کمپیوٹر آپریٹر کام کرنے والے افراد کو ضرور پہننا چاہیے تا کہ عقیق اس کا توڑ کرتا رہے۔

فیروزہ (Turquoise)

بنیادی طور پر دو قسم کا ہوتا ہے۔اوسط درجہ قیمت کا پتھر ہے۔یہ اپنی برکات اور خواص کی وجہ سے امیر اور غریب میں مقبول ہے۔

طبی افعال

امراض سر اور امراض معدہ میں نہایت مفید مانا جاتا ہے۔اس کا سرمہ آنکھوں کے کئی امراض کا شافی علاج ہے۔خاص طور پر رات کو زائل ہونے والی بصارت کو واپس لانے نیز تلی کے سفید ہونے کا شافی علاج مانا جاتا ہے۔طحال، فتق، ورم، درد، گیس، جنون، ناسور، تلی، صرح وغیرہ میں فائدہ کرتا ہے۔خاص طور پر فیروزہ کا کشتہ شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے بے شمار امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔اکثر حکیم کے مجربات میں سے ہے۔گردہ مثانہ کی پتھری کا علاج بھی فیروزہ سے ہوتا ہے۔سانپ اور بچھو کے زہر کو زائل کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

خواص سحری

فیروزہ پہننے سے دل کو راحت، سکون، اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔عجیب سا احساس حصار پیدا ہوتا ہے۔حالات سے ذہنی طور پر پریشان ہونے والے افراد کے لیے بے حد نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔یہ خوف اور ڈر کو دور کرتا ہے۔راضی بہ رضا رہنے کی عادت پختہ کرتا ہے۔دشمنوں پر فتح یاب کرتا ہے۔حادثات، ڈوبنے اور آسمانی بجلی سے بچاتا ہے۔زہریلے جانوروں اور کیڑوں کو قریب نہیں آنے دیتا۔نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔طالب علموں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔کیونکہ یہ علم و ہنر سیکھنے میں بے حد معاون ہے۔روحانی علوم کے متبدیوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔انہیں فیروزہ۔ایمیتھسٹ اور لاجورد کو مشقوں کے وقت خاص طور پر پہننا چاہیے۔یہ ان کے حصول علم میں حد درجہ معاون ثابت ہوگا۔

کہا جاتا ہے کہ نیا چاند دیکھ کر مسنون دعائیں پڑھ کر فیروزہ پر نظر کرنے سے زر کثیر ہاتھ لگتا ہے۔یہ آفاقی اور ذاتی محبت اور علوم و فنون میں بے حد ترقی دیتا ہے۔حاملہ خاتون کو جملہ خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے علاوہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی فرد پر قضائے ناگہانی آنے والی ہو تو فیروزہ چیخ جاتا ہے یا بیچ میں سے دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں اسے دریا یا سمندر میں جتنی

جلد ہو سکے پھینک دیں۔صدقات خیرات اور استغفار کی کثرت رکھیں کم از کم مدت ۴۰ دن تک ضرور استغفار اور خیرات کریں۔چاہے سوا روپیہ یا چند پیسے ہی کیوں نہ ہوں۔اگر انگوٹھی سے فیروزہ کا نگ نکل کر گر جائے تو بھی یہی عمل کرنا چاہیے۔اور اس کو سمندر یا دریا برد کر دینا چاہیے۔جن لوگوں کے کام ہوتے رک جاتے ہوں ان کو بڑے سائز کا فیروزہ پہننا چاہیے۔یہ ان اسباب کو دور کرتا ہے۔بدھ مذہب میں یہ نہایت متبرک پتھر ہے۔ان کے یہاں روایت ہے کہ اگر نامعلوم اسباب کی وجہ سے بیماری اور پریشانیاں ہوں تو اس پتھر کو پہننے سے کلی شفاء کامیابی اور خوشی ہوتی ہے۔

حجرالشمس (Sun stone)

اس کو انگریزی میں سن اسٹون کہتے ہیں۔جبکہ اس کے مختلف نام ملیے کٹ ، ملیے اسٹون۔پروفری ہیں۔اس کا رنگ سفیدی مائل ذرا بھورا، چمک میں بلور سے ملتا جلتا ہے۔

خصوصیات

یہ پتھر چاندی کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اس کی انگوٹھی جنون اور خفقان میں مفید ہے۔کمر میں باندھنے سے خوف ڈر دفع کرتا ہے۔حکمائے سابقین نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو درخت خرما میں باندھنے سے پھل آتے ہیں۔

سن اسٹون بھی سورج والا پتھر بڑی خوبیوں کا مالک ہوتا ہے۔یہ سورج کی طرح اپنے چاروں طرف ایک ہالہ سا رکھتا ہے۔اور بے حد چمکدار خوشنما لگتا ہے۔اس کو عربی میں حجرالشمس، سنسکرت میں سوریا اور انگریزی میں سن اسٹون کہتے ہیں۔یہ سرخ بھورے رنگ کا پتھر ہوتا ہے مگر اس میں زردی کی جھلک ہوتی ہے۔سفید پتھر میں سنہرا رنگ جھلکتا ہے۔جو اعلیٰ قسم کا پتھر کہلاتا ہے۔اس نگینے میں آکسیجن ایلومنیا، سلیکا، سوڈا، کروم اور ہیلیم کے کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

سن اسٹون میں بعض اہم خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

1:۔یہ انسان کو خوف وہراس اور ڈرنے سے بچاتا ہے۔

2:۔دل ودماغ کو سکون اور فرحت بخشتا ہے۔مسرتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

3:۔آدمی میں وفاشعاری کے بہترین جذبات کی نشوونما کرتا ہے۔

اس کے ساتھ سن اسٹون کئی بیماریوں کو بھی شفاء دیتا ہے۔مثلاً یہ پتھر نیند نہ آنے یا بے خوابی

کے مرض کو دور کرتا ہے۔اس کی وجہ سے خلل دماغ، جنون، خفقان اور پاگل پن جاتا رہتا ہے۔برے خیالات اور بے خوابوں سے انسان کو محفوظ کرتا ہے۔

اس پتھر کا موافق ستارہ شمس ہے۔سن اسٹون کا تعلق برج اسد سے ہوتا ہے۔جو لوگ ۲۲ جولائی تا ۲۲ اگست کے درمیان پیدا ہوتے ہیں۔ان لوگوں کے لیے سن اسٹون برتھ اسٹون یا پیدائشی پتھر کہلاتا ہے۔

اس کے علاوہ جن کا نام صرف م، و، ہ، ح، اور خ سے شروع ہوتا ہے۔ان سب لوگوں کو سن اسٹون پتھر کا استعمال راس آتا ہے۔یہ ان لوگوں کے لیے بھی خیر و برکت کا سبب ہوتا ہے جو نام یا تاریخ پیدائش کے سبب عدد چار حاصل کرتے ہیں۔

سن اسٹون کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔اس کی انگوٹھی بہت سے امراض کے علاوہ بہت سی ارض وسماوی آفتوں سے بچاتی ہے اور انسان میں اعلیٰ قسم کے اوصاف پیدا کرتی ہے۔

ترمری (Tourmalina)

اس پتھر کا رنگ زرد، سفید، گلابی، سرخ، سبز، بھورا، سیاہ اور خاکستر ہوتا ہے۔یہ بلوری چمک کا خوشنما پتھر ہے۔اسے انگریزی میں ترمیلن (Tourmalina) کہتے ہیں۔ترمیلن بھی قدرت کا عجیب وغریب شاہکار پتھر ہے۔یہ اپنے خوبصورت اور منفرد دلکش رنگوں کی وجہ سے جواہرات میں شمار کیا جاتا ہے۔ترمیلن ایک ایسا جواہر ہے جو عمدہ رنگوں اور بہت ہی عمدہ قسموں میں پایا جاتا ہے۔اس میں آپ کو جواہرات کا ہر ممکن رنگ اور ہر ممکن انداز ملے گا۔ترمیلن میں ایسے پتھر بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ رنگ پائے جاتے ہیں۔جن کے اندر کیٹس آئی (لہسنہ) کا اثر بالکل نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔بعض پتھروں کے رنگ لہریں مارتے اور حرکت کرتے ہوئے ایک سرے سے دوسرے تک واضح یا غیر واضح طور پر تبدیل ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔یا پھر دو مختلف متوازی لائنوں کی صورت میں بھی نظر آتے ہیں۔

ترمیلن زیورات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ترمیلن کی سختی کا درجہ بہت بلند ہے۔ممکن ہے یہ بہت جلد قیمتی پتھروں میں شمار کیا جانے لگے۔ترمیلن میں ایک خصوصیات یہ بھی ہے کہ جو پاور الیکٹروسٹی کہلاتی ہے۔جب اسے گرم کیا جائے یہ کسی کپڑے پر رگڑا جائے تو اس کے ایک حصے پر مثبت برقی چارج پیدا ہوتا ہے۔اور یہ چھوٹے چھوٹے زروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔جس

Scanned with CamScanner

طرح کپڑا کھینچتا ہے۔تبت، بھارت، پاکستان کے سرحدی علاقے کے علاوہ اس کی اعلیٰ قسم امریکہ، روس، برازیل، سری لنکا، اور مڈغاسکر میں دستیاب ہے۔

یہ پتھر مخصوص کانوں سے قلموں کی شکل میں نکالا جاتا ہے۔ بے حد خوبصورت اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔اس کو عربی میں تروی، سنہاس زبان میں ترامالی، انگریزی میں ترمیلن، سنسکرت میں گزرھرپ اور اردو میں سنگ ترمری کہتے ہیں۔یہ پتھر نیلا، گلابی، بھورا، گہرا سرخ، پیلا، گہرا سبز پایا جاتا ہے۔اس کے کیمیائی اجزاء میں لوہا، المونیم، بیریلیم، سلیکا، کروم، کیلشیم، اور میگنیشیم شامل ہوتے ہیں۔اس پتھر کی مشہور اقسام یہ ہیں۔

1:۔سراندیپ	زردی مائل رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔
2:۔دیورائٹ	بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔
3:۔انڈیکولائٹ	سیاہی مائل نیلے رنگ کا۔
4:۔فیری زائٹ	ہلکے سیاہ رنگ کا
5:۔ربے لائٹ	گلابی، جامنی رنگ کا
6:۔سائبریکا	ہرا زیتونی رنگ کا
7:۔سکورل	لوہے کی آمیزش، سیاہی مائل رنگ کا
8:۔برازیلین	نیلے رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

سنگ ترمری کی خصوصیات میں چند خاص باتیں شامل ہیں۔یہ پتھر انسانی کردار کی حفاظت کرتا ہے۔انسان میں جنسی بے راہ روی کو روکتا ہے دل اور دماغ کو برے خیالات اور نقائص سے بچاتا ہے۔اس کی وجہ سے بے خوابی کی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔اور ایسے پراگندہ خوابوں سے بچاتا ہے۔جس میں بعض لوگ اپنے مقدس رشتوں کو پامال کرتے ہوئے محترم ہستیوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کر لیتے ہیں۔حالانکہ بیداری کی حالت میں وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔اس نگینے پر بدکردارول، اور گمراہی کے جذبات کا قطعاً اثر نہیں ہوتا۔

یہ آدمی کے درد گردہ برص کے مرض، کوڑھ، مالیخولیا اور سوداوی امراض سے بچاتا ہے۔اس کے استعمال سے نظام ہضم درست ہو جاتا ہے۔اور یہ بدہضمی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔اگر کسی مرد کا عضو خاص کمزور ہو تو اس پتھر کو پیس کر عضو پر لیپ کرنے سے بھی عضو مخصوص کی کمزوری ہمیشہ کے لیے دور ہو جاتی ہے۔یہ عدد ۸ والوں کو راس آتا ہے۔

سنگ سیم یا حجر السیم

اس کو سنگ سیم بھی کہتے ہیں۔اس کا رنگ زرا سبزی اور سفیدی مائل ہوتا ہے۔لیکن بعض کا رنگ گہرا رہتا ہے۔یہ بلوری سخت قسم کا پتھر ہے۔سنگ جیڈ کی ایک خاص قسم ہے۔اس پتھر کو قدرت نے یہ صفت عطا کی ہے کہ کسی شخص کے پاس اگر زہر ہو اور وہ اس پتھر کے پاس جائے تو یہ حرکت میں آجاتا ہے۔زمانہ قدیم میں اس کی بڑی قدر و قیمت تھی۔بادشاہوں کے دسترخوان یا بازو بند میں رہتا تھا۔اب یہ نایاب ہے۔وزیر نظام الملک حسن بن علی نے سیر الملوک میں تحریر کیا ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک روز کہا کہ ''میری سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام سے کم نہیں۔میرے پاس جس قدر مال اور ہتھیار ہیں وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہیں ہوئے۔''

اس وقت حاضرین دربار میں سے ایک شخص نے بادشاہ سے عرض کیا۔''میرے پاس ایک ایسی نادر و نایاب چیز ہے کہ جو کہ فرمانروا کے پاس نہیں ہے۔'' بادشاہ نے کہا۔''وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو میرے پاس نہیں؟''

اس شخص نے حجر السیم کا تزکرہ کیا اور کہا۔''قدرت نے اس پتھر میں یہ خاص صفت اور اثر عطا کیا ہے۔'' بادشاہ نے اس پتھر کا تجربہ کیا اور اپنے غرور کے الفاظ پر نادم ہو کر حجر السیم کو اس شخص سے خرید لیا، زمانہ قدیم میں اس کے برتن تیار کیے جاتے تھے۔چین کے علاقے میں دستیاب ہے۔

یہ وہی پتھر ہے جو اردو زبان میں ایک روایت اور محاورہ بن چکا ہے۔دولت کے اظہار میں اکثر ''سیم و زر'' کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔اس حسین چمکدار پتھر کو عربی میں حجر السیم سنسکرت زبان میں پہلوا اور انگریزی میں جیڈ کہتے ہیں۔یہ خوش نما پتھر چینی لوگوں میں بڑا ہی محترم متبرک اور مقدس جانا جاتا ہے۔تاریخی حقائق کے مطابق یہ نگینہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے کئی ہزار سال پہلے انسان نے دریافت کر لیا تھا۔اہل چین روحانی طور پر اس پتھر سے عقیدت رکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر سنگ سیم کسی مردہ جسم کے ساتھ رکھ دیا جائے تو مرنے والے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

اس خوبصورت پتھر میں المونیا، زرکونیم، سلیکا، سوڈا، کرومیم اور کیکسائٹ مادوں کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔اور یہ مختلف اقسام میں پایا جاتا ہے۔خاص طور سے یہ پتھر نیلا، سرخ، پیلا، سیاہ،

Scanned with CamScanner

نارنجی، چاکلیٹی اور سیاہ رنگ میں پایا جاتا ہے۔ان تمام رنگوں کے پتھر نیفرائٹ جیڈ کہلاتے ہیں اور سبز رنگ کے نگینے کو اورینٹل جیڈ کا نام دیا جاتا ہے۔

سنگ یشم میں بلا کی خوبیاں پائی جاتی ہے۔اس میں بہت سی خصوصیات ہیں مثلاً اعصابی نظام اوا اعصاب کے عضلات کو پوری طرح کنٹرول کرتا ہے۔

انسان کو اضطراب، بے چینی اور اضطراری کیفیتوں سے بچاتا ہے فکر و پریشانیوں کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔مثلاً خلل دماغ اور اعصابی اختلال وغیرہ سے محفوظ کرتا ہے۔دوسری بہت سی بیماریوں میں دوا کا کام کرتا ہے۔علاوہ ازیں انسان میں مافوق الفطرت قوتیں اور پراسرار مخفی قوتیں پیدا کرتا ہے۔

اس پتھر میں بعض اہم طبی خواص پائے جاتے ہیں۔انہیں جان کر فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔مثال کے طور پر یہ نگینہ جماع کی لذت میں کمزریوں کو دور کرتا ہے۔اور بے حد قوت باہ پیدا کرتا ہے۔اس کے استعمال سے مردوں میں سرعت انزال اور احتلام کی بیماری جاتی رہتی ہے۔اور جریان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔یہ پتھر عورتوں کو متعدد ظاہری اور باطنی بیماریوں کا علاج کرتا ہے۔عورتوں کو اسقاط حمل سے بچاتا ہے۔

اس کے استعمال سے چہرے پر داغ دھبے اور کیل مہاسے ختم ہو جاتے ہیں۔یہ تپ محرقہ سے آدمی کو بچالیتا ہے۔اور زہر کی موجودگی کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔کیونکہ یہ زہر کی نشاندہی کرتا ہے اس کے علاوہ بچوں اور بڑوں کو موتی جھرے سے بچاتا ہے۔

سنگ حدید یا حجر الحدید

اس پر مقناطیس کا اثر نہیں ہوتا۔عربی مین حجر خماہان، فارسی میں سلطان مہرہ یا صندل حدیدی کہتے ہیں یہ نہر مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔مزاج سرد و خشک رنگ بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔طبی اصول میں حکماء کے خیال کے بموجب کمزور عضو پر پیس کر لگانا عضو کو قوی کرتا ہے۔اس پتھر کو گھس کر جانور کے پر سے ورم، سوزش اور ٹیس کے مقام پر لگایا جائے تو فائدہ رساں ہے۔اس میں لوہے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے۔

خفقان دفع کرتا ہے خارش اور پلکوں کی سوزش میں بھی گھس کر لگانا سودمند ہے۔

کالے رنگ کا یہ چمکدار پتھر سرد خشک مزاج رکھتا ہے۔اس میں لوہے کی آمیزش بہت ہوتی

ہے۔قدیم زمانے میں یہ پتھر دھات کے ساتھ ملا کر زیورات سازی میں استعمال کیا جاتا تھا۔عربی مین اس کو سلطان مہرہ یا صندل مدیری فارسی میں حمایان انگریزی میں اس کو رل جبکہ اردو میں سنگ حدید کہا جاتا ہے لوہے کی آمیزش نے اسے سیاہ رنگ دے دیا ہے۔یہ گہرا سیاہ ہلکا سیاہ اور خالی سیاہ کے طور پر پایا جاتا ہے۔لیکن اس کا سب سے مقبول پتھر گہرا سیاہ ڈارک بلیک کہلاتا ہے۔

یہ پتھر وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔مشکلات کو رفع کرتا ہے۔بری نظر سے بچاتا ہے۔جنگ وجدل میں کامیابی عطا کرتا ہے۔خوف سے آزاد کرتا ہے۔آسیب کا اثر نہیں ہونے دیتا۔شخصیت میں نکھار لاتا ہے۔سستی اور کاہلی کے لوازمات کا خاتمہ کرتا ہے۔سنگ حدید کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کو نجاست کی حالت میں اتار دیا جانا چاہیے۔اگر اس پتھر کے نیچے مشک رکھا جائے تو فائدہ پہنچتا ہے۔تاہم اس پتھر کا وزن چھرتی سے زیادہ ہرگز نہ ہو۔

یہ جسم کے تمام درد دور کرتا ہے۔ٹیسوں کا خاتمہ کرتا ہے۔سوزش، خارش اور ورم کا قائل ہے۔اگر عضو کمزور ہے تو اس پتھر کو پیس کر لگانے سے عضو کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔

اس پتھر کا ساتھی زحل ہے اور برج دلو اور جدی کا ساتھی ہے۔

سنگ حدید کے بارے میں چند تاریخی واقعات بھی بہت دلچسپ ہیں۔

یہ پتھر، جو مریخ، سورج اور چاند کے منحوس اثرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے ایک شخص کو جسے حاکم شہر سے جان کا خطرہ تھا حدید چینی کی انگوٹھی بنوانے کا مشورہ دیا اور اس پر چند قرآنی آیات کندہ کرا دیں۔جب اس آدمی نے اس قسم کی انگوٹھی پہن لی تو اس کے بعد ہمیشہ کے لیے حاکم شہر کے شر سے بچ گیا۔

روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس حدید کی انگوٹھی تھی۔اس نگینہ پر ''العزۃ اللہ'' کندہ کیا ہوا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کو آپ کے ایک چچا حضرت محاذ بن جبل نے سنگ حدید کی ایک انگوٹھی پیش کی اس پتھر پر ''محمد ﷺ رسول اللہ'' کندہ تھا۔آپ نے بعد خوشی اس انگوٹھی کو اپنی انگشت مبارک میں پہن لیا۔

زبور آل محمد ﷺ نے منقول ہے کہ جب بھی کسی نئے شہر میں داخل ہوا جائے تو اس پتھر کی انگوٹھی پہن لی جائے۔اس طرح شہر والوں سے ملاقات باعث خیر و برکت ہوتی ہے۔آقائے جعفر مشہدی سے منقول ہے کہ سنگ حدید کی انگوٹھی پر اپنے اور اپنی والدہ کا نام کندہ کرانا سعادت

Scanned with CamScanner

اور برکت کی نشانی ہے۔

یہ پتھر چین، ہندوستان، روس، برما، مڈغاسکر، سیلون، برازیل وغیرہ کے ممالک میں پایا جاتا ہے۔تاہم جو پتھر چین سے حاصل ہوتا ہے۔وہ سب سے اعلیٰ کوالٹی کا ہوتا ہے۔اس پتھر کو روزگار کی ترقی اور بزنس میں برکت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔اگر کوئی شخص کسی ادارے میں اس پتھر کی کوئی پلیٹ کندہ کرا کے نصب کرائے اور اس پر کلمہ شریف کندہ کرائے۔اس کے نیچے ادارے کا نام اور مالک کا نام بھی کندہ کرایا جاسکتا ہے۔اس صورت میں وہ ادارہ انشاء اللہ کامیابی کے مراحل طے کرے گا۔اور وہ ادارہ نقصان سے بچ جائے گا۔

سنگ ستارہ (Chrysoprase)

اس کو سنسکرت میں سورنا مکھی، انگریزی میں (chrysoprase) اور مختلف زبانوں میں سورنا گلی کرسو ہرپرن سین کہتے ہیں۔یہ بھورے اور براؤن رنگ کا خوشنما چمکدار پتھر ہے۔اس میں بہت چھوٹے چھوٹے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔

اس کا سنہرا رنگ معرفت الٰہی پیدا کرتا ہے۔اس کے افعال وخواص لہسنیا سے ملتے جلتے ہیں۔سنگ ستارہ کو گھسنے سے اس میں برقی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔زمانہ قدیم میں چاندی اور سونے کی ڈبیوں کے خوبصورت ڈھکنے تیار ہوتے تھے یہ پتھر جاپان مین عمدہ پایا جاتا ہے۔اصلی شکل سے دستیاب ہوتا ہے۔

خاص خصوصیات

1:۔عشق ومحبت میں کامیابی، قدرومنزلت میں اضافہ، مصیبت ومشکل میں مددگار ہوتا ہے۔دشمن کو سرنگوں کرتا ہے۔خواب بد سے بچاتا ہے۔بچوں کو نظر بد سے بچاتا ہے۔جن بھوت جادو ٹونہ وغیرہ وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔

2:۔دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں، دانتوں میں خون آنا وغیرہ اس کا منجن استعمال کریں۔بلغمی امراض کے لیے مفید ہے۔اس کا سرمہ لگانے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں۔

خواتین کے لیے فوائد

عورتوں کے لیے بھی قدرت نے اس پتھر میں شفا کا عنصر پیدا کیا ہے۔خواتین اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔کیونکہ۔

1:۔مانع حمل:۔ جو خواتین بچے پیدا نہ کرنا چاہتی ہوں ان کے لیے سنگ ستارہ مانع حمل دوا کا کام دیتا ہے۔چنانچہ اگر عورت اس مقصد کے لیے اس پتھر کو دودھ میں ڈال کر استعمال کرے تو اسے حمل نہیں ٹھہرتا

2:۔وضع حمل:۔ بچے کی پیدائش میں آسانی کے لیے سنگ ستارہ کو دردزہ (زچگی کا درد) شروع ہونے پر عورت اپنے سر پر باندھ لے تو وضع آسان ہوجاتا ہے۔

اس کے علاوہ تسکین قلب کے لیے سنگ ستارہ کو استعمال کیا جائے تو اس سے دل کو فرحت وخوشی محسوس ہوتی ہے۔پھوڑے خاص طور پر ناسور پر لگانے سے ناسور جلدی اچھا ہوجاتا ہے۔

علم نجوم مین سنگ ستارہ کا تعلق برج جدی اور برج دلو سے جبکہ اس کا متعلقہ یا حکمران زحل ہے۔یعنی یہ ان افراد کا لکی اسٹون ہے جن کا برج جدی یا دلو ہے۔

بلڈ اسٹون (Blood stone)

بلڈ اسٹون کا رنگ اس کے نام کی طرح سرخ نہیں بلکہ سبز رنگ (Green) ہوتا ہے۔البتہ اس پر ایسے دھبے یا نشانات موجود ہوتے ہیں جیسے اس پر خون کے چھینٹے پڑے ہوں۔انہی خون جیسے دھبوں کی وجہ سے اسے بلڈ اسٹون کا نام دیا گیا ہے۔اور اس کا عربی نام حجرالدم ہے۔

تاریخی حیثیت

جس وقت اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا تو یہ پتھر اس صلیب کے نیچے سے ملا تھا۔چونکہ حضرت عیسیٰ السلام بے گناہ اور معصوم تھے شاید اسی لیے پتھر ایسا نظر آتا ہے جیسے اس پر خون گرا ہو۔عیسائیت سے تعلق رکھنے والے یعنی عیسائی لوگ اس پتھر کو صلیب بنا کر تعویذ کی طرح پہنتے ہیں۔کیونکہ اس پتھر کی شکل صلیب جیسی ہوتی ہے۔زمانہ قدیم سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجسمے بھی بلڈ سٹون سے تراشے جارہے ہیں۔

اقسام

اگرچہ بلڈ اسٹون خون کے دھبوں والا گہرے سبز رنگ کا ہوتا ہے۔لیکن اس کی دوسری قسم

Scanned with CamScanner

سرخ رنگ کی بھی ہے۔البتہ سرخ پتھر آج کل انتہائی نایاب ہے۔

سورج گرہن کے اثرات

فلکیاتی سائنس کے ماہرین کے نزدیک سورج گرہن کے اثرات اس پتھر پر واضح طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔حتیٰ کہ ماہرین کے مطابق اس پتھر میں سورج گرہن بھی دکھائی دیتا ہے۔

چند اہم خصوصیات

1:۔خوف سے نجات۔اس پتھر کو استعمال کرنے (انگوٹھی میں گلے میں باندھنے سے) سے آدمی کا ہر قسم کا خوف دور زائل ہو جاتا ہے۔

2:۔امراض سے شفاء۔اگر اس پتھر کو تعویذ کے طور پر اس پر نقش کندہ کرانے کے بعد استعمال کیا جائے تو انسان ہر قسم کے مرض سے بچا رہتا ہے۔

3:۔جرأت مندی۔بلڈ اسٹون کو ہاتھ یا گلے میں پہنے والا آدمی بہادر اور جرأت مند ہوتا ہے۔

4:۔حفاظت جان۔اس پتھر کو پہننے والا جنگ کے میدان میں محفوظ رہتا ہے۔یہ زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔

5:۔محبت میں کامیابی۔محبت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس پتھر کی انگوٹھی سیدھے ہاتھ کی درمیانی انگلی میں پہنی جاتی ہے۔

6:۔محبوب کو تابع کرنا۔اگر کوئی اس پتھر کو سعد اوقات میں استعمال کرے تو سنگدل محبوب اس کا غلام ہو جاتا ہے۔

طبی فوائد

1:۔دوران خون کے امراض۔بلڈ اسٹون انسان کا دوران خون (خون کی گردش) درست رکھتا ہے اور دوران خون کی کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

2:۔ناسور و بھگندر۔یہ پتھر ناسور اور بھگندر جیسے موذی امراض کو ختم کرتا ہے۔

3:۔انجماد خون۔اس پتھر کو استعمال کرنے والے کا خون منجمد اور گاڑھا نہیں ہوتا۔خون نارمل پتلا رہتا ہے۔

4:۔امراض معدہ۔یہ پتھر معدہ اور پیٹ کی کئی بیماریوں کے لیے شافی علاج ہے۔معدہ کو مضبوط کرتا ہے۔

5:۔جریان خون۔یہ پتھر ہر قسم کے جریان خون کو روکتا ہے۔

مقام دستیابی

1:۔بلڈ اسٹون براعظم افریقہ میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔جہاں اس کے بے شمار ذخائر ہیں۔

2:۔اس پتھر کی کافی مقدار مصر، برازیل اور پاکستان میں بھی پائی جاتی ہے۔

3:۔پاکستان کا بلڈ اسٹون انتہائی اعلیٰ قسم کا اور کافی معیاری تسلیم کیا گیا ہے۔صوبہ بلوچستان میں اس کے بہت ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

لکی اسٹون / برتھ اسٹون

1:۔یہ پتھر ایسے افراد کا لکی اسٹون ہے جن کا برج حمل، عقرب ہے یا وہ ۲۱ مارچ تا ۱۹ اپریل تک کے کسی دن پیدا ہوئے۔

2:۔بلڈ اسٹون ان لوگوں کو راس آتا ہے (فائدہ پہنچاتا ہے) جن کے نام ا، ع، ل سے شروع ہوتے ہیں۔ان افراد پر اگر برج عطارد کے منفی اثرات ہوں تو یہ پتھر ان اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔

کیمیائی ترکیب

کیمیائی سائنس کے ماہرین نے بلڈ اسٹون کا کیمیائی تجزیہ کیا ہے۔ان کی تحقیق کے مطابق اس پتھر میں درج ذیل کیمیائی عناصر پائے گئے ہیں۔

آکسیجن+سلیکا+ٹیمینم آکسائڈ

مرجان (CORAL)

مرجان بہت مشہور نگینہ ہے۔مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں۔مثال کے طور پر

درج ذیل چند نام درج ہیں۔

1:۔ عقیق البحر۔ عربی میں مرجان کو عقیق البحر (سمندری عقیق) کہا جاتا ہے۔

2:۔ بسد۔ مرجان کو فارسی میں مرجان کے علاوہ بسد بھی کہا جاتا ہے۔

3:۔ کورل۔ مرجان کا انگریزی نام کورل (Coral) ہے۔

4:۔ کوریم پروالہ۔ پگالم۔ سادھوپی۔ یہ مرجان کے ہندی نام ہیں۔ اسے دودرم بھی کہا جاتا ہے۔

5:۔ مونگا۔ مرجان کو اردو میں مونگا بھی کہتے ہیں۔

6:۔ پروال۔ سنسکرت میں مرجان کو پروال کا نام دیا گیا ہے۔

مرجان کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ اس کا مزاج خشک اور سرد ہے۔ یہ سمندر کی تہہ میں پایا جاتا ہے اور ایک جانور کی طرح (نمو پاتا ہے) بنتا ہے۔ باہر سے اس کا خول انتہائی سخت ہوتا ہے۔ پانی میں پیدا ہونے کے سبب ہی اس کا مزاج سرد ہوتا ہے۔ یہ آئرن اور کیلشیم کاربونیٹ کا مرکب ہوتا ہے۔

رنگ

مرجان کو اس کی بیرونی خول کے مختلف رنگوں سے پہنچان لیا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ درج ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

(۱) سفید (۲) گلابی (۳) پیلا (۴) کالا (۵) خون کبوتر کی مانند ارغوانی (۶) بھورا۔ عمدہ قسم کے مرجان کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔

کیمیائی عناصر

مرجان میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے گئے ہیں۔

سلیکا۔ میگانیز۔ پائیراٹ۔ کیلشیم۔ آئرن۔ آرنا آکسیڈ۔ کروم اس میں زیادہ مقدار آئرن کی اور کیلشیم کی ہوتی ہے۔

مذہبی حیثیت

مرجان کو ہندوازم میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ نگینہ ہندوؤں میں بہت مقدس سمجھا

جاتا ہے۔ اس مذہب کی خواتین مرجان کو مذہبی احترام کے ساتھ بڑے شوق سے استعمال کرتی ہیں۔ ہندو اپنی مذہبی رسومات میں اس پتھر کو اپنے دیوی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔

مرجان کی پہنچان

(۱) تمام پتھروں میں یہ واحد پتھر ہے جس کو نقلی یا جعلی نہیں بنایا جاسکتا۔

(۲) اس پتھر کو گوبر کے اپلوں کی آگ میں جلایا جائے تو بالکل راکھ بن جاتا ہے اور یہ راکھ کشتہ سازی میں استعمال کی جاتی ہے۔

تاریخی اہمیت بحوالہ قرآن پاک

اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں انسان کے لیے اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سورہ کی بائیسویں آیت میں مرجان کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ یہ قدرت کی بے شمار نعمتوں میں سے خاص نعمت ہے۔ اس کا دیدہ زیب رنگ، خواص، اثرات اور افعال بہت مفید ولطیف ہیں۔ قرآن کریم میں مذکور ہونے کے سبب زمانہ قدیم سے اس پتھر کی تسبیح کا رواج چلا آ رہا ہے۔ مسلمانوں میں اس لیے اس پتھر کا احترام پایا جاتا ہے۔

مقام پیدائش

اگرچہ کچھ جواہرات یا نگینے پتھروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن مرجان پانی میں نمو پاتا ہے۔ یہ دراصل شہد کے چھتے کی طرح سوراخ دار سرخ رنگ کی لکڑی ہے جو سمندر کی تہہ میں پتھر سے چمٹی ہوتی ہے۔ اور پتھر سے ہی اگتی ہے اس کی شاخیں پتوں اور پھلوں سے عاری ہوتی ہیں البتہ اس کی جڑ ہوتی ہے۔ عمدہ قسم کا مرجان زیادہ تر اٹلی کے ساحلوں پر پایا جاتا ہے۔ بحرہ روم، خلیج فارس، بحر ہند، افریقہ وجاپان کے سمندروں کے علاوہ یہ تیونس اور سسلی کی آبی گزرگاہوں (آبنائے) سے بھی نکالا جاتا ہے۔

لکی اسٹون

مرجان علم نجوم کے رو سے برج اسد کے تحت پیدا ہونے والے اسدی افراد کے موافق یا سعد پتھروں میں سے ایک ہے یعنی برج اسد والوں کا لکی اسٹون ہے۔ برج حمل کا حکمران سیارہ مریخ ہے اس لحاظ سے برج حمل والوں کے لیے موافق پتھر ہے۔ ستارہ مریخ برج عقرب پر بھی

حکمران ہے۔اس لیے مرجان عقربی افراد کے لیے بھی سعد پتھر ہے۔

مرجان سے تعلقہ روایات

مرجان کا قدیم زمانے کے قصے کہانیوں میں ذکر کیا گیا ہے۔الف لیلیٰ کے قصوں، علی بابا چالیس چور اور حاتم طائی کی کہانیوں میں مرجان کا ذکر ملتا ہے اس کے علاوہ اس سے بعض روایات اور واقعات بھی وابستہ ہیں۔مثال کے طور پر درج ذیل ہیں۔

(۱) زیورس دیوتا جو یونانیوں کا دیوتا ہے کا تاج مرجان سے بنا ہوا ہے۔

(۲) وینس دیوتا کے مجسمہ کی آنکھیں مرجان پتھر کی ہیں۔

(۳) یونانی اور رومی ملاح اپنے بحری جہازوں اور بیڑوں کو سمندری آفات و حادثات اور تباہی سے بچانے کے لیے بادبان کے ساتھ مرجان پتھر کو باندھ دیتے تھے۔ان کے خیال میں یا ان کے عقیدے کے مطابق مرجان پتھر ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۴) ایک اور روایت یہ ہے کہ پاتال میں بیلوں نے زمین (کرہ ارض) کو اپنے سینگوں پر اٹھا رکھا ہے ان بیلوں کی دم آنکھیں اور سینگ اس پتھر (مرجان) سے بنی ہوئی ہیں۔

(۵) یونانی عقائد کے مطابق سمندر کے دیوتا دیوسائیڈن کا رتھ مرجان پتھر کا بنا ہوا ہے۔

طبی افعال وخواص

طبی لحاظ سے مرجان کئی قسم کے امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے۔اس کے چند ایک طبی فوائد درج ذیل ہیں۔

(۱) مقوی اعضائے رئیسہ۔مرجان انسان کے تمام اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔دل کی گھبراہٹ و ہیجان کو ختم کرتا ہے۔

(۲) دافع جریان۔یہ پتھر جسم میں خون کے اخراج (جریان) کو روکتا ہے یعنی جریان خون بند کر دیتا ہے۔

(۳) امراض خبیثہ۔مرجان سے امراض خبیثہ مثلاً سوزاک، بواسیر، آتشک اور جذام جیسے موذی امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

(۴) دماغی امراض۔اس پتھر کو استعمال کرنے سے دائمی نزلہ وزکام، فالج، لقوہ اور مرگی کے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔رعشہ کو بھی دور کرتا ہے۔

(۵) امراض چشم۔یہ پتھر تمام قسم کے امراض چشم (آنکھوں کی بیماریاں) میں مفید ہے۔

(۶) مردانہ امراض۔مرجان کے استعمال سے مردوں کے خاص امراض احتلام اور جریان دور ہو جاتے ہیں۔

(۷) زنانہ امراض۔مرجان خواتین کی مخصوص بیماریوں کا شافی علاج ہے۔اسے استعمال کرنے سے حاملہ خواتین اسقاط حمل سے محفوظ رہتی ہیں۔

اس کے علاوہ بانجھ پن اور اٹھرہ کو بھی دور کرتا ہے۔بچوں کی کھانسی میں مرجان مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۸) تریاق زہر۔مرجان ہر قسم کے زہروں کا تریاق ہے۔یہ زہر اور زہریلے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

(۹) خون میں تیزابیت۔یہ پتھر انسانی جسم میں خون کی تیزابیت دور کرتا ہے۔ہاتھ پاؤں میں جلن کو بھی رفع کرتا ہے۔

(۱۰) پیٹ اور امراض معدہ۔مرجان پیٹ کے زخموں کو مندمل کرتا ہے۔السر اور معدہ کے کئی امراض میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۱۱) جوڑوں کا مرض۔یہ پتھر جوڑوں کے درد کے لیے مفید ہے۔خاص طور پر گٹھیا کو دور کرتا ہے۔

(۱۲) مقوی معدہ وجگر۔مرجان معدہ اور جگر کو تقویت دیتا ہے۔یونانی حکیم جالینوس کے بیان کے مطابق اس پتھر کو سفوف بنا کر بہتے خون کی جگہ یا زخم پر چھڑکا جائے تو خون بند ہو جاتا ہے۔

(۱۳) مرگی۔مرگی کے مرض میں انتہائی فائدہ مند ہے۔اس مرض کو دور کرنے کے لیے اس پتھر کی انگوٹھی بنوا کر پہنی جاتی ہے۔(جس وقت شمس وقمر اتحاد یا اجتماعی ہو اور زہرہ سے قربت نہ ہو اس وقت سونا و چاندی ہم وزن کی انگوٹھی پر نگینہ مرجان لگوا کر پہنی جائے تو فائدہ ہوگا)

مرجان کے اہم اثرات وخواص

(۱) مرجان بنی نوع انسان کے لیے آسودگی وخوشحالی لاتا ہے۔یہ پتھر ہاتھ میں پہنا جائے تو اس کے اثر سے تنگ دستی اور غربت ومفلسی دور ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) مرجان کو استعمال کرنے والوں میں مستقل مزاجی، عزم واستقلال اور خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

(۳) اس پتھر کو پہننے سے انسان کی طبیعت کفایت شعاری پر مائل ہوتی ہے۔

(۴) مرجان کے اثر سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ حصول رزق میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

(۵) یہ پتھر جادو، ٹونہ، اور سحر کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۶) اس پتھر کی دھونی سے بھوت پریت، بدروحیں اور شیاطین دور بھاگ جاتے ہیں۔

(۷) اگر مرجان کو بچوں کے گلے میں باندھا جائے تو وہ سائے اور آسیب کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۸) یہ پتھر کالا جادو اور دوسرے شیطانی وسفلی اعمال کے اثرات سے بچاتا ہے۔

(۹) مرجان ان بچوں کو پرسکون نیند دیتا ہے جو سوتے میں ڈر جاتے ہیں یا نامعلوم وجہ سے روتے ہیں۔

مرجان کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے استعمال کرنے سے اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو نقصان بھی نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ یہ ایک بے ضرر پتھر ہے یعنی اس پتھر سے بنائی گئی دواؤں کے غلط استعمال سے نقصان نہیں ہوتا اور انسان پر اس کے صرف مثبت اثرات پڑتے ہیں۔

احمق لوگ ہیں وہ

احمق اور بے وقوف لوگ وہ ہوتے ہیں جو کسی پتھر کے خواص سے فائدہ اٹھانے کے لیے اسے کسی طریقہ وترکیب کے بغیر استعمال کرتے ہیں اور فائدے کے بجائے نقصان اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ قدرتی اور فطری طور پر ہر چیز کے استعمال اور اس کے فائدہ اٹھانے کا ایک طریقہ اور ترتیب وترکیب ہے۔ چنانچہ کسی بھی چیز یا پتھر کو بلا سوچے سمجھے استعمال کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

پتھر استعمال کرنے کا اصول

یاد رکھئے کسی پتھر سے فائدہ اٹھانے کے لیے پتھر کو کھایا چبایا نہیں جاتا۔ اس طرح استعمال کرنے سے معدہ اور آنتوں کو بے حد نقصان پہنچتا ہے۔ اور اکثر اوقات اس کا نتیجہ موت نکلتا ہے۔ اس کے درست استعمال سے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ چنانچہ۔

(۱) اندرونی استعمال

اس کا مطلب ہے کہ پتھر کو کھانے کے دوا کے طور پر منہ کے ذریعے استعمال کیا جائے۔ لیکن صرف صورت میں کہ اس پتھر کا کشتہ لیا جائے یا کشتہ بنالیا جائے۔ کشتہ بنانے کا طریقہ صرف ماہر طبیب اور حکیم ہی جانتا ہے۔ عام لوگ کتابوں میں پڑھ کر یا سنے سنائے کشتہ بناتے ہیں تو اکثر اوقات کشتہ کچا رہ جاتا ہے۔ جو نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کسی ماہر طبیب سے کشتہ بنوایا جائے یا کسی مستند دواساز ادارے کا بنایا ہوا کشتہ خرید کر استعمال کیا جائے۔

یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ کشتہ جعلی نہ ہو۔ چنانچہ کسی قابل اعتماد حکیم یا پنساری سے لیا جائے۔

(۲) بیرونی استعمال

بیرونی استعمال میں کسی پتھر سے فائدہ نہ پہنچے تو نقصان بھی نہیں ہوتا۔ بیرونی طور پر پتھر یا نگینہ جسم کے کسی حصے سے باندھا لٹکایا جاتا ہے۔ انگوٹھی میں جڑوا کر انگلی میں پہنا جاتا ہے یا لاکٹ بنوا کر گلے میں لٹکایا جاتا ہے یا کسی صاف اور پاک کپڑے میں سی کر تعویذ کے طور پر گلے، بازو، پیٹ، ران یا پنڈلی کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔

الغرض پتھر کو کتاب میں دی گئی ہدایات کے مطابق ہی استعمال کیا جائے یا کسی ماہر طب سے استعمال کا طریقہ معلوم کر لیا جائے۔

(۳) یاد رکھئے۔ پتھروں کو صرف درست طریقہ سے ہی استعمال کر کے ان کے خواص واثرات سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پکھراج (TOPAZE)

جب بھی دنیا میں کہیں قیمتی پتھروں اور چمکدار نگینوں کا ذکر ہوتا ہے۔ تو پکھراج کا نام ضرور لیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ قیمتی جواہرات میں پکھراج انتہائی بلند مقام رکھتا ہے۔ جس میں شیشے جیسی چمک ہوتی ہے اور بعض خصوصی حالات میں یہ اپنا رنگ بدل لیتا ہے۔ اس کی تفصیلی معلومات پیش خدمت ہیں۔

Scanned with CamScanner

نام اور ماہیت

پکھراج بے حد سخت ہوتا ہے۔ یوں تو اس کی چمک بلور کی طرح شفاف ہوتی ہے۔ لیکن اگر اسے ہیرے جیسی شکل میں تراشا جائے تو زیادہ چمکدار بن جاتا ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں دریافت ہوا ہے اور ہر قوم نے اپنی زبان میں اس کا نام رکھا ہے۔

(۱) پکھراج۔ اس پتھر کو اردو زبان میں پکھراج کہتے ہیں۔ فارسی میں بھی اسے پکھراج کہا جاتا ہے۔

(۲) نجولے۔ پکھراج کو سنسکرت میں نجولے کہا جاتا ہے۔

(۳) یاقوت اصفر۔ عربی زبان میں پکھراج کا نام یاقوت اصفر ہے۔

(۴) پوشبراگ۔ اس پتھر کو ہندی زبان میں پوشبراگ یا پوشپاگ کہا جاتا ہے۔

اقسام اور رنگت

پکھراج کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں سے بعض اپنی رنگت سے پہچانی جاتی ہیں۔

(۱) سفید پکھراج۔ یہ پتھر بے رنگ ہوتا ہے اس لیے سفید پکھراج کہلاتا ہے۔

(۲) سونیلا۔ اس پکھراج کا رنگ سنہرا ہوتا ہے۔

(۳) دھنیلا، سیپائی۔ یہ پتھر چاکلیٹی رنگ کا ہوتا ہے۔

(۴) فسیو لائٹ۔ چیری سولائٹ۔ پریفلائٹ بھی اس کی مشہور اقسام ہیں۔

رنگوں کے لحاظ سے یہ سفید، ہلکا گلابی، ہلکا نیلا، ہلکا نارنجی، پیازی اور زرد رنگ میں پایا جاتا ہے۔ سفید اور زرد رنگ کا پتھر زیادہ خوشنما اور بیش قیمت پکھراج مانا گیا ہے۔ اس کا شمار انتہائی قیمتی جواہرات میں ہوتا ہے۔

رنگت میں تبدیلی اور مزاج

پکھراج کی ایک خاصیت یہ ہے کہ انسانی جسم میں زہر کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور زہر کی موجودگی میں اپنی رنگت تبدیل کر لیتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے بیماری کے دوران لعل اپنا رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔ رنگت کی یہ تبدیلی پکھراج کے اصلی ہونے کی دلیل ہے۔ اس کا مزاج سرد ہے۔

پکھراج کی کیمیائی ترکیب

پکھراج میں درج ذیل کیمیائی عناصر ہوتے ہیں۔

المونیا۔ میگنیز۔ سلیکا۔ فلورین۔ آئرن

(۱) پکھراج کا شمار انتہائی قدیم پتھروں میں ہوتا ہے اور تاریخ میں اس کی بہت اہمیت ہے۔ مثال کے پر شہنشاہ اکبر اعظم کے خنجر کا دستہ زرد پکھراج کا بنا ہوا تھا اور یہ خنجر دہلی کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

(۲) مشہور مسلمان فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی کی انگوٹھی میں پکھراج جڑا ہوا تھا۔

(۳) پرتگال کے ایک بادشاہ کے تاج میں نہایت اعلیٰ قسم کا زرد پکھراج جڑا ہوا تھا۔

(۴) پٹیالہ کے راج بھویندر سنگھ نے عارضہ قلب سے شفا پانے کے لیے پکھراج کی انگوٹھی استعمال کی تھی۔

پکھراج کے طبی خواص وفوائد

طبی نکتہ نگاہ سے پکھراج پتھر میں شفا بخشی کی اعلیٰ قوت ہے اور یہ بہت سے بیماریوں کا علاج ہے۔ اس کے بے شمار طبی خواص میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امراض قلب۔ پکھراج دل کی تمام بیماریوں کے لیے دوائی پتھر ہے۔ اس کے استعمال سے انسان دل کے امراض سے بچا رہتا ہے۔

(۲) امراض دوران خون۔ اس پتھر کو دوران خون کی تمام بیماریوں میں مفید پایا گیا ہے۔ اور یہ ان امراض کو ختم کرتا ہے۔

(۳) امراض جلد۔ پکھراج جلد کے تمام امراض (خارش، چھپا کی، بغل گندھ، گنج وغیرہ) کو دور کرتا ہے اور خرابیوں کو اچھا کرتا ہے۔

(۴) امراض خبیثہ۔ یہ پتھر آتشک وجذام جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ حرارت عزیزی میں اضافہ کرتا ہے۔

(۵) امراض معدہ وپیٹ۔ پکھراج پیٹ، معدہ اور آنتوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔ دست پیچ ہمہ قسم اور اسہال میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۶) امراض مثانہ۔ یہ پتھر مثانہ کے امراض میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ خاص طور پر مثانے

Scanned with CamScanner

کے پتھری تو ریزہ ریزہ کرتا ہے اور پیشاب کے ذریعے خارج کرتا ہے اور پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے کیونکہ طبی لحاظ سے اس کا مزاج ٹھنڈا ہے۔

(۷) بواسیر خونی و بادی۔ پکھراج ہر قسم کی بواسیر (خونی و بادی) کو ختم کرتا ہے۔ زہریلے اثرات کو دفع کرتا ہے۔

(۸) سرطان یا کینسر۔ یہ پتھر سرطان اور خون کے سرطان (کینسر) میں دوا کے طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۹) برص کے داغ۔ پکھراج سے پھلبہری کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ برص اثرات اور داغ دھبوں کو ختم کرتا ہے۔

پکھراج کے مثبت اثرات اور خوبیاں

جو لوگ کسی بھی انداز میں پکھراج کو استعمال کرتے ہیں۔ ان پر پکھراج کے منفی اور مثبت اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) کاروبار۔ پکھراج پتھر استعمال کرنے سے کاروباری پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

(۲) عملی زندگی۔ یہ پتھر عملی زندگی میں انسان کو تلاش و جستجو کی طرف راغب کرتا ہے اور اس کے مقاصد تکمیل پاتے ہیں۔

(۳) قوتِ ارادی۔ پکھراج کے استعمال سے آدمی کو قوت ارادی میں اضافہ ہوتا ہے اور قوت ارادی مضبوط و مستحکم ہوتی ہے۔

(۴) حفاظت جان۔ یہ پتھر انسان کے بحری سفر میں حفاظت کرتا ہے اس پر موسمی اور فضائی آلودگی اثر نہیں کرتی۔

(۵) قوت مردانہ۔ پکھراج ازدواجی تعلقات کو کامیاب بناتا ہے اور مردانہ قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

(۶) رحم و انصاف۔ یہ پتھر انسان کے رحم اندر اور انصاف کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔ اور غم و غصہ ختم کر دیتا ہے۔

(۷) محبت و الفت۔ یہ آدمی کے محبوب کے دل کو مسخر کرتا ہے۔ اور دل میں محبت کے جذبات بڑھاتا ہے۔ سچی محبت کی مدد کرتا ہے۔

(۸) آئیڈیل کا حصول۔ اس پتھر سے انسان کو اپنے آئیڈیل کے حصول میں خاصی مدد ملتی ہے۔ یہ آدمی کو خوشگوار عادات کا عادی بناتا ہے۔

(۹) جادو ٹونہ۔ پکھراج کے استعمال کے دوران انسان پر کسی بھی جادو ٹونے یا سحر کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ جادو کے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

منفی اثرات اور نقصانات

پکھراج کی بعض اقسام ایسی بھی ہیں جن کے منفی اثرات سے ان کو نقصان پہنچنے کا احتمال رہتا ہے۔ اس کے چند منفی اثرات درج ذیل ہیں۔

(۱) اعصابی امراض۔ دو متضاد رنگوں والا پکھراج استعمال کرنے سے انسان اعصابی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۲) نظام ہضم کی خرابی۔ سرخی مائل یا کتھئی رنگ کا پکھراج انسانی معدہ اور نظام انہضام میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

(۳) مضر دماغ۔ زرد رنگ کا پکھراج جس میں سرخ رنگ واضح ہوتا ہے انسانی ذہن اور دماغ میں خرابی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ انسان میں دیوانگی اور پاگل پن پیدا کرتا ہے۔

چنانچہ اس قسم کے پکھراج کے استعمال سے لازمی گریز کرنا چاہیے۔

مقامات دستیابی

پکھراج، زیادہ تر سری لنکا، روس، ایران، افریقہ، ہندوستان، اسپین، نائیجریا، سائبیریا، چین، برازیل اور آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے۔

برتھ اسٹون یا موافق پتھر

پکھراج کا تعلق برج سنبلہ اور جوزا سے ہے جن پر حکمران سیارہ عطارد ہے۔ چنانچہ یہ برج جواز اور سنبلہ سے تعلق رکھے والے افراد کا لکی اسٹون یا سعد پتھر ہے جبکہ ماہ نومبر میں پیدا ہونے والے سنبلہ افراد کا یہ برتھ اسٹون ہے۔ جن لوگوں کا لکی نمبر ۵ یا ۶ ہے ان کے لیے پکھراج موافق پتھر ہے۔

بیروج (AQUAMARINE)

ماہیت پتھر

بیروج زیادہ تر منکوں (موٹے دانوں) کی صورت میں ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں اس کی تسبیح اور ہندوؤں میں اس پتھر سے مالا کا استعمال خاص طور پر ہندو سادھوؤں اور جوگیوں میں بکثرت ہے۔ یہ پتھر زردی مائل پیلا ہوتا ہے جبکہ اس کی رنگت خوشنما اور چمک بلور جیسی ہوتی ہے۔ اس کی بلوری چمک خوشنمائی کے سبب اکثر لوگ اسے زیورات میں استعمال کرتے ہیں۔

نام اور اقسام

اس پتھر کو اردو زبان میں بیروج کا نام دیا گیا ہے۔ جبکہ انگریزی زبان میں اس کا نام ایکوامیرین (Aquamarine) ہے۔ رنگوں کے لحاظ سے یہ درج ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

ہلکا پیلا یا زردی۔ سی بلیو (سمندری نیلا) اسکائی بلو (آسمانی رنگ) سفید اور سبز

بیروج کے بعض اقسام کی پہچان ان کے رنگ ہیں اور رنگوں کے لحاظ سے ہی اس کی اقسام میں سے بعض خاص اقسام درج ذیل ہیں۔

(۱) آسمانی رنگ کا بیروج
(۲) گہرا سبز بیروج
(۳) گلابی بیروج
(۴) سبزی مائل نیلا بیروج
(۵) زردی مائل سبز بیروج
(۶) سمندری نیلا بیروج

بیروج کے مختلف رنگوں کی وجہ سے اس کے اثرات بھی مختلف ہیں۔ البتہ اس کے خواص تقریباً بلور جیسے ہیں۔

لکی اسٹون یا برتھ اسٹون

بیروج ماہ مارچ میں پیدا ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون ہے اور علم نجوم کے مطابق اس کا

تعلق برج قوس سے ہے جس کا حکمران سیارہ مشتری ہے اس لیے یہ برج قوس والے افراد کے لیے لکی اسٹون یا موافق پتھر ہے۔

بیروج کے طبی فوائد

بیروج میں قدرت نے کئی بیماریوں کے لیے شفایابی کے خواص پیدا کیے ہیں اور کئی امراض میں فائدہ پہنچاتا ہے جن سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) جگر او زمعدہ کے امراض۔ بیروج معدے اور جگر کے امراض میں مفید ہے۔

(۲) زچگی کا درد۔ اس کے استعمال سے عورت کو دردزہ کے درد میں فائدہ ہوتا ہے اور بچے کی پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔

(۳) امراض رحم۔ بیروج عورتوں کے خفیہ امراض یعنی سیلان الرحم (لیکوریا) اور ورم رحم میں شفا دیتا ہے۔

(۴) ناسور اور زخم۔ اس کے استعمال سے ناسور اور پرانے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

(۵) جلد کے امراض۔ بیروج امراض جلد خارش، داد، چنبل اکوتہ اور چھاجن وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔

(۶) ہیضہ اور طاعون۔ اس پتھر کے استعمال سے ہیضہ، طاعون اور کئی وبائی امراض سے بچا جا سکتا ہے۔

(۷) دودھ کی کمی۔ جن ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ کی کمی یا چھاتیاں خشک ہوں اس پتھر کے استعمال سے ان میں دودھ اتر آتا ہے۔

(۸) بچوں میں خوف۔ اس پتھر کو بطور تعویذ گلے میں ڈالنے سے ان بچوں کو فائدہ ہوتا ہے جو سوتے میں ڈرتے ہیں۔

(۹) پیاس کی شدت۔ بیروج کے استعمال سے پیاس کی شدت (عطش) ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۰) امراض چشم۔ بیروج نگاہ تیز کرتا ہے۔ یہ تمام امرض چشم میں فائدہ دیتا ہے۔ بصارت انسانی میں اضافہ کرتا ہے۔

(۱۱) مراق و نسیان۔ یہ پتھر مراق اور نسیان یا بھول جانے کے مرض کو دور کرتا ہے اور ان امراض کے لیے اکیسری پتھر ہے۔

Scanned with CamScanner

خصوصیات اور اثرات

بیروج انسان کی عادات وخصائل پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔اس کے خاص اثرات درج ذیل ہیں۔

(۱) عیاشی۔ یہ پتھر انسان کو ہر قسم کی عیاشی، بدکرداری اور برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۲) خدا ترسی۔ اس پتھر کے استعمال سے انسان میں خدا ترسی اور رحم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ دل میں خوف پیدا کرتا ہے۔

(۳) مذہب سے بغاوت۔ یہ پتھر انسان میں مذہبی بغاوت وسرکشی کے جذبات کو ختم کرتا ہے اور دین کی پیروی میں استحکام پیدا کرتا ہے۔

(۴) اوصاف حمیدہ۔ بیروج کا استعمال انسان میں اوصاف حمیدہ پیدا کرتا ہے۔ بلند حوصلہ اور پر عزم بناتا ہے۔ اطمینان قلب اور مستقل مزاجی پیدا کرتا ہے۔ کردار کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔

(۵) تنگی ومفلسی۔ بیروج سے تنگی وعسرت اور غربت ومفلسی دور ہوتی ہے۔ یہ انسان میں فراخ دلی اور نیکی پیدا کرتا ہے۔

(۶) بطور علاج۔ بیروج کئی قسم کے امراض میں بطور دوا اکسیر ثابت ہوتا ہے۔

(۷) کفایت شعاری۔ یہ پتھر انسان میں بچت کی عادت پیدا کرتا ہے اور کفایت شعاری کی طرف راغب کرتا ہے۔

(۸) خواتین کے لیے۔ بیروج خواتین کے لیے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے اور اپنے اثرات سے انہیں فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۹) خوش حالی۔ یہ پتھر انسان کی تنگدستی دور کرتا ہے اور اسے خوش حال بناتا ہے۔

ذخائر ودستیابی

بیروج زیادہ تر یورپین ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پتھر درج ذیل ممالک میں پایا جاتا ہے۔

برازیل، سری لنکا، کیلی فورنیا، (امریکا) روس، پاکستان، جنوبی افریقہ، بھارت، ملایا اور تھائی لینڈ۔

زرقون (ZIRCON)

ماہیت اور نام

زرقون کا شمار قدیم پتھروں میں ہوتا ہے۔ مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) سنسکرت میں اس پتھر کو گومیدک کہا جاتا ہے۔

(۲) عربی زبان میں اس پتھر کا نام لعل ہے

(۳) اردو میں یہ پتھر زرقون کہلاتا ہے۔ (اسے گومیہ بھی کہا جاتا ہے لیکن اکثر انگریزی کا نام لیا جاتا ہے)۔

(۴) ہندی زبان میں اس پتھر کو گومیدہ کے نام سے پکارہ جاتا ہے۔

(۵) انگریزی میں اس کا نام زرقون (Zircon) ہے (جو اردو میں مستعمل ہے)۔

زرقون حجم اور وزن میں الماس سے زیادہ ہوتا ہے اور ظاہری شکل وشباہت میں الماس سے اس قدر مماثلت رکھتا ہے کہ دونوں پتھروں میں امتیاز کرنا دشوار ہوجاتا ہے۔ صرف وزن کے فرق اور حجم کے لحاظ سے ہی اس کی شناخت کیا جاسکتا ہے۔ یہ کافی چمک دار پتھر ہے۔

کیمیائی عناصر

زرقون میں درج ذیل کیمیائی اجزاء پائے گئے ہیں۔

(۱) کیلشیم (۲) پلاٹینیم (۳) میگنیز (۴) زرکونیئم (۵) سلیکا۔

رنگ اور اقسام

زرقون کی رنگوں کے لحاظ سے کئی اقسام ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) سرخ زرقون (۲) پیلا خاکستر زرقون (۳) نیلا زرقون (۴) بلوری زرقون (۵) سبز زرقون (۶) نارنجی زرقون (۷) پیلا زرقون۔

زرقون کی دو اقسام مشہور اور عام ہیں۔

(۱) ہائی سینتھ۔ یہ زرقون رنگت میں سرخی مائل خاکستری اور نارنجی سرخ ہوتا ہے۔ اس کے بڑے ذخائر سری لنکا میں ہیں۔

Scanned with CamScanner

(۲) جارگونز۔ یہ ہلکے زرد رنگ کا زرقون ہے۔ یہی زرقون کی اعلیٰ قسم ہے۔ اس کے علاوہ زرقون کی ایک قسم وہ ہے جس میں داغ، شگاف یا چیر کا نشان ہوتا ہے۔ اسے عیب دار زرقون کہا جاتا ہے۔

مقامات ذخائر

زرقون دنیا کے بیشتر ممالک میں پایا جاتا ہے۔ ان میں درج ذیل ممالک سرفہرست ہیں۔ جہاں زرقون کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔

کیلی فورنیا (امریکا)۔ برما، تھائی لینڈ، فرانس، سری لنکا، ناروے (سویڈن)۔ برازیل، پاکستان، آسٹریلیا وغیرہ۔

زرقون کے طبی خواص

(۱) سیلان الرحم۔ زرقون خواتین کے مرض سیلان رحم (لیکوریا) میں بے حد مفید ہے۔ یہ رحم کو طاقت دیتا ہے۔

(۲) مردانہ امراض۔ یہ پتھر قوت مردی (قوت باہ) میں اضافہ کرتا ہے۔ نامردی کو دور کرتا ہے اور عضو خاص کی کمزوری و سستی ختم کرتا ہے۔

(۳) موذی امراض۔ یہ پتھر انسان کو آتشک، سوزاک اور جذام جیسے امراض خبیثہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۴) مراق ونسیان۔ زرقون مرض نسیان اور مراق کو ختم کرتا ہے۔

(۵) دماغی خشکی۔ اس سے دماغی خشکی دور ہوتی ہے۔ یہ بے خوابی کے مرض کو ختم کرتا ہے۔

(۶) فالج ولقوہ۔ زرقون اعصابی امراض اور لقوہ وفالج میں بطور دوا شفا بخشتا ہے۔

(۷) جوڑوں کے درد۔ اس کے استعمال سے جوڑوں کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ مرض گٹھیا میں بے حد مفید ہے۔

(۸) لکنت۔ اس کے استعمال سے ہکلاہٹ (لکنت) ختم ہو جاتی ہے۔

(۹) دوران خون۔ زرقون کی گردش میں اعتدال پیدا کرتا ہے اور صحت وتندرستی قائم رکھتا ہے۔

اثرات وخصوصیات

(۱) زرقون کے استعمال سے انسان کو عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۲) اس گھر میں برکت ہوتی ہے جس میں زرقون موجود ہے۔

(۳) یہ انسانی ذہن پر خوشگوار اثرات ڈالتا ہے اور پرسکون نیند لاتا ہے۔

(۴) زرقون صحت اور علم کے حصول میں مدد کرتا ہے۔

(۵) یہ پتھر محبت میں کامیاب کرتا ہے۔ شادی کرنے میں بھی برکت اور معاون ثابت ہوتا ہے۔

(۶) زرقون انسان کو ناگہانی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ پتھر دافع بلیات ہے۔

(۷) یہ پتھر روزی روزگار میں اضافہ کرتا ہے۔ رزق میں برکت ہوتی ہے۔

(۸) یہ پتھر انسان کا حوصلہ بلند کرتا ہے۔ سمندری طوفان اور حادثات میں محافظت کرتا ہے۔

زرقون کا استعمال برائے صنعت (صنعتی استعمال)

زرقون صرف جسم انسانی کے لیے ہی مفید نہیں ہے بلکہ اس کے خواص سے صنعت وحرفت میں بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر۔

(۱) اسپارک پلگ۔ یہ موٹر سائیکلوں اور دوسرے کئی قسم کے ٹو سٹروک انجنوں میں لگائے جانے والے اسپارک پلگ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اٹامک ری ایکٹر۔ زرقون سے ایٹمی ٹیکنالوجی میں بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ یہ ایٹمی بجلی گھروں کے ری ایکٹروں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۳) فوٹوگرافی میں۔ یہ پتھر فوٹوگرافی کی صنعت میں بھی خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ سے فوٹوگرافی کے اسموک فلش پاؤڈر میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں اس کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔

(۴) نعم البدل پلاٹینیم۔ زرقون کے کیمیائی اجزاء میں چونکہ پلاٹینیم کی مقدار دوسرے اجزاء سے زیادہ ہوتی ہے اس لیے یہ پلاٹینیم کا نعم البدل ثابت ہوتا ہے اور پلاٹینیم کی جگہ ایٹمی ٹیکنالوجی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

تاریخی حیثیت

تاریخی لحاظ سے زرقون کا شمار بہت قدیم پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ قبل از تاریخ پتھر ہے اور ابتدائے زمانہ یعنی پتھر کے زمانے سے انسانی استعمال میں ہے۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ پتھر کے زمانے میں دریافت ہوا تھا گویا ایک کروڑ سال پہلے دریافت کیا گیا تھا۔

برتھ اسٹون یا لکی پتھر

زرقون کا تعلق سیارہ عطارہ سے ہے اور سیارہ عطارد برج سنبلہ اور جوزا پر حکمران ہے چنانچہ یہ جوزا اور سنبلہ کا لکی اسٹون یا موافق پتھر ہے یہ ماہ اگست میں پیدا ہونے والے افراد کا برتھ اسٹون اور ان لوگوں کو ہی راس آتا ہے جن کا لکی نمبر ۵ ہے۔

ایمے تھسٹ

نام اور ماہیت پتھر

یہ مشہور زمانہ پتھر ہے اور اس کا تعلق عقیق کی ایک قسم سے ہے۔ سونے کے زیورات میں بکثرت جڑا جاتا ہے۔ یہ پتھر جس ملک میں دریافت ہوتا ہے یا پایا جاتا ہے اسی ملک میں ایک نام اختیار کر لیتا ہے۔ انگریزی میں اس پتھر کا نام ایمے تھسٹ ہے اور ہندی زبان میں اسے تھکیم کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ انگریزی نام سے ہی مشہور ہے اور بیشتر ممالک میں ایمے تھسٹ کے نام سے ہی پکارا جاتا ہے۔

رنگ اور اقسام

ایمے تھسٹ کی تین اقسام مشہور ہیں۔

(۱) انڈین ایمے تھسٹ۔ ہندوستان میں پائے جانے والے اس پتھر کو انڈین ایمے تھسٹ کہا جاتا ہے۔

(۲) سائبیرین ایمے تھسٹ۔ جو ایمے تھسٹ سائبیریا میں پایا جاتا ہے اس کا نام سائبیرین ایمے تھسٹ ہے۔

(۳) سیلونی ایمے تھسٹ۔ سیلون یعنی سری لنکا میں دریافت ہونے والے اس پتھر کو سیلونی

ایمے تھسٹ کہتے ہیں۔

عام طور پر ایمے تھسٹ سرخ، نیلگوں سرخ اور ارغوانی رنگت کا ہوتا ہے۔ ارغوانی رنگ کا پتھر انڈین ایمے تھسٹ ہوتا ہے۔

طبی فوائد

ہر پتھر کی طرح قدرت نے ایمے تھسٹ کو بھی انسان کے لیے فائدہ مند خواص عطا کیے ہیں۔ اس کے چند طبی فوائد درج ذیل ہیں۔

(۱) امراض نسواں۔ ایمے تھسٹ خواتین کے امراض التہاب رحم التہاب خصیۃ الرحم اور التہاب مثانہ وغیرہ میں مفید ہے۔

(۲) پولیو۔ یہ پتھر بچوں کو پولیو سے محفوظ رکھتا ہے۔ جسم میں فاسفورس اور کیلشیم کی کمی کو پورا کرتا ہے اور ہڈیوں کو طاقت دے کر مضبوط بناتا ہے۔ ہڈیوں کو بھربھرا ہونے سے بچاتا ہے یعنی مرض کساح تدارک کرتا ہے۔

(۳) مردانہ کمزوری۔ ایمے تھسٹ مردوں کے لیے بہت اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے مردانہ عضو تناسل میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ مردانہ کمزوری کو دور کرتا ہے۔

(۴) دافع خمار۔ اس پتھر کا استعمال ذہن پر چھائے خمار کو دور کرتا ہے اور شراب کا نشہ زائل کرتا ہے۔

(۵) العطش۔ ایمے تھسٹ پیاس کی شدت کم کرتا ہے اور تسکین دیتا ہے۔

(۶) ام الصبیان۔ بچوں کے مرض ام الصبیان کے لیے ایمے تھسٹ شافی دوا ثابت ہوتا ہے۔

(۷) حیات انسانی۔ سرخ رنگ کا ایمے تھسٹ بھوک کی کمی کو دور کرتا ہے۔ زندگی میں اضافہ کرتا ہے۔

(۸) نیند کی زیادتی۔ سرخ ایمے تھسٹ نیند کی زیادتی کو کنٹرول کرتا ہے اور سستی و کاہلی دور کرتا ہے۔

(۹) پاخانہ اور ناخن۔ سرخ ایمے تھسٹ پیشاب پاخانہ کی سفید رنگت کو معمول پر لاتا ہے اور ناخنوں کا بھدا پن دور کرتا ہے۔

اس کے علاوہ بعض افراد میں نیلے رنگ کی کمی کو دور کرتا ہے کیونکہ انسانی جسم سے نیلے رنگ کی کمی سے آنکھیں گلابی، پیشاب سرخی مائل اور ناخن سفید ہو جاتے ہیں اور مزاج میں چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ ان عوارض کو سرخی مائل زرد ایے تھسٹ دور کرتا ہے۔ حقیقت میں ایے تھسٹ کے رنگ انسانی زندگی پر بڑے اثرات ڈالتے ہیں۔

ایے تھسٹ کے خاص اثرات

ایے تھسٹ کے طبی فوائد کے علاوہ اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جن کے انسانی حیات پر اثرات درج ذیل ہیں۔

(۱) عرفان ذات۔ ایے تھسٹ کا انسانی ذہن پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ یہ انسان میں ذاتی عرفان (خود بینی کی قوت) پیدا کرتا ہے۔

(۲) قوت حیات۔ ایے تھسٹ کے اثرات انسان میں یوگا والی قوت حیات کو بیدار کرنے والی ایٹمی توانائی پیدا کرتے ہیں۔

(۳) ادراک اور شعور۔ یہ پتھر انسانی شعور میں پوشیدہ تصورات و خیالات کو پاکیزہ بناتے ہیں۔

(۴) برقی کشش۔ ایے تھسٹ انسانی جسم میں موج برقاطیسی کے ذریعے اعصابی ریشوں میں ارتعاش پیدا کرتا ہے اس لیے ادراک ماسوائے حواس کی مشق کرنے والے اس پتھر کو لازمی استعمال کرتے ہیں۔ یہ ریڑھ کی پوشیدہ طاقت کو جسم میں پھیلاتا ہے۔

(۵) نئی زندگی۔ ایے تھسٹ کے اثرات سے جسم انسانی میں نئی زندگی اور نئی توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۶) اعلیٰ مرتبہ۔ ایے تھسٹ کا استعمال انسان کو مستقبل میں اعلیٰ مرتبہ و عہدہ عطا کرتا ہے۔

(۷) لاشعوری باتیں۔ یہ پتھر انسان کو لاشعور میں پوشیدہ اور بھولی ہوئی باتوں کو فوراً شعور میں پہنچا دیتا ہے۔

(۸) برقی شعاعیں۔ ایے تھسٹ سے برقی شعاعیں (Electro Mehnatic) خارج ہو کر انسان کے جسمانی اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہیں اور اس کے شعور و ادراک کی طاقت کو بیدار کرتی ہیں۔

تاریخی اہمیت

(۱) ایے تھسٹ اس لحاظ سے انتہائی تاریخی حیثیت کا حامل ہے کہ اس کا تعلق مقدس الہامی کتابوں سے ہے۔ زبور، توریت اور بائبل میں اس پتھر کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ الہامی کتابیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبروں پر نازل فرمائیں۔

(۲) یونانیوں کے سب سے بڑا مقدس دیوتا کا پیالہ ایے تھسٹ پتھر کا تھا جس میں شراب پیتا تھا۔ دیوتا زیورس کے اس پیالے کا ذکر یونانی دیومالائی قصوں میں ملتا ہے۔

(۳) پیغمبروں، رشیوں اور ہندوؤں کے دیوتاؤں سے بھی اس پتھر کا تعلق تاریخ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۴) ایے تھسٹ کو قدیم زمانے سے ہی مذہبی حیثیت حاصل رہی ہے۔ قبل از تاریخ پوجا پاٹ اور مذہبی رسوم میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اس پتھر سے مقدس مقامات اور دیوتاؤں کے مجسموں کی زیبائش کا کام لیا جاتا تھا۔

برتھ اسٹون۔ موافق پتھر

علم نجوم کے رو سے ایے تھسٹ کا تعلق سیارہ مشتری ہے۔ جو برج قوس اور برج حوت کا حکمران سیارہ ہے۔ چنانچہ یہ قوس اور حوتی افراد کا موافق پتھر ہے اور ان لوگوں کو راس آتا ہے جن کے زائچے میں سیارہ مشتری کمزور ہو یا جن کا لکی نمبر تین ہو۔ اس کے علاوہ یہ ماہ فروری میں پیدا ہونے والے حوتی افراد کا برتھ اسٹون بھی ہے۔

ایے تھسٹ کے ذخائر اور دستیابی

ایے تھسٹ پتھر روس، افریقہ، سری لنکا اور چین میں پایا جاتا ہے جہاں اس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ لیکن سیلون، سائبیریا اور ہندوستان میں یہ زیادہ پایا جاتا ہے۔

مروارید یا موتی (Pearl)

نام اور ماہیت پتھر

یہ پتھر قدرتی طور پر سمندر میں سیپ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ جب بارش کا قطرہ سیپ کے منہ

Scanned with CamScanner

میں گرتا ہے جو اس کے پیٹ میں یہ قطرہ آب ایک ایسے خوبصورت پتھر میں تبدیل ہو جاتا ہے جسے دوسرے پتھروں کی طرح تراشنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ قدرتی طور پر تراشا ہوا اور بے عیب چمکدار ہوتا ہے۔اس پتھر کو مختلف زبانوں میں نام دیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) فارسی میں اس پتھر کو مروار کہا جاتا ہے۔
(۲) اردو زبان میں اسے موتی کا نام دیا گیا ہے۔
(۳) عربی میں اس پتھر کا نام لولو ہے۔
(۴) ہندی اور سنسکرت میں اسے موکتا کہتے ہیں۔
(۵) انگریزی میں موتی کا نام پرل (Pearl) ہے۔

اردو میں عام طور پر اس پتھر کو ہیرا موتی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ قدرتی طور پر بے عیب اور خوبصورت اور ہیرے کی طرح چمکدار ہوتا ہے اور دیگر پتھروں کی طرح اسے چمکانے کے لیے پالش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ جسامت یا حجم کے لحاظ سے یہ پتھر دال کے دانے سے لے کر چڑیا کے انڈے کے جتنا ہوتا ہے اور سمندر کی تہہ سے نکالا جاتا ہے۔

اقسام اور رنگ

وہ موتی جو سیپ کے پیٹ سے نکالا جاتا ہے اسے سچا موتی کہتے ہیں جبکہ نقلی موتی کو مصنوعی یا کچا موتی کہا جاتا ہے۔سچا موتی کئی قسم کا ہوتا ہے اور یہ مختلف رنگوں میں ملتا ہے۔اس کی سب سے اچھی قسم ''درشہوار'' کہلاتی ہے۔یعنی شاہانہ موتی۔درشہوار دوسرے موتیوں سے زیادہ چمک دار ہوتا ہے اور اسی لحاظ سے یہ سب سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

حقیقت میں سچے موتی کی چمک سے ہی اس کی قیمت کا تعین کیا جاتا ہے۔اس لحاظ سے ایسے موتی بھی دنیا میں موجود ہیں جن کی قدرتی طور پر اتنی خوبصورت تراش خراش اور چمک دمک ہوتی ہے کہ ان کے سامنے ہیرا بھی بے وقعت نظر آتا ہے۔جس موتی میں چمک زیادہ ہو مگر وہ بے داغ و بے عیب ہو اسے انتہائی قیمتی خیال کیا جاتا ہے۔

اس پتھر کی ایک دوسری قسم گلابی رنگ کا موتی ہے۔گلابی موتی بے حد قیمتی اور نایاب ہوتا ہے۔اس کے علاوہ موتی کی درج ذیل اقسام ہیں۔

(۱) صراحی دار موتی۔اس کی قدرتی شکل صراحی کی مانند ہوتی ہے۔

(۲) بیضوی موتی۔یہ موتی انڈے کی طرح بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔
(۳) موتی چور۔جو موتی دال کے دانے کے برابر ہوتا ہے اسے پوربی موتی یا موتی چور کہا جاتا ہے۔

اس پتھر کی بعض اقسام درج ذیل رنگوں کی ہوتی ہیں اور رنگوں کے لحاظ سے ہی ان کے نام مقرر کیے گئے ہیں۔

(۱) زرد رنگ۔اس موتی کو کچیا موتی کہا جاتا ہے۔
(۲) سفید رنگ۔اسے کاسیل موتی کہتے ہیں۔
(۳) نیلا رنگ۔اس رنگ کے موتی کو ٹنگھری کہا جاتا ہے۔
(۴) سلیٹی رنگ۔اس موتی کا نام پتھر پن ہے۔
(۵) گہرا سیاہی مائل رنگ۔اس رنگ کے موتی کو جوہریوں نے میانی موتی کا نام دیا ہے۔
(۶) زردی مائل رنگ۔اس موتی کو سنگلی موتی کہا جاتا ہے۔
(۷) سبزی مائل رنگ۔اس رنگ کے موتی کو جام کھاری کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس پتھر کو بعض اقسام ان کی ساخت اور قدرتی تراش کے لحاظ سے جوہریوں نے مقرر کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) گورج موتی۔اس موتی کے اوپر سوراخ ہوتا ہے۔
(۲) پھڑکن موتی۔اس موتی میں چھوٹے بڑے کئی سوراخ ہوتے ہیں۔
(۳) سورج موتی۔وہ موتی جس کے نیچے سوراخ ہوا سے سورج موتی کہا جاتا ہے۔
(۴) گھڑپ موتی۔اس موتی میں چمک نہیں ہوتی۔یعنی یہ بے چمک موتی ہوتا ہے۔
(۵) کمودیہ موتی۔یہ موتی بڑی جسامت یا بڑے سائز کا ہے۔
(۶) ہریا موتی۔چھوٹے سوراخ والے موتی کو ہریا موتی کہا جاتا ہے۔
(۷) کراتک موتی۔وہ موتی جو بے حد چمک دار ہوتا ہے کراتک موتی کہلاتا ہے۔

موتی کا کیمیائی تجزیہ

اصلی موتی کے کیمیائی تجزیہ سے اس میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے گئے ہیں۔کیکسائٹ۔کروم،سیلکا،کیلشیم کاربونیٹ۔

Scanned with CamScanner

موتی اور علم نجوم کا باہمی تعلق

موتی کا تعلق چاند سے ہے اور چاند برج سرطان کا حکمران ستارہ ہے۔ سرطانی افراد کا لکی نمبر ۲، اور ۷ ہے۔ چنانچہ موتی ان سرطانی افراد کا برتھ اسٹون ہے جو ماہ جون و جولائی میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ پتھر ایسے سرطانی افراد کو راس آتا ہے جن کا لکی نمبر ۲ یا ۷ ہو۔ جن افراد کے پیدائشی زائچے ہیں قمر (چاند) کمزور ہو انہیں بہت راس آتا ہے۔ ان کا لکی رنگ زرد اور سبز ہوتا ہے۔ اس لیے انہیں زرد یا سبز رنگ کا موتی پہننا یا استعمال کرنا چاہیے۔

طبی خواص ---

نبی نوع انسان کے لیے موتی کو قدرت کی طرف سے بہت مفید خواص عطا کیے گئے ہیں اور یہ پتھر اپنے اندر کئی بیماریوں سے شفایابی کی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس کے بے شمار طبی فوائد میں سے خاص خاص درج ذیل ہیں۔

(۱) امراض جگر۔ یہ موتی صاف اور صالح خون کی افزائش کرتا ہے اور جگر کے عوارض کو دور کرتا ہے۔ جگر کو تقویت بخشتا ہے۔

(۲) امراض چشم۔ یہ آنکھوں کے امراض میں بے حد مفید ہے اس کا سرمہ آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیری دوا ثابت ہوتا ہے۔

(۳) امراض دوران خون۔ موتی دوران خون کے امراض کو ختم کرتا ہے اور خون کی گردش کو درست کرتا ہے۔

(۴) امراض مرداں۔ یہ پتھر مردوں کے خاص امراض احتلام، سرعت، رقت اور جریان کو دور کرتا ہے اور چہرے پر نکھار لاتا ہے۔

(۵) اسقاط حمل۔ جن خواتین کو حمل گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ پتھر ان کو حمل گرنے (اسقاط حمل) سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۶) ہڈیوں کی کمزوری۔ جن افراد کی ہڈیاں کمزور ہوں ان کی ہڈیوں کو موتی سے طاقت ملتی ہے کیونکہ یہ کیلشیم کی کمی پوری کرتا ہے۔

(۷) اعضائے رئیسہ۔ موتی قوت باہ (مردانہ جنسی طاقت) میں اضافہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔

(۸) سنگرہنی و خونی پیچش۔ یہ پتھر سنگرہنی اور خونی پیچش کو ختم کرتا ہے۔ اسہال کو بند کرتا ہے۔

(۹) ضعف دل و دماغ اور معدہ۔ موتی معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ ضعف دل و دماغ کو دور کرتا ہے۔

(۱۰) بواسیر۔ موتی بواسیر میں فائدہ دیتا ہے اور بواسیر کے مرض کو ختم کرتا ہے۔

(۱۱) صفرادی امراض۔ یہ پتھر صفرا کی زیادتی کو دور کرتا ہے اور تمام صفرادی امراض میں فائدہ دیتا ہے۔

(۱۲) کمی خون۔ موتی انسانی جسم میں خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔

(۱۳) چیچک و خسرہ۔ موتی کے استعمال سے ننھے اور نوزائیدہ بچے چیچک و خسرہ سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔

(۱۴) یہ پتھر خواتین میں جریان خون کو روکتا اور کثرت حیض کو کم کرتا ہے۔ لیکوریا (سیلان الرحم) کو ختم کرتا ہے۔

(۱۵) قے و متلی۔ موتی قے اور متلی کو دور کرتا ہے۔

موتی کی تاریخ اور روایات

موتی یا مروارید کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اپنی خاص نعمتوں میں شمار کیا ہے۔ یہ جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ حدیث کی مشہور کتاب صحیح بخاری میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ تشریف لائیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آپ ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت سنا دیجیے جو موتی کا ہوگا۔

مروارید یا موتی کے بارے میں کئی روایات تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں جن میں سے چند ایک کا یہاں ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) شہنشاہ فرانس لاریتی کے تاج سے ایک موتی چرایا گیا تو اس کا کہیں سراغ نہ ملا۔ اس موتی کی تلاش میں سب ناکام رہے۔ یہ ۲۷ قیراط کا سچا موتی تھا۔

(۲) ریجنٹ نامی موتی فرانس کے بادشاہ کنگ لوئیس کی ملکیت تھا جو بعد میں فلپ روم (شاہ

اسپین) کے قبضے میں چلا گیا۔ اس کے بعد یہ موتی آگ میں جلنے سے ضائع ہو گیا یہ ۴۸ قیراط کا نایاب موتی تھا۔

(۳) مشہور مغل حکمران جہانگیر کے بیٹے شہنشاہ ہندوستان شاہجہان کے پاس سچے موتیوں کی تسبیح تھی۔

(۴) شیر میسور سلطان ٹیپو کے مشہور تخت طاؤس میں شہنشاہ ایران نے سچے موتی جڑاوئے ان موتیوں کی تعداد ۳۰ ہزار تھی۔

(۵) ایلزبتھ ٹیلر (دنیا کی حسین ترین عورت) کے پاس ایک نایاب سچا موتی جو لاکٹ میں جڑا ہوا ہے اس موتی کا نام بھی الزبتھ ٹیلر ہے۔ یہ چار صدی سے زیادہ پرانا موتی ہے۔

موتی کی خصوصیات واثرات

مروارید یا موتی پتھر بھی دوسرے نگینوں کی طرح انسان کو اپنے اثرات اور خصوصیات سے بہرہ ور کرتا ہے اور انسانی زندگی کے لیے گونا گوں خوبیوں اور اوصاف کا مرقع ہے۔ یہ حیات انسانی پر گہرے اور خوشگوار اثرات مرتب کرتا ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) رومانی جذبات۔ موتی یا مروارید پتھر انسان میں محبت ورومان کے جذبات واحساسات بڑھاتا ہے۔

(۲) ذوق جمالیات۔ یہ پتھر انسان میں جمالیاتی ذوق کو آسودگی بخشتا اور اضافہ کرتا ہے۔

(۳) برے خواب۔ یہ پتھر انسان کو برے اور ڈراونے خوابوں سے بچاتا ہے۔

(۴) نسوانی کشش وحسن۔ مروارید خواتین کے حسن وجمال میں اضافہ کرتا ہے اور نسوانی کشش پیدا کرتا ہے۔

(۵) ذہنی تفکرات۔ موتی کے اثرات انسان کو ذہنی پریشانیاں اور تفکرات دور کرتے ہیں۔

(۶) ازدواجی زندگی۔ یہ پتھر انسان کی ازدواجی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کے اثر سے ازدواجی زندگی کامیابی سے گزرتی ہے۔

(۷) دافع آفات۔ موتی کے اثرات کئی قسم کے آفات وبلیات کو دور کرتے ہیں۔

(۸) بے ضرر۔ موتی کے مختلف استعمال سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر یہ کسی کو راس نہ بھی آئے تب بھی اس سے انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اصلی مروارید (موتی) کی پہچان

ماہرین نے اصلی موتی کی پہچان کے لیے چند طریقے دریافت کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اصل موتی کو اگر سمندر کے پانی سے دھویا یا صاف کیا جائے تو موتی کا سوراخ بڑا ہو جاتا ہے۔

(۲) اگر سچے موتی کو ہائیڈرو کلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب) میں ڈال دیا جائے تو یہ تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔

(۳) سچا موتی سوراخ والا بھی ہوتا ہے اور بغیر سوراخ کا بھی۔ دونوں صورتوں میں اسے رکھنے کے لیے پاک وصاف اور ٹھنڈی جگہ پر رکھنا چاہیے۔ پسینہ، چربی، دھواں اور بدبو والی جگہ پر رکھنے سے سچے موتی کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

حجرالیہود

نام اور ماہیت پتھر

یہ پتھر بیر جتنا بڑا ہوتا ہے اور اس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ سبز مومیائی رنگ میں دستیاب ہوتا ہے اور اس پر دوسرے رنگوں کی کئی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ دو رنگوں میں ملتا ہے سفید رنگ سرخ رنگ۔ سائز کے لحاظ سے دو طرح کا پایا جاتا ہے۔ چھوٹا پتھر مادہ کہلاتا ہے جبکہ بڑا پتھر نر، اردو اور عربی میں جو رنگوں کے لحاظ سے پہچانی جاتی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک قسم مردوں کو موافق ہے اور دوسری خواتین کو۔

(۱) سفیدی مائل سبز پتھر۔ یہ پتھر مردوں کے لیے مفید ہے

(۲) سرخی مائل پتھر۔ یہ پتھر خواتین کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سائز یعنی جسامت کے لحاظ سے نر پتھر مردوں کے لیے مخصوص ہے اور مادہ پتھر خواتین کو راس آتا ہے۔

حجرالیہود کے طبی فوائد

(۱) شوگر (ذیابیطس)۔ حجرالیہود میں شوگر کے مرض کے لیے شفا بخشی کی بڑی طاقت ہے۔ یہ ذیابیطس کے مرض کے لیے اکسیر ہے۔

(۲) امراض مثانہ۔ یہ پتھر مثانہ کے تمام امراض میں بہت مفید ہے۔ یہ مثانے میں جمے ہوئے خون کو پیشاب کے ذریعے خارج کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے وافر مقدار میں یعنی کھل کر پیشاب آتا ہے۔ یہ مثانے کو طاقت دیتا ہے اور پاک صاف کرتا ہے۔

(۳) پلکوں کے بال گرنا۔ یہ پتھر پلکوں کے بال گرنے سے روکتا ہے اور گرے ہوئے بال دوبارہ اگاتا ہے۔ اس مرض میں حجر الیہود کو چمگادڑ کے خون میں رگڑ کر پلکوں پر لگانے سے بال گرنا بند ہو جاتے ہیں۔

(۴) پتھری توڑ۔ اس پتھر کے استعمال سے گردہ اور مثانہ میں پتھری نہیں ہوتی۔ یہ گردہ مثانہ میں موجود پتھری کو توڑتا ہے اور پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتا ہے۔ جبکہ مزید پتھری پیدا ہونے کے اندیشہ کو ختم کرتا ہے۔

(۵) چوٹ لگنا۔ جسم کے کسی حصے میں چوٹ لگ جائے تو حجر الیہود کا سفوف بقدر نصف گرام کھانے سے چوٹ کا فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) سوزاک۔ یہ سوزاک جیسے خطرناک مرض میں فائدہ بخش ہے۔

ایک اہم روایت

مرزا لکھنوی نے اپنی ایک مشہور کتاب ''کرشمہ'' میں حجر الیہود سے متعلق ایک قدیم روایت بیان کی ہے جو درج ذیل ہے۔

''قدیم زمانے میں ایک سرسبز گلستان میں ایک درویش فقیر آیا۔ بیر کے درخت بھی تھے جن پر پھل آیا ہوا تھا اس درویش نے اپنی ضروریات کے تحت کچھ بیر لے لیے۔ باغ کے مالی نے دیکھا تو خفا ہو کر درویش سے طنز سے انداز میں کہا۔

''اس پرایا مال کو اس طرح تم نے اٹھایا ہے جیسے یہ بیر پتھر کے ہیں۔''

مالی کا طعنہ سن کر درویش کو جلال آ گیا مگر اس نے جواب میں صرف اتنا کہا۔ ''یہ بات ہے تو پھر یہ پتھر کے ہی ہوں گے۔''

اتنا کہہ کر درویش بزرگ تو وہاں سے چلا گیا۔ لیکن دوسرے دن مالی نے باغ میں آ کر دیکھا تو درختوں پر لگے۔ بیر پتھر بن چکے تھے۔''

حجر الیہود کا نجوم سے تعلق

حجر الیہود کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے۔ مشتری برج قوس اور برج حوت کا حکمران سیارہ ہے۔ چنانچہ یہ قوسی اور حوتی افراد کا موافق پتھر ہے۔ یہ نومبر اور فروری میں پیدا ہونے والے قوس اور حوتی افراد کو راس آتا ہے اور ان کا لکی اسٹون ہے جن کے نام کے ابتدائی حروف، ف، فا، یو، د، دا، ی ہیں۔ یہ حوتی افراد کا برتھ اسٹون ہے۔

روحانی اور جسمانی اثرات

حجر الیہود کے بے شمار خواص ہیں۔ انسانی زندگی پر اس پتھر کے اثرات درج ذیل ہیں۔

(۱) سحر شکن۔ حجر الیہود جادو ٹونے کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ اس لیے اسے سحر شکن پتھر بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) کامیاب زندگی۔ یہ پتھر انسان کو تمام امور میں کامیاب کرتا ہے۔ اس سے زندگی کامیاب گزرتی ہے۔

(۳) روحانی طاقت۔ حجر الیہود انسان کو بے پناہ روحانی طاقت عطا کرتا ہے۔ عامل حضرات کا پسندیدہ نگینہ ہے۔

(۴) کاروباری مقبولیت۔ یہ پتھر انسان کو اس کے منصوبوں میں کامیابی اور کاروبار میں مقبولیت عطا کرتا ہے۔

(۵) بحری سفر۔ حجر الیہود کے استعمال سے انسان کو بحری سفر موافق آتا ہے اور اسے بیرون ملک بھی کامیاب کرتا ہے۔

(۶) خوش حال۔ یہ پتھر انسان کے روزمرہ معمولات میں تبدیلی کرنا اور اسے خوش حال بناتا ہے۔ یہ بابرکت پتھر ہے۔

(۷) من کی مراد۔ اس پتھر کا استعمال انسان کی دلی آرزوئیں اور مرادیں پوری کرتا ہے۔

(۸) ماحول سے سمجھوتا۔ حجر الیہود کے اثرات انسان میں ہر حال سے سمجھوتا کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مقامات دستیابی

حجرالیہود زیادہ تر کوریا، مصر، سری لنکا، ایران، بیروت، یمن، ہندوستان اور عراق میں پایا جاتا ہے۔

الیگزینڈرائٹ

نام اور اقسام

اس مشہور پتھر کو انگریزی میں الیگزینڈرائٹ کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں اسی نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہ پتھر ایک قدیم روسی بادشاہ الیگزینڈر کے دورِ حکومت سے کوہ یورال (روس) سے دریافت ہوا تھا اس لیے اس کا نام بادشاہ کے نام پر الیگزینڈرائٹ رکھا گیا۔

الیگزینڈرائٹ کی دو قسمیں بہت مشہور ہیں۔

(۱) سیلونی الیگزینڈرائٹ۔ یہ پتھر سری لنکا (سیلون) سے نکالا جاتا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ قسم سمجھی جاتی ہے۔

(۲) سائبیرین الیگزینڈرائٹ۔ اس پتھر کو سائبیریا سے حاصل کیا جاتا ہے الیگزینڈرائٹ کو رنگوں کے لحاظ سے ایک قسم نارنجی رنگ کی ہوتی ہے اور یہ دوسرے رنگوں کے الیگزینڈرائٹ کے مقابلے میں زیادہ خوبیوں اور خواص کا حامل ہوتا ہے اس کے علاوہ یہ پتھر درج ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

(۱) سرخ۔ (۲) چاکلیٹی۔ (۳) زرد۔ (۴) قرمزی۔ (۵) سبز

مقام دستیابی

عام طور پر اس پتھر کے ذخائر سیلون مڈغاسکر، برازیل اور روس میں دریافت ہوئے ہیں۔

برج اور ستارہ

الیگزینڈرائٹ کا تعلق برج اسد سے ہے جس پر ستارہ شمس حکمران ہے۔ چنانچہ یہ اسدی افراد کا لکی اسٹون ہے۔ یہ ۲۴ جولائی تا ۲۳ اگست کے دوران پیدا ہونے والے اسدی افراد کا برتھ اسٹون ہے اور ان افراد کو ہی راس آتا ہے۔

الیگزینڈرائٹ کی خصوصیات واثرات

(۱) افزائش حسن نسواں۔ الیگزینڈرائٹ کے استعمال سے خواتین کے حسن و جمال کی افزائش ہوتی ہے۔ یہ خواتین کی نسوانیت اور حسن و جوانی میں اضافہ اور کشش پیدا کرتا ہے۔

(۲) شخصیت ساز۔ یہ پتھر انسان میں کشش کا موجب ہے یہ آدمی کو پرکشش بناتا ہے اور شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

(۳) عشق ومحبت۔ یہ پتھر محبت کرنے والوں کے لیے بہت مفید ہے۔ رومانس میں کامیاب کرتا ہے اور محبت میں اضافہ کرتا ہے۔

(۴) حیثیت ومرتبہ۔ الیگزینڈرائٹ انسان کی سماجی حیثیت اور کاروبار میں ترقی دیتا ہے۔ مرتبہ بلند کرتا ہے۔

(۵) اعتماد اور استحکام۔ یہ پتھر انسان میں ثابت قدمی اور فراخ دلی پیدا کرتا ہے۔ اعتماد میں اضافہ کرتا ہے اور شخصیت کو مضبوط بناتا ہے۔

کیمیائی عناصر

الیگزینڈرائٹ میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے گئے ہیں۔

(۱) آئرن (۲) بیریم (۳) سیسہ (۴) المونیم (۵) تانبہ

رداکھ

نام اور ماہیت پتھر

یہ پتھر عقیق کی طرح کا ہوتا ہے اور مختلف رنگوں میں ملتا ہے۔ یعنی سرخ، براؤن اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں سیاہ، سفید، نیلا اور گلابی رنگ میں بھی پایا جاتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ہر رنگ کے پتھر میں پیلا رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس پتھر کا اردو نام رداکھ ہے جبکہ عربی میں سارہ اور انگریزی میں اس کا نام کارنیلائن ہے۔ اردو کے علاوہ وہ سنسکرت میں بھی اسے رداکھ کہا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ردا کھ کی اقسام

ردا کھ پتھر کی اقسام اس کے رنگوں کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہیں۔ان میں مذکر اور مونث پتھر بھی ہیں۔عربی زبان میں زردی مائل بھورے پتھر کو سارہ کہا جاتا ہے جبکہ سبز اور سرخ رنگ کے دھاری دار پتھر کو سلیمانی کہتے ہیں۔مذکر پتھر کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے جبکہ مونث زردی مائل سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

ردا کھ کا بروج سے تعلق

ردا کھ پتھر سیارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے اور عطارد برج سنبلہ وار برج جوزا پر حکمرانی کرتا ہے۔چنانچہ یہ پتھر سنبلہ اور جوزا افراد کو موافق یا راس آتا ہے۔یہ ۲۱ مئی سے ۲۲ جون کے درمیان پیدا ہونے والے جوزا افراد کا برتھ اسٹون ہے جن کے نام کے حرف ،ک،ق،ح،حا سے شروع ہوتے ہیں۔یہ جوزا اور سنبلہ افراد کا لکی اسٹون ہے۔

ردا کھ کے طبی خواص

اس پتھر کا مزاج سرد اور خشک ہے۔قدرت نے بنی نوع انسان کے لیے اس میں شفائی اثرات رکھے ہیں۔اس کے چند طبی خواص درج ذیل ہیں۔

(۱) صحت وعمر۔ردا کھ کے استعمال سے انسان کی صحت وتندرستی اور طویل عمری حاصل ہوتی ہے۔

(۲) پھلبہری۔برص یعنی پھلبہری کے لئے ردا کھ پتھر کا استعمال شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔

(۳) ہسڑیا۔ردا کھ عورتوں کے خاص مرض ہسڑیا (اختناق الرحم) میں بہت مفید وموثر ہے۔

(۴) پھوڑے پھنسیاں۔ردا کھ کے استعمال سے انسانی جسم کے تمام فاسد مادے خارج ہوجاتے ہیں۔اور پھوڑے پھنسیاں ختم ہوجاتی ہیں۔

(۵) مردانہ طاقت۔ردا کھ پتھر سے طاقت مردی (قوت باہ) میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

(۶) نکسیر پھوٹنا۔ردا کھ پتھر کے استعمال سے نکسیر پھوٹنا (یاناک سے خون بہنا) بند ہوجاتا ہے۔

روحانی خصوصیات واثرات

(۱) دشمن پر غلبہ۔ردا کھ پتھر استعمال کرنے والا اپنے دشمن پر غلبہ پالیتا ہے یعنی دشمن مغلوب

ہوجاتا ہے۔یہ دشمن کو زیر کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(۲) دافع آسیب۔یہ پتھر دافع آسیب وبلیات ہے۔یہ انسان کو بھوتوں چڑیلوں سے محفوظ رکھتا ہے۔مقدمات میں کامیابی دلاتا ہے۔

(۳) بطور تعویذ۔اسے بطور تعویذ گلے میں ڈالنے سے مرگی کے مریض کو شفا ہوجاتی ہے اور یہ مرگی کے دورے سے بچاتا ہے۔

ردا کھ کے کیمیائی عناصر

سائنس دانوں نے ردا کھ پتھر میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء دریافت کیے ہیں۔

(۱) سلیکا (۲) آئرن آکسائیڈ (۳) میگنیز (۴) ایلومینیم

ذر نجف

نام اور ہیت پتھر

ذر نجف سفید رنگ کا بلور کی طرح چمک دار پتھر ہے۔چونکہ یہ عراق کے شہر نجف اشرف میں پایا جاتا ہے۔اس لیے اس کا نام ذر نجف یا زیر نجف مشہور ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو وافر مقدار میں یعنی بکثرت پیدا کیا ہے تا کہ ہر خاص وعام اس مقدس ومتبرک پتھر کے فوائد سے بہرہ ور ہو سکے اور اس کے خواص سے فائدہ اٹھا سکے۔

اقسام پتھر

ذر نجف یا زیر نجف کی دو اقسام مشہور ہیں۔

(۱) بحری ذر نجف۔اس میں سفید بلور جیسی چمک ہوتی ہے۔

(۲) بری ذر نجف۔یہ پتھر بحری ذر نجف سے کم چمک دار ہوتا ہے۔

خصوصی فضلیت

یہ پتھر حضرت علیؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تحفہ کے طور پر ملا تھا۔اور حضرت علیؑ اسے بابرکت سمجھتے اور بہت عزیز رکھتے تھے۔ذر نجف کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ کوئی دوسرا پتھر اس جیسا نہیں ہوسکتا۔یہ بہت فضلیت والا اور مقدس ومتبرک ہے۔اعلیٰ فضلیت کے باوجود یہ پتھر بہت سستا ہے

تاریخی اسلامی کتب میں اس کی فضیلت وشرف بتایا گیا ہے۔ نجف اشرف کے بازاروں اور روضہ حضرت علیؑ پر عام مل جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد

ذرنجف کے متعلق حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے جب مفصل بن عمر کے ہاتھ میں اس مقدس پتھر سے مزین انگوٹھی دیکھی تو آپ نے مفصل بن عمر سے فرمایا۔

''اے مفصل! یہ نگینہ آشوب چشم (آنکھیں دکھنا) میں ہر مسلمان عورت اور مرد کے لیے فائدہ مند ہے۔''

ذرنجف کے فوائد واثرات

(۱) ذرنجف دافع بلیات وآفات ہے۔ اس کے استعمال سے انسان پر سے تمام آفات اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

(۲) ذرنجف کے استعمال سے انسان کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔

(۳) مرض آشوب چشم میں ذرنجف بہت مفید وموثر پتھر ہے۔

(۴) اس کے استعمال سے انسان کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

(۵) یہ واحد پتھر ہے جو ہر انسان کے لیے فائدہ مند ہے اور ہر انسان اسے کسی اندیشہ کے بغیر پہن یا استعمال کر سکتا ہے۔

(۶) اس پتھر ذرنجف کا استعمال انسان کے لیے باعث خیر وبرکت ہے۔

پریڈٹ

نام اور اقسام پتھر

پریڈٹ پتھر کو انگریزی زبان میں پریڈٹ کہا جاتا ہے۔ دوسری زبانوں میں بھی یہ اسی نام سے مشہور ہے اور اپنے نام سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ اس کی دو اقسام مشہور ہیں۔

(۱) اولی وائن۔ یہ پتھر سنہری سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

(۲) سیلونی۔ یہ پریڈٹ زردی مائل سبز پتھر ہے

اس پتھر کی اعلیٰ قسم بلوری رنگت کی ہے۔ اس کے علاوہ یہ درج ذیل رنگوں میں بھی پایا گیا ہے۔

زردی مائل چاکلیٹی۔ سنہری زرد۔ سنہری نیلا یعنی گولڈن بلیو۔ سبزی مائل زرد۔

مقامات ذخائر

پریڈٹ پتھر کے درج ذیل ممالک میں ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

برازیل، ہندوستان، سری لنکا، مصر، پاکستان، برما

پریڈٹ کے کیمیائی عناصر

پریڈٹ میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزا پائے جاتے ہیں۔

کیلشیم، سلیکا، میگنیشیا، آئرن

علم نجوم سے تعلق

پریڈٹ پتھر سیارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے۔ اور عطارد برج جوزا اور سنبلہ پر حکمران ہے چنانچہ یہ پتھر جوزا اور سنبلہ افراد کا لکی پتھر ہے۔ یہ ماہ اگست میں پیدا ہونے والے سنبلہ کا برتھ اسٹون ہے۔

طبی خواص اور فوائد

پریڈٹ میں شفا بخشی کی خوبیاں بھی ہیں۔ چند خواص طبی فوائد درج ذیل ہیں۔

(۱) مقوی دل ودماغ۔ اس پتھر کے استعمال سے انسان کے دل ودماغ کو طاقت ملتی ہے۔

(۲) کند ذہنی۔ اس کے استعمال سے کند ذہن افراد کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۳) قوت گویائی۔ یہ کم گو افراد کو بولنے کی قوت دیتا ہے۔

(۴) مراق ونسیان۔ یہ مراق اور نسیان جیسی بیماریوں کو ختم کرتا ہے۔

خاص خصوصیات واثرات

اس پتھر کا استعمال اور اثرات فضول سوچ وفکر اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے سے باز رکھتا ہے۔ جو لوگ خیالات میں کھوئے رہتے ہیں۔ ان میں حقیقت پسندی اپنانے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

یہ پتھر انسان کے مذہبی جذبات وخیالات کو کنٹرول کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سنگ یشب

ماہیت اور نام

یہ پتھر کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے اردو میں سنگ یشب کہا جاتا ہے۔ اس کا انگریزی نام جسپر ہے جبکہ عربی زبان میں اسے حجر الیشب کہتے ہیں۔

سنگ یشب کی اقسام

یہ کافی مشہور پتھر ہے جو نیلا، پیلا، سرخ، سیپیا، سرخی مائل براؤن، سبز اور سلیٹی رنگوں میں ملتا ہے۔ لیکن ہر رنگ میں بنفشی رنگ کی آمیزش جھلکتی ہے۔ اس پتھر کی عام طور پر چار اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) لیمونی پتھر۔ یہ سنگ پیلے رنگ کا لیمونی پتھر ہوتا ہے۔

(۲) جادنی پتھر۔ اس پتھر کا رنگ بلوری چمکدار ہوتا ہے۔

(۳) انگوری پتھر۔ یہ پتھر سفید مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

(۴) کافوری پتھر۔ اس پتھر کا رنگ سفید کافوری ہوتا ہے اس لیے اسے کافوری پتھر کہا جاتا ہے۔

سنگ یشب کے بروج

سنگ یشب کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے۔ مشتری برج حوت اور برج قوس پر حکمرانی کرتا ہے چنانچہ سنگ یشب کا برج بھی قوس اور حوت ہے۔ اس لحاظ سے یہ پتھر قوسی اور حوتی افراد کا موافق اور لکی اسٹون ہے۔ یہ پتھر ان قوس افراد کا برتھ اسٹون ہے جو ۲۳ نومبر سے ۲۲ دسمبر کے دوران پیدا ہوئے یا حوت افراد جو ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ تک کی مدت کے اندر پیدا ہوئے۔ یعنی سنگ یشب ان قوس اور حوت افراد کو راس آتا ہے جن کے ناموں کے ابتدائی حروف، د، دا، دی، ف، فا، یو، ہیں۔

سنگ یشب کی کیمیائی ترکیب

سنگ یشب میں درج ذیل کیمیائی عناصر کے اجزاء پائے گئے ہیں۔

(۱) میکا (۲) پائیراٹ (۳) زرکونیم (۴) بریلیم (۵) سلیکا

طبی خواص

(۱) نظام انہضام۔ اس پتھر کے استعمال سے انسان کا معدہ درست رہتا ہے اور وہ بدہضمی سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) تپ دق۔ اس پتھر کے استعمال سے دل و دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور یہ تپ دق کو ختم کرتا ہے۔

(۳) بلڈ پریشر۔ سنگ یشب کے استعمال سے پیاس کو تسکین ہوتی ہے اور پیاس کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ یہ ہائی بلڈ پریشر کا خاتمہ کرتا ہے۔

(۴) قوت باہ۔ یہ پتھر قوت مردی میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے قوت باہ پیدا ہوتی ہے۔

(۵) سیلان الرحم۔ سنگ یشب عورتوں کے موذی مرض لیکوریا (سیلان الرحم) کو ختم کرتا ہے۔

(۶) دردزہ۔ اس پتھر کو بطور تعویذ زچگی کے وقت عورت کی ران پر باندھا جائے تو دردزہ دور ہوتا ہے اور زچگی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۷) جگر اور معدہ۔ سنگ یشب معدہ اور جگر کی بیماریوں میں بے حد مفید ہے۔

(۸) تریاق زہر۔ یہ پتھر زہر کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ یہ سانپ کے زہر کے لیے تریاق ہے۔

(۹) جنون اور نسیان۔ سنگ یشب انسان کو مراق و نسیان اور جنون سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۱۰) بواسیر۔ اس پتھر کے استعمال سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۱) وہم اور وسواس۔ سنگ یشب انسان کو وہم اور وسواسہ میں مبتلا ہونے سے بچاتا ہے۔

سنگ یشب کی خصوصیات و اثرات

سنگ یشب بھی دوسرے پتھروں کی طرح انسان کے کردار اور طبع پر اثرات ڈالتا ہے۔ اس پتھر کے خاص اثرات درج ذیل ہیں۔

(۱) نفس پرستی۔ یہ پتھر انسان میں تشدد و پسندی کے رجحان کو ختم کرتا ہے اور نفس پرستی و خود غرضی سے بچاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) کردار سازی۔ اس پتھر کے استعمال سے انسان عیاشی، بدکلامی، غرور وتکبر، فضول خرچی اور دوسری برائیوں سے بچا تا رہتا ہے۔

(۳) بحری حوادث۔ سنگ یشب غوطہ خوروں کو سمندری بلاؤں اور آفاق سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۴) حصول دولت۔ یہ پتھر انسان کو دولت کے حصول میں مدد دیتا ہے اور حصول دولت میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

(۵) قوت فیصلہ۔ سنگ یشب انسان کا حوصلہ بلند کرتا ہے اور قوت فیصلہ میں اضافہ کرتا ہے۔

(۶) جادو اور سفلی عمل۔ یہ پتھر انسان کو جادو سحر، سفلی اور شیطانی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

اپی ڈوٹ (APIDOOT)

نام، رنگ وماہیت

پستہ رنگ کا یہ پتھر بہت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے۔ اس پتھر میں بہت آب وتاب اور چمک ہوتی ہے۔ اس کا انگریزی نام اپی ڈوٹ ہے۔ دوسری زبانوں میں بھی اس کا نام اپی ڈوٹ ہی ہے اور یہ ہر ملک میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

طبی خواص

اس پتھر کی بہت طبی خصوصیات اور فوائد ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں درج ہیں۔

(۱) اعصابی تھکن۔ اپی ڈوٹ اعصابی تھکن دور کرنے اور تھکن سے محفوظ کرنے کے لیے بہت موثر پتھر ہے۔

(۲) اعصابی درد۔ یہ پتھر اعصابی دردوں مثلاً جوڑوں اور کولہوں کے درد کو دور کرتا ہے۔

(۳) ذیابطیس (شوگر) اپی ڈوٹ انسان کو شوگر (ذیابطیس) کے مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۴) امراض حلق وسانس۔ یہ پتھر حلق کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ سانس کی نالی میں انفکشن سے بچاتا ہے۔

(۵) گٹھیا۔ اپی ڈوٹ پتھر مرض گٹھیا میں بے حد شافی اور موثر ہے۔

(۶) موسمی بخار۔ اس پتھر کے استعمال سے موسمی بخار اتر جاتا ہے۔

(۷) عرق النساء۔ یہ پتھر لنگڑی کے درد (عرق انساء) کے لیے بہت مفید ہے۔

(۸) ٹانگوں کے زخم۔ اس پتھر کے استعمال سے ٹانگوں اور رانوں کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

(۹) نزلہ وزکام۔ یہ پتھر انسان کو نزلہ زکام سے نجات دلاتا اور محفوظ رکھتا ہے۔

(۱۰) گردن کی اکڑاہٹ۔ گردن میں اکڑاہٹ اس پتھر کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

(۱۱) امراض معدہ۔ یہ پتھر معدے کے امراض کو دور کرتا ہے۔ نظام ہضم میں خرابی سے بچاتا ہے۔

اپی ڈوٹ کے کیمیائی عناصر

اپی ڈوٹ میں سائنس دانوں نے چند کیمیائی عناصر کے اجزاء کا پتا چلایا ہے جو درج ذیل ہیں۔

(۱) کیلشیم (۲) ایلومینیا (۳) آئرن (۴) سلیکا

پستہ رنگ کے علاوہ چند دوسرے رنگوں میں بھی یہ پتھر ملتا ہے۔

روحانی خصوصیات

اپی ڈوٹ گوناگوں روحانی اثرات کا حامل پتھر ہے۔ اس کی روحانی خصوصیات انسانی زندگی کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ متعدد شعبوں سے وابستہ افراد اس پتھر کے استعمال سے اپنے اپنے شعبے میں ترقی کرتے اور کامیاب رہتے ہیں۔ یہ خاص پتھر درج ذیل شعبوں کے افراد کے موافق آتا ہے۔

(۱) فوج (۲) سیاست (۳) تجارت (۴) درس وتدریس (۵) نشرو اشاعت (۶) مجسمہ سازی (۷) موسیقی (۸) ایکٹنگ (۹) گلوکاری (۱۰) آرٹ (مصوری) (۱۱) صحافت۔

اپی ڈوٹ اور علم نجوم

اپی ڈوٹ کا تعلق سیارہ مشتری سے ہے۔ سیارہ مشتری برج قوس اور حوت پر حکمران ہے۔ اس لیے یہ پتھر قوس اور حوت افراد کو موافق ہے۔ یہ پتھر ۲۰ فروری تا ۲۱ مارچ کے دوران پیدا

ہونے والے حوت افراد اور ۲۲ نومبر تا ۲۱ دسمبر کے درمیان پیدا ہونے والے قوس افراد کا برتھ اسٹون ہے اس پتھر کا مزاج آتشی ہے اور یہ ان لوگوں کو بھی راس آتا ہے جن کا لکی نمبر ۳ ہے۔ یہ ان افراد کو بھی موافق ہے جن کے نام۔ د، دا، دی، ف، فا، یو، سے شروع ہوتے ہیں اور یہ لوگ حوت اور قوس برج والے ہوتے ہیں۔

سنگ سلیمانی (ONYX)

اس پتھر کو اردو میں سنگ سلیمانی اور عربی میں حجر سلیمانی کہا جاتا ہے جبکہ سنسکرت میں اسے پالنگ کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس پتھر کا نام اونیکس ہے۔ عام طور پر یہ پتھر سرخ، سفید، پیلا اور سیاہ رنگ میں ملتا ہے اور اس پر دوسرے رنگوں کی لکیریں دھاریاں دکھائی دیتی ہیں جو بھورا، سفید اور سیاہ رنگت کی ہوتی ہیں۔

اقسام پتھر

اس پتھر کی درج ذیل اقسام مشہور ہیں جن کی پہچان اس کے خاص رنگ ہیں۔

(۱) ریڈ اونیکس Red onyx

(۲) وہائٹ اونیکس White onyx

(۳) بلیو اونکس Blue onyx

(۴) بلیک اونکس Black onyx

ماہیت کے لحاظ سے یہ عقیق کی طرح کا پتھر ہے۔ اور عقیق کی کان سے نکلتا ہے۔ اس پتھر میں جلد کے رطوبات جذب کرنے کی زبردست خاصیت ہے۔ مزاج کے اعتبار سے یہ پتھر گرم اور خشک ہوتا ہے۔

سنگ سلیمانی کا برج

سنگ سلیمانی کا تعلق سیارہ زحل سے ہے۔ زحل برج جدی کا حکمران ہے چنانچہ برج جدی کے افراد کا موافق یا لکی اسٹون ہے۔ یہ پتھر ان افراد کو راس آتا ہے جن کے نام کے ابتدائی حروف ج، ح، ڑ، ذ، ط، غ اور صف ہیں۔

سنگ سلیمانی ۲۲ دسمبر تا ۱۹ فروری جنوری کے دوران پیدا ہونے والے جدی افراد کا برتھ

اسٹون ہے۔

طبی خواص

دوسرے سفید پتھروں کی طرح سنگ سلیمانی کے بھی کئی طبی فوائد خواص ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) فالج و لقوہ۔ سنگ سلیمانی فالج اور لقوہ کے مرض کے لیے بہت شفا بخش ہے۔

(۲) زخم و چوٹ۔ یہ پتھر زخموں کو جلدی بھرتا ہے۔ اس کا بہت باریک سفوف بنا کر زخم پر دھولنے سے زخم جلدی مندمل ہو جاتا ہے۔

(۳) ہیضہ و پیٹ درد۔ پیشاب میں ہیضہ اور طاعون کے درد کو دور کرنے کے لیے سنگ سلیمانی بہت اکسیر ہے۔

(۴) پیشاب کی جلن۔ یہ پیشاب رک رک کر آنے اور پیشاب جل کر آنا (سوزش بول) کی شکایت دور کرتا ہے۔

(۵) یرقان۔ سنگ سلیمانی جسم میں خون کی کمی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اور یرقان سے بچاتا ہے۔

(۶) امراض مردانہ۔ یہ پتھر مردانہ کمزوری (ضعف باہ) کو دور کرتا ہے۔ طاقت مردمی پیدا کرتا ہے۔

(۷) بستر میں پیشاب کرنا۔ سنگ سلیمانی کے استعمال سے بستر میں پیشاب (بول بستری) کرنے کی عادت ختم کرتا ہے۔

(۸) جلق و اغلام۔ یہ پتھر جلق و اغلام سے بچاتا ہے اور ان بری عادت کا خاتمہ کرتا ہے۔

(۹) امراض چشم۔ سنگ سلیمانی سرمہ بنا کر استعمال کرنے سے موتیا بند، ناخونہ جیسے امراض چشم کو دور کرتا ہے۔

(۱۰) سوزاک۔ یہ پتھر پیشاب کی نالی میں انفیکشن اور سوزاک جیسے موذی مرض کا خاتمہ کرتا ہے۔

(۱۱) درد مثانہ۔ مثانے میں درد ہو تو سنگ سلیمانی کے استعمال سے دود دور ہو جاتا ہے۔

(۱۲) دفع حمل اور درد۔ اس پتھر کو استعمال کرنے سے حاملہ عورت کی زچگی میں آسانی

ہوتی ہے اور درد زہ کم ہو جاتا ہے۔

کیمیائی اجزاء

سنگ سلیمانی (Onyx) میں بھی دوسرے پتھروں کی طرح چند کیمیائی عناصر کے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(ا) کیلشیم (۲) ایلومینم (۳) سلیکا (۴) آکسیجن (۵) کیکسائٹ (۶) زرکونیم (۷) کروم

روحانی اثرات وخصوصیات

سنگ سلیمانی (onyx) کے انسانی زندگی کے کردار پر درج ذیل اثرات ہوتے ہیں جو اس کے مختلف رنگوں کی خصوصیات بھی ہیں۔

(ا) کاروباری شعور اور عزت۔ سنگ سلیمانی (سیاہ وسفید رنگ) کے استعمال سے انسان میں کاروباری شعور بیدار ہوتا ہے۔

(۲) عدل وانصاف۔ اس پتھر کے استعمال سے انصاف ملتا ہے۔محفل میں عزت ملتی ہے۔کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) جھوٹ اور بلند خیال۔ اس پتھر کے اثرات انسان میں بلند خیالی پیدا کرتے ہیں اور وہ جھوٹ سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

(۴) غصہ واشتعال۔ سنگ سلیمانی (سرخ یا زرد رنگ) انسانی مزاج میں غصہ اور برہمی واشتعال پیدا کرتا ہے۔

(۵) ڈراؤنے خواب۔ سنگ سلیمانی کی منفی خصوصیات یہ ہیں کہ اسے استعمال کرنے اور پاس رکھنے سے ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔

لہسنیا (Cat,s Eye)

نام اور ماہیت پتھر

اس پتھر کو اردو میں لہسنیا کہتے ہیں۔اس کا عربی زبان میں نام عین الہریہ ہے اور فارسی زبان میں اسے گربہ چشم کہتے ہیں جبکہ سنسکرت میں اس کا نام لینوزن ہے اور انگریزی زبان میں یہ

پتھر کیٹس (Cat,s Eye) کہلاتا ہے۔اس انگریزی نام کی وجہ سے اس پتھر کو ماہیت ہے۔ کیونکہ یہ بلی کی طرح بلوری اور چمکدار ہوتا ہے۔

رنگ واقسام

بلی کی آنکھ سے مشابہ یہ سخت قسم کا پتھر مختلف رنگوں میں ملتا ہے اور اس کے ہر رنگ میں گلابی یا پیلا واضح جھلکتا ہے۔اس کی اقسام رنگوں کے لحاظ سے مختلف ہیں۔یہ پتھر کسی بھی رنگ میں ہو لیکن اس پر ڈورے کی مانند ایک سفید دھاری ضرور ہوتی ہے جو سورج کی روشنی میں بہت چمکدار دکھائی دیتی ہے۔اور لہرائی ہوئی نظر آتی ہے۔نگینہ ساز اور جوہری اس سفید دھاری کو سوت کہتے ہیں۔

لہسنیا کی خصوصیات واثرات

لہسنیا کی خصوصیات یا اثرات نیلم جیسے ہوتے ہیں۔اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(ا) دافع بلیات۔ لہسنیا پتھر کے اثرات انسان کو آفات، مصائب اور بلیات سے محفوظ رکھتے ہیں۔

(۲) فتح وکامیابی۔ اس پتھر سے انسان کو میدان جنگ میں فتح حاصل ہوتی ہے۔

(۳) نظر بد وٹونہ۔ اس پتھر کا استعمال انسان کو جادو ٹونہ اور نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۴) برے خواب۔ اس کو استعمال کرنے یا پہننے سے برے خواب نظر نہیں آتے۔

(۵) بد ارواح سے تحفظ۔ یہ پتھر انسان کو بد روحوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۶) مالی نقصان۔ اس پتھر کو استعمال کرنے والا مالی نقصان سے بچا رہتا ہے۔

(۷) تحفظ جان۔ یہ پتھر انسان کو دشمن سے محفوظ رکھتا ہے اور دشمن کو زیر کرتا ہے۔

(۸) رومانس میں کامیابی۔ لہسنیا کے استعمال سے محبت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

مقامات ذخائر

لہسنیا کے زیادہ تر امریکا، بھارت اور برازیل میں ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔لیکن اس پتھر کو یہودی اور اسرائیلی باشندے سب قوموں سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔پاکستان میں یہ بہت کم نظر آتا ہے اور دوسرے ملکوں سے منگوایا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

طبی خواص

قدرت نے لہسنیا(cat,s eye) کو بھی طبی خصوصیات عطا کی ہیں۔اس کے چند طبی خواص درج ذیل ہیں۔

(۱) امراض چشم۔ لہسنیا سرمہ بنا کر استعمال کرنے سے تمام امراض چشم میں فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) فالج ورعشہ۔ یہ پتھر رعشہ اور فالج میں بہت مفید ہے۔

(۳) ضعف دانت۔ یہ پتھر دانتوں کے لیے پیس کر بطور منجن استعمال کیا جاتا ہے جس سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(۴) تشنج واینٹھن۔ اس پتھر کے استعمال سے اعضاء میں اینٹھن اور تشنج کی کیفیت دور ہو جاتی ہے۔

(۵) خناق۔ یہ پتھر خناق کے مرض کو دور کرتا ہے۔

(۶) ضعف اعصاب۔ اس پتھر کے استعمال سے اعصاب کی کمزوری دور ہوتی ہے۔اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔

(۷) بلغمی امراض۔ یہ پتھر انسان کو بلغمی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

کالے اور پراسرار ماورائی علوم کے سلسلے کی پہلی مکمل کتاب جادو سیکھنے اور توڑ کرنے کے لیے اردو میں قرآنی اور شیطانی علوم پر سب سے آسان اور مکمل معلومات

فن جادوگری

تحریر و ترتیب صفدر شاہین

قیمت-/30روپے

گھر بیٹھے کتاب منگوانے پر ڈاک خرچ مبلغ-/15روپے

شمع بک ایجنسی
نوید اسکوائر نیو اردو بازار
کراچی

Scanned with CamScanner